توحید، رسالت، اور شانِ صحابہؓ پر شاندار نعتوں کا مجموعہ

دیوانِ کمتر

شاعرِ تنظیمِ اہلِ سنت

جناب خان محمد کمتر رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

کتب خانہ مجیدیہ ملتان

دیوانِ کمتر

جناب خان محمد کمتر مرحوم

ناشر کتب خانہ مجیدیہ ملتان

خدا توفیق دے اچھی کتابیں شوق سے پڑھیئے
عمل کی راہ میں پورے یقین و عزم سے بڑھیئے
انورؔ

دیوانِ کمترؔ

مصنّف

جناب خان محمدؐ صاحبؒ کمترؔ شاعر تنظیم اہلسنّت پاکستان

: ناشر :

کُتب خانہ مجیدیہ ملتان

نام کتاب ———— دیوانِ کمتر

مصنف ———— شاعر تنظیم اہلسنت جناب خان محمد صاحب کمتر
ساکن پپلاں ضلع میانوالی

ناشر ———— حافظ بلال احمد شاہد (کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

بار ———— پنجم

تعداد ———— گیارہ سو (۱۱۰۰)

قیمت ———— /۰۰ روپے

طابع ———— حسینیہ پرنٹنگ پریس ملتان



مدنی کتب خانہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

جان محمد صاحب برادر کمتر صاحب پپلاں ضلع میانوالی

محمد بخش زخمی معرفت اصغر خاں اینڈ کو لیاقت آباد منڈی پپلاں ضلع میانوالی

رانا محمد فاروق بھون نہنگ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا

دفتر تنظیم اہلسنت نواں شہر ملتان

(مولانا) اللہ وسایا ناظم مکتبہ اہلسنت کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

دیوانِ کمترؔ کی طباعت ۱

محترم کمترؔ مرحوم کی دلی تمنا تھی کہ ان کا دیوان چھپ کر منظرِ عام پر آجائے مگر مالی پریشانیوں کی وجہ سے یہ تمنا پوری نہ ہو سکی، مرحوم اپنے احباب سے بھی فرماتے رہتے تھے کہ کسی طرح یہ دیوان مکمل ہو جائے، آخرکار عاجز نے عرض کیا کہ کمترؔ صاحب اگر آپ یہ کام میرے سپرد کر دیں تو انشاء اللہ عاجز یہ کام ضرور بالضرور سرانجام دے گا، کمترؔ مرحوم اس پر نہ صرف رضامند ہوگئے بلکہ خوشی کا اظہار بھی فرمایا کہ اگر آپ یہ کام کرتے ہیں تو مجھے اور کیا چاہیئے، اسی دوران انہوں نے امام اہلسنت حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری مدظلہ العالی سرپرست تنظیم اہلسنت سے دیوان کی تصحیح بھی کرائی ابھی تصحیح کا کام مکمل نہ ہوا تھا کہ کمترؔ صاحب بیمار ہوگئے اور سب کام دھرے کے دھرے رہ گئے۔

دیوانِ کمترؔ کی طباعت کے سلسلہ میں کمترؔ کی وفات کے بعد بھی کافی احباب نے مرحوم کے بھائی جان محمد صاحب سے رابطہ قائم کیا لیکن جب اُن کو دیوان کی طباعت کا یہ علم ہوا کہ کمترؔ مرحوم زندگی ہی میں اس کی طباعت کا کام عاجز کے سپرد کر چکے ہیں تو انہوں نے عاجز کو بُلا کر مسودہ حوالے کر دیا عاجز نے اسے سعادت سمجھ کر طباعت کا کام شروع کر دیا، اللہ تبارک و تعالیٰ عاجز کی اس سعی کو منظور فرما کر محترم کمترؔ صاحب مرحوم اور عاجز کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

دُعاگو

فقیر اللہ وسایا ناظم مکتبہ اهلسنت کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ

رائے گرامی

مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری مدظلہ العالی



الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ط امابعد!

تنظیم کی دعوت کے ابتدائی دور میں جن حضرات نے تحریک کا ساتھ دیا ان میں جناب کمتر صاحب پیش پیش ہیں آپ نے نہ صرف دعوتِ حق پر لبیک کہا بلکہ اپنی شاعری سے اس دعوت کو ملک و ملت کے سامنے پیش کرنے میں بڑا حصہ لیا۔

کمتر کی شاعری عام شاعری نہیں، رسمی، عشقی شاعری نہیں رُوحانی شاعری ہے، دینی اور ایمانی شاعری ہے جس سے دین کو بڑا فائدہ پہنچا ہے اور لوگوں کو کمتر صاحب کے شعر کے ذریعے اہلسنت کے مسلکِ حق کو سمجھنے میں بڑی مدد ملی ہے۔ جس کے لئے میں کمتر صاحب کا مشکور گزار ہوں۔

میری بہت دنوں سے خواہش تھی کہ کمتر صاحب کا ایمان افروز کلام یکجا ہو کر شائع ہو جائے تاکہ یہ عظیم سرمایہ ضائع ہونے سے بچ جائے، میں نے کمتر صاحب کو بار بار اس طرف متوجہ کیا، شکر ہے انہوں نے اس طرف توجہ دی اور آخر انہوں نے اپنے کلام کی ایک قسط شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے، مجھے ہر سچے مسلمان، سچے سُنّی خصوصاً ہر تنظیمی سے پوری توقع ہے کہ وہ نہ صرف خود اس رُوح آفرین کتاب کا مطالعہ کرے گا بلکہ اپنے حلقۂ احباب میں بھی اس کو متعارف کرانے کی کوشش کرے گا......... میں اس کتاب کی اشاعت پر شاعرِ تنظیم کی خدمت میں ہدیۂ تبریک و تشکر پیش کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ ربّ العزت اسے قبول و مقبول فرمائیں۔

سید نور الحسن بخاری خادم تنظیم اہلسنت پاکستان، مُلتان

۱۴ شعبان ۱۳۸۶ھ

جناب کمتر صاحب رح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب کمتر صاحب رح محتاج تعارف نہیں، اگر یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ وہ گلستان نبوت و صحابہؓ کی عندلیب تھی جو تمام عمر نعت ہائے عقیدت گاتے ہوئے اپنا فرض منصبی ادا کرتی رہی، تحریک تنظیم اہلسنت کے کارواں میں ان کا ایک امتیازی مقام ہے، کراچی سے خیبر تک ملک کے طول و عرض میں جہاں ترجمان اہلسنت علامہ قریشی رح، قائد اہلسنت علامہ تونسوی صاحب نے ایمان افروز مناظرے کرکے اور حضرت بخاری صاحب نے اپنے خداداد انداز خطابت سے مذہب حقہ کے دلائل و براہین پیش کیے وہاں جناب کمتر صاحب رح کی قلم نے سُنی قوم کے ابھار کرنے اور حقانیت مذہب پیش کرنے میں عظیم کردار ادا کیا یہ اپنے مشن میں انتہائی مخلص تھے اسی اخلاص کی وجہ سے وہ پورے ملک میں مقبول ترین شاعر تھے۔

کمتر صاحب رح ایک عارف باللہ کی نظر میں

رؤس الاتقیا، پیر طریقت مولانا عبدالمالک صاحب مدظلہ کی خدمت میں بندہ کو ایک دفعہ حاضری کا موقعہ ملا، اچانک کمتر مرحوم کا تذکرہ چلا تو فرمانے لگے کہ تم لوگ اس کی شاعری کی وجہ سے مغموم ہو مگر میں اس کی انتہائی عاجزی سے عبادت اور دعائیں مانگنے کو روتا ہوں ۱۹۸۰ء میں فقہ جعفری کے خلاف جب تنظیم اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام کل پاکستان سُنی کنونشن کا ملتان میں انعقاد کیا گیا تو حسب پروگرام تمام حضرات اپنا نقطہ نظر پیش کر رہے تھے اور الحمد للہ ہر نشست انتہائی کامیابی سے ہو رہی تھی مگر میں نے حضرت شیخ صاحب سے سُنا فرما رہے تھے جو کچھ بھی ہو کمتر صاحب رح کی جگہ خالی نظر آ رہی ہے، ویسے ابتداء سے صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے مگر آخر عمر میں ان کا عبادت میں عجیب شغف دیکھنے میں آیا تھا یعنی وہ گاڑی بس وغیرہ کے ٹائم کا خیال کیے بغیر اشراق اور دیگر نوافل میں مصروف ہوتے تھے، اباجی مرحوم ان کا ہمیشہ احترام کرتے تھے بلکہ انتہائی عقیدت سے ان کے اشعار سنتے تھے، بندہ کو کئی بار کمتر صاحب رح کے ہمراہ تبلیغی پروگراموں پر جانے کا موقعہ ملا تو میں نے کمتر صاحب رح کو وقت کے معاملہ میں انتہائی وسیع الظرف پایا، اللہ تعالیٰ کمتر صاحب مرحوم کو جزائے حسنہ سے نوازے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، آمین ثم آمین

آخر میں میں اس ذات لم یزل کا شکر گزار ہوں جس نے ہمارے ہی مکتبہ کو دیوان کمتر شائع کرنے کا شرف بخشا اللہ میاں اسی کو ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

العبد

(صاحبزادہ) محمد عمر قریشی عفی عنہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

تعارف

ولادت

آپ ضلع میانوالی کے مشہور قصبہ پپلاں میں ۱۹۱۵ء میں پیدا ہوئے، آپ کے آباؤ اجداد اسی قصبہ میں کئی سال سے آباد تھے، آپ کے والد کا نام بختاور اور دادا کا نام غلام محمد تھا مرحوم مسلم شیخ قوم کے چشم و چراغ تھے، آپ کے والد نے دو شادیاں کیں پہلی شادی سے ایک لڑکی اور دوسری شادی سے تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں جن میں سب سے بڑے جناب کمتر صاحب تھے۔

تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں پپلاں ہی میں حاصل کی اور اسی قصبے میں مڈل پاس کیا، مرحوم کے دادا اور نانا اس زمانے کے نیک اور بزرگ لوگوں میں شمار ہوتے تھے اور انہیں دین اور بزرگانِ دین سے گہری محبت تھی جن کی تربیت کا مرحوم پر بچپن ہی گہرا اثر تھا۔

شعروشاعری کا شوق

شعروشاعری سے بچپن ہی میں گہری دلچسپی رکھتے تھے اور سکول میں منعقدہ تقاریب میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ کے استادِ مکرم محمد عبداللہ خان بشر جو اس دور کے اردو شعراء میں منفرد مقام رکھتے ہیں، مرحوم نے اکثر تعلیم انہیں سے حاصل کی اور شعروشاعری کے اصول وضوابط بھی انہیں سے سیکھے۔

فوج میں ملازمت

تعلیم سے فارغ ہو کر آپ فوج میں بھرتی ہو گئے، تقریباً ۸ سال تک فوج میں حوالدار کے عہدہ پر فائز رہے اور تقسیم ہند کے وقت مرحوم سنگاپور ملایا میں تھے، قیام پاکستان سے ایک ماہ قبل واپس پاکستان آئے، مرحوم نے فوج میں بھی ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ گورنمنٹ برطانیہ سے مرحوم نے جرأت و بہادری کے تمغے حاصل کئے جو ابھی تک مرحوم کے ورثاء کے پاس موجود ہیں، آپ بڑے خوددار اور بے لوث انسان تھے جب فوج سے واپس آئے تو ساتھیوں نے کہا کہ یہ تمغے آپ کو ملے ہیں آپ ان کے عوض گورنمنٹ پاکستان سے مطالبہ کریں اور اپنے جائز حقوق حاصل کریں، مرحوم ان کو یہ جواب دیتے کہ جن لوگوں نے مجھے ریٹائرڈ کر کے گھر بھیج دیا ہے اب ان کے آگے کیسے ہاتھ پھیلاؤں، اللہ تعالیٰ ہر ایک کا رزاق ہے اور وہی سب کو پالنے والا ہے۔

تجارت کچھ عرصہ مرحوم نے دوکانداری کا پیشہ اختیار کیا لیکن آزاد خیال ہونے کی وجہ سے ان کا جی نہیں لگتا تھا جن دوستوں کے مالی تعاون سے یہ سلسلہ شروع کیا تھا ان کو اپنی رقم واپس کر کے فارغ ہو گئے۔

فن موسیقی جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ شروع ہی سے مرحوم کو شعر و شاعری کا بے حد شوق تھا اور اس شوق کی وجہ سے کچھ عرصہ اسی شہر کے استاد اللہ بخش (جو کہ ایک مشہور فنکار ہیں) سے فن موسیقی کی تعلیم حاصل کرتے رہے لیکن شہر کے معزز لوگ اور گھر والے اس سے سخت نالاں تھے، آپ کو جب اس بات کا علم ہوا تو ان لوگوں سے دامن چھڑا کر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی عظمت بیان کرتے ہوئے اپنی شاعری کا آغاز کیا۔

شاعری کا آغاز سب سے پہلی نظم اپنے آبائی گاؤں مائی صاحب والی مسجد میں رمضان شریف کی ستائیسویں رات کو پڑھی اس نظم کا پہلا شعر یہ ہے ؎

جے دم جیسوں یاد کریسوں برکتاں ماہ رمضان دیاں
امت نبی تے نازل ہوئیاں رحمتاں رب رحمان دیاں

خدا تعالےٰ کی رحمت اور ماہِ رمضان کی برکت سے اسی روز سے مرحوم پپلاں کے ہر امیر و غریب پیر و جواں کے نورِ نظر بن گئے اور مختلف مساجد سے جناب کو دعوت نامے وصول ہونے شروع ہو گئے شہر کے علماء اور عوام نے مرحوم کی زبردست حوصلہ افزائی کی، مرحوم کے ساتھی ملک غلام سرور اور قاضی سلطان احمد صاحب تھے۔ جو مرحوم کے ساتھ مل کر نعتیں پڑھا کرتے تھے، اس وقت دیوبندی بریلوی اختلافات بہت کم تھے اور مرحوم کو ہر مکتبِ فکر کے لوگ دعوت دیتے تھے

کالاباغ میں آمد اور تنظیم میں شمولیت ایک مرتبہ آپ ایک جلسہ میں شرکت کے لیے میانوالی کے ایک شہر کالاباغ میں حاجی غلام مصطفےٰ اور ان کے دیگر ساتھیوں کی دعوت پر تشریف لے گئے اور وہاں اکابرینِ تنظیم سے ملاقات ہوئی جن میں حضرت مولانا علامہ دوست محمد صاحب قریشی رحمہ سر فہرست ہیں ان کے علاوہ امامِ اہلسنت سید نور الحسن شاہ صاحب بخاریؒ، پروفیسر علامہ خالد محمود صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولانا قائم الدین صاحب عباسی علی پوری کی دعوت اور پُر زور اپیل پر تنظیم اہلسنت پاکستان میں شمولیت اختیار کر لی، اور اس کے بعد تنظیم کے ادنیٰ خادم کی حیثیت سے ملک کے چپے چپے پر صحابہ کرامؓ کی عظمت بیان کرتے رہے، خداوند تعالےٰ نے فنِ شاعری کا جو کمال مرحوم کو بخشا ایسا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔

مکتو کا مقدر
ہماری والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ مکتو کا مقدر بچپن ہی سے ایسا تھا جس کو بیان کرنے سے خدا کی قدرت یاد آتی ہے، مرحوم سے والد صاحب کو اتنا پیار تھا کہ جب اس کی عمر تقریباً ایک سال کی تھی تو والد صاحب ہر وقت اس کو اپنے کندھوں پر بٹھائے رکھتے تھے والد صاحب کے علاوہ مرحوم کے جتنے رشتہ دار تعلق دار تھے ان کا بھی یہی حال تھا حالانکہ مرحوم نہایت کالے رنگ کے تھے لیکن خوش اخلاقی میں بچپن ہی سے اپنی مثال آپ تھے، مرحوم کے والد صاحب کا ایک دوست تھا جس کا تعلق پٹھان خاندان سے تھا، وہ اکثر مرحوم کو پیار کرتے اور کندھوں پر بٹھائے رکھتے اور جب ان سے کوئی مذاق کے طور پر یہ کہہ دیتا کہ اس کالے کلوٹے کو کیوں اٹھا رکھا ہے تو وہ یہ جواب دیا کرتے تھے کہ تمہیں کیا معلوم یہ بڑا ہو کر اپنے ملک و قوم کا نام روشن کرے گا اور اس سے شاید خدا تعالیٰ کوئی بڑا کام لے، ان کا اسم گرامی محمد امیر خان سردار خیل تھا اور پپلاں کے بڑے زمینداروں میں شمار ہوتے تھے۔

علاقہ تھل میں ورود اور دینی مدرسہ کا قیام
جہاں تک مجھے علم ہے غالباً ۱۹۵۶ء میں دریا خان اور پنجگرائیں کے درمیان ایک مقام ڈگر اوکھ ہے یہاں کے لوگ جناب مکتو مرحوم کو جلسہ کے لیے لے گئے، ان کی شہرت کی وجہ سے دور دراز سے کافی لوگ جمع ہو گئے لوگوں کا ہجوم دیکھ کر مرحوم نے تجویز پیش کی کہ یہاں ایک دینی مدرسہ قائم ہونا چاہیئے جہاں سے اس پسماندہ علاقہ کے نونہال دینی تعلیم سے فیضیاب ہو سکیں، مرحوم نے اپنی تجویز عوام کے سامنے رکھی اور لوگوں نے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور کئی ہزار روپیہ اسی موقعہ پر ہی اکٹھا ہو گیا جناب مکتو صاحب نے گورنمنٹ سے زمین حاصل کی اور مدرسے کے لیے وقف کر دی یہ مدرسہ تین سال کے اندر مکمل ہوا اور آج بھی اللہ کے فضل و کرم سے چل رہا ہے، اس کا نام وہاں کے لوگوں نے مدرسہ عربیہ سلطانپور مکتو آباد رکھا ہوا ہے

شکار کا شوق
مرحوم کو تیتر کا شکار کرنے کا بے حد شوق تھا اور لال عیسن کروڑ کے ایک قصبہ شیہنہ والا میں جلسہ پر گئے وہاں اُن کا تعارف ملک غلام عباس اور حاجی غلام سرور صاحب سے ہوا وہ چونکہ دیندار ہونے کے ساتھ ساتھ شکار کے شائقین بھی تھے اور اس طرح مرحوم مکتو صاحب اور ان کی دوستی میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا یوں تو مرحوم پورے ملک میں مقبول تھے لیکن شیہنہ والا کے لوگوں سے انہیں خاص محبت تھی۔

زمین کا عطیہ
بڑے زمینداروں نے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھنے کی ایک ترکیب سوچی کہ

یہاں کتر صاحب کی کچھ جائیداد ہونی چاہیئے جس کے بہانے یہاں ان کا آنا جانا ہمیشہ برقرار رہے اور ہم سے ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔ اس طرح ۲۵ ایکڑ زمین ملک محمد امیر نے مرحوم کے نام کرادی جو کہ بالکل بنجر آباد تھی اور شرط یہ رکھی گئی کہ اسے کتر صاحب آباد کرائے گا اور اس میں دو کنوئیں کھدوائے گا اور ایک دو مکان بھی بنائے گا اور درخت وغیرہ بھی لگوائے گا...... یہ سب کچھ اس علاقہ کے لوگوں نے کیا اور یہاں تک کہ رجسٹری کے پیسے بھی وہاں کے زمینداروں نے خود ادا کئے کیونکہ یہ لوگ جانتے تھے کہ کتر صاحب کے پاس کوئی مال وزر نہیں ہے جو کچھ ہوتا ہے دینی مدرسوں پر خرچ کر دیتے ہیں یا یتیموں مسکینوں میں تقسیم کر دیتے ہیں، تین سال کے اندر یہ رقبہ آباد ہو گیا اور نصف حصہ اس میں سے مرحوم کے نام کرادی گئی جو کہ ۱/۲ ۱۲ ایکڑ کے قریب ہے، مرحوم نے اس میں ایک ایکڑ پر باغ لگایا جو اس وقت بھی موجود ہے۔

علالت اور وفات

مرحوم وفات سے ایک سال قبل تبخیر کی مرض میں مبتلا ہوئے، اس مرض کی وجہ سے صحت پر کافی اثر پڑا تو دوستوں اور رشتہ داروں کے مشورے سے مرحوم کچھ عرصہ سرگودھا کے ڈاکٹروں سے علاج کراتے رہے اور اس کے بعد میانوالی کے حکیم عبدالرحیم خان کے ہاں ایک ماہ زیر علاج رہے اور بالکل ٹھیک ہو گئے اور پھر پورا ایک سال متواتر پروگراموں پر حاضر ہوتے رہے، وفات سے ایک ماہ قبل مرحوم کو نزلہ زکام کی شکایت ہوئی اور شہر کے ڈاکٹروں سے علاج کرانے کے بعد صحتیاب ہو گئے مگر کافی کمزور ہو گئے تھے۔

مئی ۱۹۸۰ء میں فصل کی کٹائی ہو چکی تھی، مرحوم کے چھوٹے بھائی جان محمد گھر میں موجود تھے اور مرحوم کا علاج کراتے رہے جب مرحوم قدرے اچھے ہو گئے تو انہوں نے چھوٹے بھائی کو شیخ والا بھیج دیا، گھر والوں کے اصرار کے باوجود کہ آپ کمزور ہیں فی الحال یہ پروگراموں پر مت جائیں مگر مرحوم کو دین کی تبلیغ کا ایسا جنون تھا کہ اپنے آرام کی پرواہ نہیں کرتے تھے، اسی مہینے موضع سرگانی نزد لال عیسن کروڑ حاجی مشتاق احمد خان سرگانی کی دعوت پر سالانہ جلسہ میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے یہ مرحوم کا آخری جلسہ تھا، یہاں سے چھوٹے بھائی جان محمد کو پیغام بھیجا کہ میں بالکل تندرست ہوں اور ملتان جا رہا ہوں وہاں سے گھر چلا جاؤں گا فکر نہ کریں، اور میں عنقریب شیخ والا کے جلسہ میں شرکت کے لیے دو تین دن قبل شیخ والا آجاؤں گا، ملتان سے دوسرے روز مرحوم ڈیرہ اسمٰعیل خان تشریف لے گئے، وہاں کسی تقریر کے سلسلے میں عدالت میں پیشی تھی وہاں سے واپس گھر پہنچے طبیعت پھر خراب ہو گئی مقامی ڈاکٹر حبیب اللہ خان سے علاج ہوتا رہا سفر سے واپسی کے دو روز ہسپتال سے واپس آکر بیٹھے

ہی تھے کہ دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا اور یوں قوم کا یہ عظیم فرزند ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دنیائے فانی سے رخصت ہو کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

مرحوم کی وفات کی خبر بہت جلد پورے ملک میں پھیل گئی اور ہر طرف سے دوست احباب، علمائے کرام شعراء حضرات اور عزیز و اقارب جنازہ میں شرکت کے لیے پہنچنے شروع ہو گئے، صدر تنظیمِ اہلسنت پاکستان جناب حضرت مولانا علامہ عبدالستار تونسوی دامت برکاتہم نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو اپنے مبارک ہاتھوں سے آخری آرامگاہ تک پہنچایا۔

کچھ ایسے بھی اُٹھ جائیں گے اس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

غم زدہ

جان محمد برادر کشتہ پپلانوی موضع پپلاں
ضلع میانوالی

اصلاح و ترتیب

حافظ نور محمد انور (لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

باب توحید باری تعالیٰ

(۱)

خالق دیاں صفتاں وچ سائیں کیندا دخل کیا ہے
مخلوق ہے محتاج او مخلوق دا داتا ہے
بیتھ کنھ ہے اوندی شاہی فقط آپ ہے مالک
ہر چیز دا رزاق او ہر چیز دا پالک
اس وانگ کینوں سمجھیا جیں لا شک مشرک
مارا گیا دنیا اُتے جایا نہ این نوں ماہے
ہر جا تے نبیاں نے فقط رب نوں پکارا
غوثاں اتے قطباں نوں بھی اک رب دا سہارا
سڈ سور دا غیراں اُتے کیتا جیں ونڈارا
باغی او محمد دا جہنم وچ اوندی جا ہے
نقصان نفع رب توں سوا ہتھ نہ کسے دے
ناحق کئی لوگ ایویں تکرار پئے کردے
لالچ وچ مجبور اج کئی اہلِ سخن تھئے
دعویٰ ہے محبت دا تے ہر کم کیتا اُلٹا ہے
حق آکھے جہڑا جگ اُتے نہیں پیٹ بھریندا
بدعتی دیاں نظراں وچہ بدنام او تھیندا
پیراں دا اوہ منکر تے وہابی ہے سڈیندا
افسوس زمانے تے تھیا جھوٹ دا چرچا ہے
پئے علم خداوندی نوں جا جاتے ونڈیندے
نبیاں تے ولیاں اُتے بہتان گھڑیندے
ہر جا اُتے موجود ہن رب وانگ ڈسیندے
ہر طرز ہے اُلٹی حق آکھن دی نہ کئی جا ہے

در در اُتے رب وانگ بن مخلوق دے سجدے
سجدہ ہے جتھاں فرض اوں سجدے تو اے بجدے
پیراں دیاں قبراں اُتے اج ڈھول پئے وجدے
قرآن ہے مظلوم نہ کوئی وارث اس دا ہے
در در تے لبھدی ہے محمدؐ دی شریعت
افسوس جو مُردہ ہے مسلمان دی غیرت
کافر بھی کرن ڈیکھ مسلمان نوں حیرت
کافر تے مسلمان دا اج فرق رہیا کیا ہے
توحید دی دولت نوں اجاڑا ہے مسلمان
مدنیؐ دی امانت نوں لٹن آپ نگہبان
بیگانے تاں بیگانے اج اپنیاں تے ہے ارمان
تنظیم دے کمتر طوفانِ حق ہر جگہ پہنچا ہے

---

* *

قُربان ونجاں اس ملک اُتوں جتھے وسدائے عرب دا سائیں
روضے پاک توں عرش تائیں پیا مارے نور شعائیں
رب دی رحمت وسدی پئی ہے جتھے ہر دم شام صبائیں
بس ملک تو رب توں منگ دعا شالا تھیویں دفن اُتھائیں

* *

(۲)

رب دے در نوں چھوڑ کے بٹے در نظر کیونکر ہووے

ہر ہر جگہ مشکل کشا ہر وقت رب اکبر ہووے

ہر جا اُتے جھکدی پئی ہر وقت پیشانی تیڈی افسوس صد افسوس ہے رُتھ گئی مسلمانی تیڈی

قبراں اگے شجراں اگے سجدہ تیڈا اکثر ہووے

دُلدُل کنوں بچھڑے منگن دِھیاں مُسلماناں دیاں ڈھویں محرم جاں تھئی اے تعزیہ پُوجن پیاں

جاہل جہالت وچ رہیوں رب دا نہ تینوں ڈر ہووے

ہر غیب دا عالم خدا ہر جا اُتے جلوہ نما یونسؑ مچھی دے پیٹ وچ طوفان وچ نوحؑ نے سڈا

ہر اک دا رب حاجت روا یوسف جے کھو اندر ہووے

یعقوبؑ نوں یوسفؑ کنوں کھو وچ رکھا رب بے خبر دل چا ڈسے توڑے لے گئی سومیل با ملکِ مصر

گھر تے دی خوشبوئی آوے خوش رب دا پیغمبر ہووے

توڑے نجومی پئے ڈس فرعون نوں موسیٰؑ دی گل جیندے طفیلوں ہو گئے ناحق ہزاراں سن قتل

موسیٰؑ نوں رب پالا کیویں دشمن دا توڑے گھر ہووے

فرعون ہا مردود او دعویٰ خدائی کر کھڑا فوجاں نوں ئے کے موت دے تختے تے آپوں چڑھ کھڑا

لہراں دیو وچ مار گیا برباد سب لشکر ڈے

جھوے تے ابراہیم نے کیتی سواری ہا عجب جندجان صدقے کر ڈتی رب دی رضا ہائی طلب

او بھا پھلاں دی سیج بن گئی خوشنما بستر ہووے

پیو پتر نوں کہندا پیا رب دی رضا درکار ہا پیارا خلیلؑ اللہ کھڑا تا رِ صبر وچ تار ہا

دُنبہ کٹھا بدلے ایندے زندہ کھڑا دلبر ہووے

منگدا دعائیں زکریاؑ کئی سال کر کر زاریاں منظور نہ ہوون بڈھیپے وچ تھیاں بیزاریاں

آخر بشارت رب ڈتی یحییٰؑ دا ول منظہر ہووے

طوفان وچ تردی رہی کشتی نجیؑ اللہ دی نوحؑ دا پسر ڈبدا رہیا لہراں دی آڈھا پھا پئی

نوحؑ نوں طعن جھڑکاں پسر طوفان وچ ابتر ہووے

کیویں یتیمی وچ محمد مصطفیٰ ؐ نوں پالدا ۔ دشمن توڑیں سارا جہان ضامن خدا ہر حال دا
ختم رسل ؐ محبوب ؐ کل کونین دا سرور ہووے

بے مثل اپنی ذات وچ یکتا ڈسینڈا شان وچ ۔ محتاج ہے سارا جہان داتا ڈسے ہر آن وچ
سائل ایندے در تے سدا ہر پیر و پیغمبر ہووے

سارے نبیاں دی ثنا خوانی ساڈا ایمان ہے ۔ توحید وچ تنظیم دی اسلام دی اک شان ہے
نام خدا تو ہر گھڑی قربان اے کمتر ہووے

صدیق ؓ عمر ؓ دی قسمت توں قربان مقبولاں لکھ واری

جنہاں جاگ دیاں مستیاں نال نبی ؐ دے لائی روز ازل توں یاری

آہن پیار دے تسے تائیں رل کے وسے دلدار کیتی دلداری

نہیں حب شیخین ؓ جیں دل وچ کمتر او ندی مت گئی اصلوں ماری

کر ہوش عقل نادان نہ بن ڈے چھوڑ تقیئے متعیاں نوں

من پنجاں باراں چوداں نوں چم چھوڑ یاراں دیاں جتیاں نوں

کر شرم ذرا نہ توں سب الا آتے کول نبی ؐ دیاں ستیاں نوں

مکتو من گھن گال ایہا رب بخشے صحابہ ؓ دیاں کیتیاں نوں

۳

جو حاجت مند خود ہووے نہیں حاجت روا ہوندا

جیں تے خود مُشکلاں آون نہیں مُشکل کُشا ہوندا

جیہڑا عابد ہووے لوکو کدیں معبود نہیں ہوندا   شریعتِ مصطفےٰؐ دے وچ بشر مسجود نہیں ہوندا
اگر ہوندا تاں مسجودِ خلائق مصطفےٰؐ ہوندا

جیہڑا اُٹھدا جیہڑا بہندا جیہڑا دُکھ سُکھ دیوچ رہندا   جیہڑا جمدا جیہڑا جیندا جیہڑا پیندا جیہڑا کھاندا
نہیں حاجت روا داکُنف قبیلہ ہیوتے نا ہوندا

جیہڑا ہر فعل ہر کم وچ سڈے رب نوں کرے زاری   ہووے سجدے دیوچ اکھیاں کنوں آنسو تھیون جاری
فتح نصرت جیندے ہتھ وچ نہیں طالب دُعا ہوندا

جیندی ہجرت ہووے معراج ہووے لامکاناں تے   جیندوں مالک زیناں توں بلاوے آسماناں تے
سڈایا کیوں جے ہر جاتے حبیبِ کبریا ہوندا

جیہڑا حاجت رواُس دے ہوندے ہر ہر جگہ ڈیرے   پکارے جتھ کوئی مشکل دے وچ دم بھر نہ ہو دیرے
سوا اس دے نہ کہیں سائل دا پورا مُدعا ہوندا

جیہڑا مشکل کشا ہوندا او ہر مشکل اُتے غالب   ہمیشہ بے نیاز ہووے نہ کہیں در دا بنے طالب
انہاں صفتاں دا مالک جو ہووے مُشکل کشا ہوندا

سنا دے حق جیہڑا دُنیا اُتے بدنام ہوندا ہے   و لیکن دراصل بہتر اوندا انجام ہوندا ہے
کوئی مُشکل کشا کُتر نہیں رب توں سوا ہوندا



صدیقؓ عمرؓ دے کرماں دا ہووے کون جیہڑا مُل پاوے
جیندی شوق دے وچ محبوبِ خدا دا خود طلب دے ہتھ اُٹھاوے
اسلام دی عزت عظمت کیتے تے رسولؐ جیندا ناں چاوے
جیندے رب سائیں بخت بلند کرے ڈس کُتر کون گھٹاوے



بھائی تیڈا عقیدہ سب جھوٹ دا و پارے
کہیں صفت وچ خدا دا کوئی نہ حصے دارے

قبراں دا سجدہ کرنا کیا مصطفےٰؐ ڈسایا
فرمان مصطفےٰؐ دا کہیں جا نظر نہ آیا
لوگو کہیں قبر تے صدیقؓ سر جھکایا ؟
یا کہیں قبر تے جھکیا شاہ حیدرِ کرارے ؟

جے کر ہا کرنا لازم سجدہ کہیں قبر دا
حضرتؐ دا ہر صحابیؓ حضرت دا سجدہ کردا
ایسا عقیدہ ناقص ہووے جیہڑے بشر دا
فرمانِ مصطفےٰؐ تے اُس دا نہ اعتبارے

قبراں تے لوگو جاؤ لیکن نہ سر جھکاؤ
پیغمبرِ خدا دا فرمان نہ بھلاؤ
اس ملک وچ خدارا نہ شور شر مچاؤ
فتنے فساد دا نہ ہووے گرم بازارے

حاجت روا خُدا ہے اُس نوں تُساں پُکارو
مشکل کشا سمجھ کے غیراں نوں سڈ نہ مارو
قرآن نوں نہ چھوڑو اے شرک دے بیمارو
خالص ہے حق خدا دا سڈ سور تے پُکارے

لوگو نذر نیازاں سب رب دے ناں ونڈاؤ
اس دا ثواب بے شک بھیجاؤ جس نوں چاہو
اس شرک دی وبا وچ ایمان نہ ونجاؤ
یا ہوش تھی کے سمجھو قرآن دے اشارے

دِل نوں کرو صفا ہے ضِد وِچ نہ حق سکھاوے
ضِد وِچ ہزاراں پہلے رب کر ڈتے تباہ ہے
اس ملک وِچ جو مُلّاں مسئلے نویں بناوے
اُس نوں ضرور روکو ہر فرد ذمہ وارے

جھگڑے عجیب چھڑ گئے اِتھے نُور تے بشر دے
حالانکہ نوری ساجد پہلے پیام بر دے
رُتبے بشر دے افضل قرآن وِچ نظر دے
ربّ واسطے بشر دے ہر شے کیتی تیارے

بہتر بشر دے رُتبے برتر بشر دی شانِ
ہویا بشر ہی رب دا مہمان لامکانِ
نوری بشر دے خادم نادان کر دھیانِ
آدمؑ دے ہوئے ساجد نوری فرشتے سارے

لوگو نگہ حقارت آدمؑ تے جس نے بھالی
لعنت دا طوق پا کے رحمت تو ہویا خالی
شیطان وِچ تکبر دے کیتی کرتی گالی
لعنت دا طوق پا کے پھر دا ہے مارے مارے

ہرگز نہ تیڈا دشمن کمتر تیڈا غلام
تنظیمیاں نے حق دا پہنچا ڈتا پیام
سُن دینِ حق دے مسئلے دعوت اے خاص و عام
جنت دے وِچ تساڈی حوراں نوں انتظارے

---

⑤

کوئی رب سوا مالک نہیں خالق نہیں پرور نہیں
سجدہ ایندا لازم سمجھ اس در جہیاں کوئی در نہیں

اے ذی خرد صاحب عقل
وچ شرک دے سانچے نہ ڈھل
کر یاد توں مدنی دی گل
کم مشرکاں جہیں کر نہیں

کہیں غیر در سر نہ جھکا
خالی نہ بنڑ دھوکا نہ کھا
فرما گیا اے مصطفےٰ
ہو کے بے قیمت مر نہیں

سارا جہاں محتاج ہے
اُس دے ہتھیں بس لاج ہے
ہر سمت اُس دا راج ہے
اُس دا کوئی ہمسر نہیں

حاجت روا مشکل کشا
ہوون ولی یا انبیاء
کوئی بھی نہیں رب توں سوا
ہتھ کہیندے خیر و شر نہیں

سائل جہاں داتا ہے رب
ڈیندا او ہو جوڑے سبب
جس نوں ہووے جیہڑی طلب
کائی ڈھل اوندے دفتر نہیں

غیراں نوں نہ سڈ مار توں
عمراں نہ کر بیکار توں
بازی جتی نہ ہار توں
رب نوں رنجا کے مر نہیں

کہیندی سُنے او بھا دے وچ
توں رل نہیں ہاڑے ہاڑے وچ
کہیندی سُنے دریا دے وچ
ہو گھر کنوں بے گھر نہیں

مالک دے در توں چھوڑ نہ
بیڑی توں اپنی بوڑ نہ
ور ور تے رشتے جوڑ نہ
نادان ہو ابتر نہیں

توحید بن ایمان نہیں
کوئی ذیلقدر ذیشان نہیں
ایمان بن انسان نہیں
کمتر کوئی برتر نہیں

---

(۶)

کر حیلہ یار مناونڑ دا
محروم آیوں محروم گیوں کیا فائدہ جگ تے آونڑ دا

سُتیاں سُتیاں وقت ونجایو	گذریا سانوں جاگ نہ آیو
بیت گئی رُت گذریا ویلا	وقت نہ راکھیاں رہونڑ دا
جاگ بے وقتی کھیر نہ جمندا	پھر پچھتاونڑ کیہڑے کم دا
کہیں اُستاد توں سکھ لے	قاعدہ وقتی کھیر جماونڑ دا
جِتھ لاویں اتھ توڑ نبھاویں	کہیں دُکھ سُکھ وچ نہ گھبراویں
موت دے ڈرتوں نہ تھی مونجھا	وقت ہے عزتاں پاونڑ دا
رب دا ہو کے رب وسروئی	محض عمر بے کار کتوئی
بھلیوں روز الست دا وعدہ	رب دے نال الاونڑ دا
رب دا ہو کے رب نوں چھوڑیں	روز ازل دے وعدے توڑیں
در در سجدے درور نتاں	کارن دین لجاونڑ دا
غیر دے سجدے نذر نیازاں	سور پکار دیاں آوازاں
نت نت جوڑیں نویاں بدعتاں	ڈھنگ ہے پیوں کھاونڑ دا
شان ہاتیا پرشان بھلایو	رب رسول توں شرم نہ آیو
فِسق فجور فتور دے اندر	ریلیوں نہیں ناں پچھاونڑ دا
عشق رسولؐ دے نعرے ماریں	رب رسولؐ دے قول وساریں
عاشق بنڑ کے عمل نہ کیتو	کیا فائدہ دِل لاونڑ دا
کمتر ہر کوئی نام دا طالب	تھوڑے ہِن انجام دے طالب
نہ تھی عیش آرام دا طالب	کر چِنتا ٹُر جاونڑ دا

(۷)

مسلمان رِہتاں تے رسماں دے عادی
بھلا رب شریعت بھلی مصطفےٰؐ دی

بھلے رب دے سجدے بھلی رب دی شانِ بھلے رب دے احسان ہسدا شیطانِ
اَحَدُ پڑھ کے چوکھٹ نپی غیرُ اللہ دی

ایہو لَمْ یَلِدْ ہے ایہو لَمْ یُوْلَدْ ہے نہ جمیاں نہ جایا کِسے توں نہ جَد ہے
قبیلاں تو پاکِ نہیں کُفْ خدا دی

ایندی بے نیازی دا انداز کیا ہے اے ہر شئے تے قادر کرے جیویں چاہے
ڈسے خلق محتاج ارض و سما دی

اسے در تے نذرن شہنشاہ گداگر جمیع پیر سائل ڈیٹے گل پیغمبر
ہے مشکل کشا ہر دا مالک تے ہادی

مگر باوجود اِس دے بھی یار اج دے چڑھاوے چڑھاون نوں ہر در تے بھجدے
ایہا شرک دی پٹی ہے عادت زیادی

ولی نوں سمجھ نہ توں حاجت روا ہے اے محتاج خود ہر دا داتا خُدا ہے
ولی کول و نج کر تمنا دُعا دی

جیہڑی غرض ڈالاں مزاراں تے گیاں نہیں کم ولی دا ڈیوے پُتر دھیاں
تھئی شِرک وچ غرق قوم نِسا دی

ولی رب دے مقبول ہن شاناں والے شریعت دے پابند بندے نرالے
ڈسی رسم جہڑاں نبیؐ دی وفا دی

ولیاں دا مطلب نہ سمجھا زمانہ ! خُدا دا ڈکھایا جنہاں آستانہ
ولیاں شریعت دی کیتی آبادی

ولیاں ایہو دین سانوں سکھایا جہڑا اج دے بھولے مریداں بھلایا
ایہا گال حق دی ہے تنظیم آہدی
اے توحید مومن دا ہا اک خزانہ ملا شان گھٹ تراے توں شہانہ
کیتی اِس دی پیارے صحابہؓ منادی

صدیقؓ عمرؓ جے دشمن ہوندے تے ناں رکھدا ناں بچڑاں دے
دشمن دے ناں کوئی نہیں رکھدار کھے ہر کوئی ناں سجناں دے
بھلا ڈیکھ تاں سبھی اولاد اپنی نوں ناں دشمن دے نہیں ٹھہندے
بس نام مِٹھے ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ نوں بھاندے

فرض نماز ادا کر بھائی رب تعالیٰ دا ارشاد ے
کہیں صورت وچ نہیں معاف ہوندی ایہا نیکیاں دی بنیاد ے
بنڑ نمازی اللہ ہووی راضی ذرا پڑھ کے ڈیکھ سواد ے
ہک تک مول قضا نہ تھیسی کر وقت حسینؓ دا یاد ے

(۸)

داتاؒ لاہور دا ہووے تے باہوؒ جھنگ دا تیڈے دروں خیر منگدا
ربا تیڈے دروں خیر منگدا

وڈا اوکھا زندگی دا ہر ہر موڑ ہے   ربا تیڈے فضلاں دی ہر دم لوڑ ہے
دِلاں ہر دیاں رہیوں توں ہی رنگدا

تیڈے ہی ولیاں پائی تیڈے دروں شان ہے   تیڈا ہی شریک کھڑا سبھی جہان ہے
ہووے ہووے ہے شیطان پیا ڈنگدا

رب دیاں صفتاں ولیاں تے ونڈاؤ نہ   شرک دے وچ مخلوق نوں رُلاؤ نہ
جھیڑا چھوڑو مُلاں یا ہیریاں دے ڈھنگ دا

رب دے رسولاں نے سنایا جو پیغام ہے   اُس نوں بھُلایا اج ہر خاص و عام ہے
ایہو تحفہ ہا اُس اوکھے ویلے تنگ دا

لیندے کئی نعرے پیارے حیدرِ کرارؓ دے   رب وانگوں رب دے بنایاں نوں پکاردے
ایہو وردِ زبان ہے ملنگ دا

کدی بھی نہ آیا اِس بھنگی نوں خیال ہے   کرے مخلوق نوں شریک رب نال ہے
نشہ اُترا نہ کِسے ویلے بھنگ دا

رب بنا کِسے دی بھی سُندا نہ کوئی ہے   ایہا گل ظاہر قرآن وچ ہوئی ہے
جگ حق توں کنارہ کرن لگدا

کمتر جیہڑا قرآن کنوں دور ہے   مشرک ہو کے اُس مرنا ضرور ہے
دعویٰ رب نال کیتا اُس جنگ دا

---

(۹)

کُل جُز دے چھوڑ مسئلے اے محض ہن فسانے
رب دے ہتھیں ڈیسون کُل غیب دے خزانے

ہر وقت ہر دی ہر جا ہر گل نہ جانڑیں کوئی
پڑھ پڑھ قرآن رب دا کیوں ہیں بھُلا ڈتوئی
جس نوں خدا جنڑا دے بس جانڑدا ہے سوئی
غالی دے رطب و یابس بس وہم ہن پُرانے

یُوسفؑ جاں پہنچا کھووچ یعقوبؑ روندا گھر وچ
جے جانڑدا تاں روندا کیوں پُتر دے ہجر وچ
ربّ نے جڈوں ڈسایا توڑے اوہا مصر وچ
یعقوبؑ نوں جینیدا کُرتے دے کر بہانے

جس دم فرشتے آئے انسان دی شکل وچ
جے کر خلیلؑ سمجھا اے کون ہن اصل وچ
ہرگز نہ گوشت بھُندا بہوں فرق ہے ایں گل وچ
چھڈ ضد تے مسئلہ من لے اے میرا مہربانے

کیوں حضرت سلیمانؑ ہُدہُد توں بے خبر ہا
پیغمبرِ خدا دی جے ہر جگہ نظر ہا
توڑے ہوا تے رہندا ہر ہر گھڑی سفر ہا
جے تائیں نہ رب جناوے ہرگز نہ کوئی جانے

جے کُوفیاں دی سازش نوں جانڑدا شبیرؓ ے
کیوں ہیں او گھر توں ٹُردا اُمتیاں دا پیارا پیرے
رب علام الغیوب اوہی سمیع بصیرے
ہر جا تے اُس دے ڈیرے ہر تے اوندا دھیانے

رب دا ہے علم ذاتی جس نوں اوچا جتاوے
جے کر نہ رب جتاوے کوئی پتہ نہ پاوے
جہڑا اسے صفت رب دی جا جا اتے ونڈاوے
اُس صفت دے فسادی ضائع کیتا ایمانے

اے علم غیب لوگو جیکر بیا کہیں دا
جبریل ہر نبی تے کیونکر ہا آندا دیندا
جو کجھ خدا ڈسیندا جبریل آ پہنچیندا
قرآن توں ہے دوری بدلا ہے رنگ زمانے

بر حق نبی ولی ہن اعلے ہے شان ہر دا
پر علم غیب خاصہ ہے رب اکبر دا
ایسا عقیدہ خالص ہووے جہڑے بشر دا
اُس نوں ہووے مبارک رب دا ہے لحانے

منبر توں ساریہ نوں اطلاع ڈیوے عمر ہے
لیکن خدا نے رکھیا قاتل توں بے خبر ہے
خالی دا ہر جگہ تے بے کار شور و شر ہے
کمتر ہے اُس دی مرضی جس تے کرے اودانے

غنیمت سمجھو آئے ملا تو جڈاں باہو رل سمالے
جیندیاں کوں پئے ملن جیندے جدوں آکی ولد اسالے
کئی تاں گھر وچ کئی سفر وچ کئی قبر دی خاک وچالے
بس کمترا اس موت گھولی دے پئے وجدے گھڑی گھڑیالے

(۱۰)

ایویں مُفتی نہ عاشق نبیؐ دا سڈا
پہلے صورت تے سیرت نبیؐ دی بنا

*** پہلے ایمان اپنے تے کرتوں نظر
ہر چوکھٹ اُتے آ جھکا دیں توں سر

جے ہووے تعزیہ یا ولی دی قبر
کیویں فرمان مدنیؐ دے بیٹھوں بھلا

*** ایویں فرمایا سوہنڑیں رسولِ خُدا
بن رب دے جیکر ہوندا سجدہ روا

عورتاں توں لازم کرنا مرداں دا ہا
ایویں محبوب مدنیؐ ڈسیندا گیا

*** کاغذاں بانساں دے جوڑتے تیں تعزیئے
جوڑ کے موماں اس توں بچڑے منگے

رب جانڑیں تیتوں کم ایہہ کیں ڈسے
پیہ کیہڑا تینوں کم گیا اے سِکھا

*** پیر کیہڑا تیڈا گھوٹ پیندا ہا بھنگ
لاویں رگڑا آکھیں بھنگ لایا ہے رنگ

رہیویں بھر بھر دنور بنڑ علیؓ دا ملنگ
کر علیؓ دا حیا نہ علیؓ نوں لجا

*** ماریں نعرے علیؓ آکھیں مُشکل کُشا
نالے آکھیں خلافت بھی بیٹھا کھسا

آکھیں زوریں عمرؓ آن بیعت کیتا
تیڈے ایمان تے مرحبا مرحبا

*** پیر پڑھیاں نمازاں میتاں اندر
سجدے رب دے کریندے گذاری عمر

تیڈی دُھوییں اُتے زندگی تھئی بسر
اپنے وانگوں کوئی پیر اپنا بنا

*** کدی جھک جھک کے مولدل دے سجدے کریں
شرک دے بن بجھیں یار جتنا پھریں

اُس تے مَنتاں مَنیں نہ خداتوں ڈریں
تینوں رب بھل گیا بھل گیا مُصطفٰےؐ

*** ایویں فرمایا رب شرک ظلمِ عظیم
فرمیندا گیا خود رسولِ کریم

سجدے قبراں دے کریں بناویں تعظیم
ایویں مُفتی نہ پیراں تے الزام لا

*** ہا مسلمان عورت تے پردہ روا
عورتاں بیٹھیاں پردہ اپنا لہا

بھر کچاوے وِنجن میلاں تے جا بجا
دین دا جگ اُتے کوئی نہ وارث رہیا

*** عورتاں شان وشوکت لُٹا بیٹھیاں
نالے میلاں دی رونق ودھا بیٹھیاں

شرک بدعت دا زیور لے پا بیٹھیاں
دین اپنے دا دشمن مسلمان وڈا

*** سچ آکھو تاں مُلاں فسادی ہوندے   تیغ باطل تے جورو جفادی ہوندے
جیہڑے بندے حق آکھن دے عادی ہوندے   حق آہدے گھیندے اور رب دی رضا

*** حال کمتر ڈسے کیا کیا جلیا جگر
ایسیاں نظماں ہوون جے جلساں اندر
ہوندی ناراض خلقت نہیں پرفکر
نہیں مومن جیہڑا ڈیوے حق نوں چھپا

بعد محمدؐ عربی دے کسے ہور نبیؑ اتھے آونڑاں نہیں
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ جبرئیلؑ قرآن لے آونڑاں نہیں
بس کامل دین مکمل ہویا کسے ہور نے آسمجھاونڑاں نہیں
جنہاں چھوڑ نبیؐ نوں اتے مرزے نوں منیاں اُنہاں مطلق جنّت جاونڑاں نہیں

آئے غافل چھوڑ غفلت نوں نہیں موت دی کاٹی رتے
افسوس ایہا رت ساون دی توں پیا گذریندیں سُتے
وقت ہی گگ ٹیل ہسد ئیں گھرن اس سال تاں ساون وُٹھے
کمتر کل ارمان کریسیں جدوں نکھڑی روح توں مُتے

(۱۱)

اس شرک توں بچ شرک دے وچ کئی گھر گل گئے
بچ گئے در محبوب محمدؐ دا جو مل گئے

واحد ہے فقط اُس دی ہے کونین تے شاہی
مُحتاج اوندے در اُتے ہر وقت خدائی
ہر چیز توں ظاہر اوندی قدرت دی گواہی
او در ہے جتھوں ڈر کے لکھاں منگدے فضل گئے

اِس شرک جہیں ہور نہ مردُود بیماری
افسوس ایں توں بچ نہ سگی قوم بیچاری
اس شرک دے وچ غرق تھیامت جیندی ماری
توحید نوں سمجھن نہیں بچیتے جیندے رل گئے

توحید دا مضمون نبیاںؑ ہے ڈسایا
جیں خالق و مخلوق دے وچ فرق نہ پایا
اِس شرک کہناں قوماں نوں دھرتی تے رُلایا
برباد تھئے نبڑ دے جہنم دا او بل گئے

مخلوق نوں خالق وانگوں سوریں تے پکاریں
آ نبض ڈکھا شرک داتوں سخت بیماریں
اِس ضد وچ فرمان محمدؐ دے وساریں
توحید جینوں بھا گئی دُکھڑے سبھے ٹل گئے

اللہ توں سوا ہر اُتے کئی مُشکلاں آیاں
قرآن دیاں آیتاں تینوں نظر نہ آیاں
بن رب دے ڈسا کون ہے جیں نال ڈکھائیاں
اِس شرک دے چکر وچ کئی مارے عقل گئے

کہیں ہور نوں ڈیویں نہ جو حق خاص خدا دے
ہر اک کنوں پچھناں ہے خلا روز جزا دے
لوگاں نوں بھلے روز ازل کیتے جو وعدے
قرآن دے وچ فیصلے تھی صاف اٹل گئے

ہر جا اُتے موجود سوا رب دے نہ کوئی
نبیاں تے ولیاں اُتے الزام لیوئی
اللہ دی اس صفت توں جا جا ونڈوئی
او حاضر ناظر نہیں جو آئے تے ول گئے

کمتر نوں تیڈی خیر ہے درکار بھراوا
توحید دا دِل نال کر اقرار بھراوا
توحید بنا زندگی بے کار بھراوا
دل نال جیں توبہ کیتی گر دے او سنبھل گئے

۱۴

ساری مخلوق اللہ بنائی نہ کوئی حصے دار اِس دا

ایندے ہتھ وچ ہے ہر دی چنگائی نہ کوئی حصے دار اس دا

ایہو کنبے قبیلے توں پا کے ایں نوں کوئی بھی ٹریا نہ جا کے
ایندی کائی نہ امڑی تے دائی

ایندے ہر وقت ہر جاتے ڈیرے کوئی راتیں سڈے یا سویرے
کرے ہر وقت مشکل کشائی

ایندا کوئی نہ کہیں جا شریک ہر نزدیک توں نزدیک
ایندی ہر وقت ہر جا رسائی

حق رب دے توں دَر دَر ونڈا نہ جوڑ پیراں نوں مُشکل کُشا نہ
تینوں کس نے اے عادت سکھائی

جیہڑے خود ہن پھسے مشکلاں وچ بیٹھے حیران اپنے گھراں وچ
انہاں اپنی نہ اج تائیں بچائی

کیوں بیماریاں ہن ٹلیندے جیہڑے خود ہن حکیماں دو ویندے
تینوں اج تائیں سمجھ کیوں نہ آئی

توں ہیں چل کے نسں اس دَر تے ویندا مشکلاں ہر دیاں جو ٹلیندا
تیں ہے اپنی قیامت ونجائی

لوکی قبراں تے منتاں میندے اٹے گھٹے انھاں ونج کے ڈیندے
قبراں والے پٹے ڈیون دُہائی

حق نذراں نیازاں خدا دا جیہڑا مالک ہے ارض و سما دا
جس ڈیندے کدی ڈھل نہ لائی

لوکی قبراں دے سجدے کریندے خواہ مخواہ دین نوں پٹے لجیندے
شرک سب توں وڈی ہے بُرائی

ہوندا رب بن جے سجدہ روا ہے   حق رکھدا اہا پھر مصطفیٰؐ ہے
ہوندی اُس جا نہ اے کاروائی
منگیں ہر کیتے مکسنتی دُعا ہے   شرک توں مولا ہر نوں بچائے
کر بھلا توڑوں ہوسی بھلائی
نہ کوئی حقے دار اِس دا

چڑاں منبر رسولؐ تے عمرؓ بیٹھا تھئی ہے دین دی عزت سوائی
اُوندے عدل تے رُعب ہیبت کولوں پٹی کنبدی گل خلائی
اس عمرؓ نوں پیر محمدؐ نے کائی ایجھی آیت سکھائی
مکستی ترے ۳۶ سو سٹھ ملکاں دی فتح عمرؓ دے حقے آئی

اے تاں او صدیقؓ اکبر ہے لوگو جیندی مُہر تے احمدؐ چڑھیا
جیں ساری خلقت توں پہلے ہے کلمہ رسولؐ تے پڑھیا
او تاں روز حشر شرمندہ ہوسی جیہڑا تام صدیقؓ توں سڑھیا
مکستی او حق دار ہے جنت دے جنہاں لڑ صدیقؓ دا پھڑھیا

(۱۳)

ہر خاص صفت رب دی کہیں غیر نوں نہ چھکدی
جے کر نظر نہ آوے سمجھیں قصور اکھ دی

ہر سمت اُس دی قدرت دے بہتر ہن نظارے
جس جس نوں جیویں چاہے اُس کر دتے ونڈارے
کُن نال جس نے کیتا سارا جہان تیارے
اس نال تیں بنائے کئی پیر جتھے دارے
اے کاں تتر بٹیرے ، ہن کیویں جمندے جنیدے
کیندے سہارے اپنے بچیاں نوں ہن پلیندے
پہلیاں توں تیں جو سمجھا مُشکل کُشا وڈیرا
وسواس دا مریضا ۔ وسواس تینوں گھیرا
بن رب دے ہتھ نہ کہیندے کہیندا نفع خسارہ
بے آسراں دا ہر جا بندا ہے رب سہارا
پیارا قرآن رب دا بھائی جے توں کھولیندا
تیڈا ایمان کوئی رہزن نہ آ لٹیندا
ضد چھوڑ ضد ہزاراں پہلے کیتے تباہ ہے
تسلیم حق جو کر گئے مرتبے ہزاراں پائے
بے شک نبیؑ ولی ہن لیکن خدا دے باہنے
ورتی ہے آ دورنگی بدلہ ہے رُخ زمانے
رب نال رکھ توکل ہے کارساز ہر دا

کیویں فلک تے روشن ہن چندرے تے ستارے
رب نے بنائی زینت اے سکے جہیں فلک دی
ہر حال وچ اوہو دا ہے آپ ذمہ وارے
ناراض لوگ ہوندے آکھاں جے گال حق دی
جنگلاں دے جانور ہن تعویذ کیندا پیندے
دریاواں وچ اے مچھیاں تعداد کتنے لکھ دی
اکثر تیڈے گھراں تے بہندے کھڑے او پھیرا
بچیاں دے وچ اُنہاں دے دولت تیڈی جھلکدی
اُس رب نوں توں بُھلا کے پھردا رہیوں آوارا
قرآن تیں نہ کھولا آئی سمجھ نہ گھدی
بدعتاں دے شور و شر وچ توحید نہ بُھلیندا
اُس روز دے غضب توں کیوں دل نہ تیڈی جھجکدی
دھرتی اُتے انہاں دا کوئی پتہ نہ جا ہے
اس وچ نہیں ذرا شک سمجھیں اے گال پکدی
اے خود اِسے توں منگدے کر کر لکھاں بہانے
حق چھوڑ خلق اکثر غرضاں نوں پہلے رکھدی
ہر اہتمام جس دا کونین وچ منظر دا

کمترؔ ایہو محافظ ساتھی سفر حضر دا
بے کار شرک دا کیوں مخلوق ذائقہ چکھدی

(۱۴)

صفت نہ کر تکرار خالص جوڑ عقیدہ
شرک دا ہیں بیمار خالص جوڑ عقیدہ

بن رب دے جتھے جتھے بھی جھکیوں محض حقیقی راہ توں چکیوں
بیٹھوں بازی ہار خالص جوڑ عقیدہ
شرک وڈی مردود بیماری اکثر ہن اِس دے آزاری
پڑھ لے استغفار خالص جوڑ عقیدہ
شرک ہے ظلم عظیم کمالے شرک بغاوت رب دے نالے
شرک توں ہٹ ونج یار خالص جوڑ عقیدہ
صفت خدا دی ونڈ نہ ہر تے ٹھہندا نہ سجدہ در در تے
عمر نہ کر بے کار خالص جوڑ عقیدہ
رب بن سجدہ غیر دا کرنا جائز ہیں بتی کے مشرک مرنا
سمجھیں ہیں مردار خالص جوڑ عقیدہ
کہیں مشکل وچ غیر دا سڈنا کر اقرار قرآن توں چھڈنا
الٹی ہے رفتار خالص جوڑ عقیدہ
جو مشکل وچ خود مجبور رہے اُس کیا کرنی مشکل دور ہے
رب نوں سور پکار خالص جوڑ عقیدہ
پیر پیغمبر باہنے رب دے اُس دے حکم نوں ٹال نہ سگدے
فضل او ندا درکار خالص جوڑ عقیدہ
او خالق او مالک ہر دا اُس دے ہتھ نظام دہر دا
ہے غفار ستار خالص جوڑ عقیدہ
پیٹ مچھی دے پالن والا اگ وچ کون سنبھالن والا
نار کرے گلزار خالص جوڑ عقیدہ

سور پکارہے رب نوں مٹا ہندی   نذر نیاز بھی اُس دے ناں دی
اُس نوں ہر اختیار خالص جوڑ عقیدہ

ناداں رب دا کون شریک   ہر نزدیک توں او نزدیک
اِس نوں نت سَدّ مار خالص جوڑ عقیدہ

حاضر ناظر ہور نہ کوئی   ایہا ڈٹ کس توں سکھیوئی
کر کجھ سوچ بچار خالص جوڑ عقیدہ

حاضر ناظر ہر جا اِک ہے   جس دی ہر نوں دم دم سِک ہے
نندروں ہو بیدار خالص جوڑ عقیدہ

بدعتی واعظ مُشرک پیراں   چھیڑیاں آن غلط تقریراں
دین دے ہن غدار خالص جوڑ عقیدہ

بدعتی پیراں پائے ہن رولے   قوم نوں کرکے ٹوٹے ٹوٹے
کھولے ہٹ پسار خالص جوڑ عقیدہ

ہر جا شور فساد تے دنگے   کردے غلط پراپیگنڈے
قوم دا کرن شکار خالص جوڑ عقیدہ

مکتی وقت انوکھا آیا   شرک نوں لوکاں دین بنایا
کر حق دا پرچار خالص جوڑ عقیدہ

صدیقؓ رفیق محمدؐ دا جینوں خلق خدا دی ساہی ہے

دو جگ دی سلطانی جس نوں تے رسولؐ دے در توں ڈِھٹی ہے

جیں تن من دھن قربان کیتا کیوں خلقت نوں بُھل پئی ہے

اوناں اَج وی کول رسولؐ دے وسدا کئی شک دی گال نہ رہی ہے

(۱۵)

کِسے نوں خدا دا نہ سمجھیں شریکِ اوبے مثل ذاتِ اوخداوندی شانِ
ایندا نام ستّار غفّار مُحسن سمجھ اے رحیم ایہو رحمانِ

ایہو ہے مصوّر تے رزاق ہر دا ایہو جھولیاں ہر دیاں خالی بھر دا
ایندے سامنڑیں کون ہے دم جو مارے ایہہ اوذات ہے جس توں ڈر دا جہانِ
اِسے دَر توں منگنا ڈسایا نبیاںؐ ایہو ہر نوں ڈیندا پیا پتر دھیاں
توں منگدا جنہاں توں اے محتاج خود ہن مہربان تیڈا غلط ہے گمانِ
توں ساجد قبر دا شجر دا حجر دا ہے معبود دُلدل تیڈے سارے گھر دا
جتھاں ڈیکھیں پنجہ پنگھوڑا تے جھنڈا اُتھاں وِیچ باہندیں توں اپنا ایمانِ
نویں اے طریقے تینوں کیں سکھائے کیویں شرک بدعت نوں جوڑ و غذائے
اِے سارے طریقے نبیؐ نہیں سکھائے جیہڑے خالی مُلّاں نے کیتے بیانِ
تعجب نہ مسجد اندر پیر پاویں جتھوں ربّ نے روکا اتھاں سر جھکاویں
بھراوا تیڈی ہنڑ رہی اپنی قسمت خدا نوں رنجا کے ہسایو شیطانِ
خدارا نکمیاں روائتاں نوں چھوڑو مسلمانوں قرآن توں منہ نہ موڑو
ایہو دین ہے مشکلاں نال پُلیا جیندوں اج دا بدعتی کریندا ویرانِ

اے تنظیمی کمتّر کینوں دُکھ سناوے
پیا حق اتے لوگ بہتان لاوے
جہالت دے وچ اج مسلمان رل گئے
بچاوے خدا ڈیوے ہر نوں امانِ

---

(۱۶)

رسماں تے رِیتاں سانوں لے کے نی بہہ گیاں

ابنِ خطابؓ دیاں پھر لوڑاں پے گیاں

رب دے رسولؐ دیاں گلاں سانوں بُھلیاں
ڈتیاں امانتاں جو ساڈے ہتھوں رُلیاں
بدعتاں دے زور وچ سُنتاں نی رہ گیاں

رب دی پکار واگوں ہر نوں پکار دے
غیراں وانگوں تُوہے تُوہے اساں سڈ مار دے
آئیتاں مظلوم ہو کے ہنجوں وانگوں وہ گیاں

دَر دَر سجدے مزاراں اُتے کر دے
نذراں نیازاں دے چڑھاوے اساں دھر دے
ایہے گلاں سانوں بھی بے دیناں وانگوں ٹھہ گیاں

کِسے نوں نہ کوئی حق نفع نقصان دا
ایہو حق وکھرا ہے رب رحمان دا
ایہے سانوں کیتیاں نی شرک دوے گیاں

رسم و رواج سانوں کیتا مجبور ہے
رب دے قرآن کنوں تھئے اساں دُور ہے
آساں سبھے ریت دیاں کندھاں وانگوں ڈھے گیاں

رسمی پیراں نے اِس قوم نوں اُجاڑیا
جھوٹیاں روائتاں رنگ دِلاں اُتے چاڑھیا
پچیاں حدیثاں ساڈے دِلاں آتوں لہہ گیاں

مکستو کس نوں سنائیے دُکھ دِل دا
حق دیاں گلاں اُتے جگ سارا کھِلدا
غرضاں جہان دیاں گلے ساڈے پے گیاں



۱۷

یاری رب نال دِلوں دِلوں جوڑ بندیا

لڑ ایڈے لجپال دا نہ چھوڑ بندیا

بندہ رب دے توں کیویں احسان بھلیوں　　پڑھ کلمہ تے کلمے دی شان بھلیوں
راہ بھلیوں تا بیڑا باہسیں بوڑ بندیا
چھڈ رب نوں تئیں بوہے بوہے لایاں یاریاں　　بھلوں رب تے رسولؐ دیاں گلاں پیاریاں
بنا رب دی توحید دا نہ توڑ بندیا
اِسے در اُتوں ہر نوں ہے شان ملیا　　سارے بکھیاریاں نوں اِتھوں دان ملیا
نہیں رب دے خزاناں وچ تھوڑ بندیا
جیہڑا خود بکھیاری اوں توں منگدا ایں توں　　جتھوں ملنڑاں ہے کنڈ کر لنگھدا ایں توں
اوہدے فضلاں دی ہر دم لوڑ بندیا
جتھیں رب دے ہے خیر چنگیائی بندیا　　ساری خلقت لین اِتھوں آئی بندیا
اِسے رب نال رکھیں گٹھ جوڑ بندیا
ایہا رب دے رسول دی کمائی بندیا　　جیہڑی کوڈیاں دے مُل تئیں لٹائی بندیا
پہلے لگے سرائے لکھاں تے کروڑ بندیا
ضدی بنڑ کے توں ضد وچ آویں نہ سجن　　پڑھ رب دا قرآن توں بھلاویں نہ سجن
اِسے ضد نہ پچھانڑاں تیتوں توڑ بندیا
ایہو مکتو مسئلہ پکائی رکھناں　　نالے حق دے یارانہ اساں لائی رکھناں
راہنڑیں حق والیاں دی ریت لوڑ بندیا

۱۸

مذہب دا معیار گانڑاں بجانڑاں
تبلہ سرنگی تے چاول دا کھانڑاں

نہ قرآن سنت دی بدعتی نوں لوڑے　　　انہاں کیتے کافی قوالاں دے ڈوہڑے
ایویں قوم وچ شرک جاگا پرانڑاں

کرن مُلّاں بدعت دا اکثر و پارے　　　محبت دے لاوے تے کھیڈن شکارے
عجب اہلِ حق نے انہاں نوں پچھانڑاں

لگے آکڑ قبراں تے بدعتاں دے میلے　　　کئی مُلّاں مشرک مہتاں دے چیلے
مریداں توں کٹھا کرن آٹا دانڑاں

پئے جاہلاں نوں اے مُلّاں ڈریندے　　　ایہے پیر ہر گل خدا توں منیندے
انہاں دا خدا نال ہے آنا جانڑاں

جہالت دے وچ رنگ بدلا زمانہ　　　ڈیون اہلِ حق نوں بے ادبی دا طعنہ
تنڑیا ہر طرف جھوٹ دا پیٹا تانڑاں

نہ صدیق نے تبلہ سرنگی وجائی　　　نہ دربار تے کائی کنجری نچائی
نہ اج تائیں بتیا اُتھ قوالاں دا گانڑاں

خدارا جہالت نوں ناداں توں چھوڑو　　　تعلق حبیبِ خدا نال جوڑو
ہدایت ہے قرآن سنت دا گانہڑاں

مریداں دے گھر رسمی پیراں دے ڈیرے　　　شریفاں دی عزت لٹیندے لٹیرے
شریراں دے گل وچ شرافت دا بانڑاں

ہے افسوس اجکل مسلمان رُل گئے　　　نبیؐ دی شریعت دے رستے توں بھل گئے
بناوٹ دے کوٹھاں بالآخر ہے ڈھانڑاں

سمجھ اے جہیاں پیر دوزخ دا بِل　　　ولایت دی چادر وچ اُلٹا عمل
کیویں ٹھیک کم تو نے لایا نشانڑاں

(۱۹)

اس شرک وچ لکھاں گھر مردود، ہو کے گل گئے
مسئلہ جیہڑے سمجھ گئے غم آخرت دے ٹل گئے

آدمؑ توں مصطفیٰؐ تائیں آکھا نبیاں ساراں
رب توں سوا کرو نہ غیراں دیاں پکاراں
توحید وچ قدر، ہن ایمان وچ بہاراں
بھئے سرفراز جیہڑے در مصطفیٰؐ دا مل گئے

ہتھ وچ سوا خدا دے گھاٹا نفع نہ کہیندے
پیراں نوں عام جاہل گھڑ گھڑ کے سڈ مریندے
اس بھل دے وچہ ہزاراں ایمان پئے لٹیندے
اس شرک دے چکر وچ چیتے انہاں دے رل گئے

ہن بدنصیب جیہڑے قبراں تے جا کے جھکدے
حق والیاں دے روکے اِس فعل توں نہ رُکدے
تحقیق توں او نسدے قرآن توں او چھپدے
فیصل آباد دے وچ بدعت دے کوٹ جل گئے

لوگو عمرؓ، علیؓ دا ہوندا جے اج زمانہ
کہیں ملک وچ نہ ملدا بدعتاں نوں جا ٹھکانہ
سنّت دے سانچیاں وچ اندازِ مُشرکانہ
کیویں او لوگ پرکھن مارے جیندے عقل گئے

مُشرک کیتے نہ بخشش مُشرک کیتے نہ عزت
مُشرک کیتے خلاصہ روزِ حشر دی ذلت
مُشرک دی نہ شفاعت مُشرک کیتے نہ جنّت
ابدی عذاب دوزخ مُشرک دے پوندے گل گئے

لیکھا ہوسی حشر وچ مُشرک ہونا ذلیل
اس جُرم وچ نہ سُنسی آس دی کوئی اپیل
اپنے اعضا مخالف ہوسن اُتھاں وکیل
قرآن وچ حشر دے ہوئے فیصلے اٹل گئے

توحید دے مقابل اے شرک دی بیماری
کم بخت پیر بدعتی واعظ نے کیتی جاری
اکثر ایہہ قوم جاہل پیراں دی ہے پجاری
غنڈے شریر اپنی تبدیل کر شکل گئے

ایمان بن عمل دا سمجھیں نہ کوئی مُلے
افسوس رسمی واعظ لوکاں نوں لائی بُھلے
خالص بنا عقیدہ وچ شرک دے نہ رُلے
ایمان باجھ مکتو برباد ہو عمل گئے



گل جاہل نوں پہلے غرق تقلیدی آتے اُس عالم دا بیڑا
جیں پڑھ قرآن نہ نہیں کیتا اتھے گوڑ تے سچ دا نکھیڑا

چوڑاں ٹکیاں کیتے برباد کیتو تے جا قوم دا وسدا ویہڑا
مکتو کہیں نوں نہیں بھاندا سچ آکھے جگ تے جیہڑا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بابِ رسالتؐ

(۴۰)

ساڈے رسولؐ جہیا کہیں نوں پیشوا نہ مِلا
جینوں مِلا نہ محمدؐ اوں نوں خدا نہ مِلا

ڈساں میں کیہڑی کیہڑی اس رسولؐ دی شان　　شبِ معراج اے ہویا خدا دا مہمان
کسے رسول نوں اے مرتبہ اُچا نہ مِلا

سبھے کمال اس نوں اے جہیں عطا ہوئے　　اینڈے دیدار دے طالب کل انبیاء ہوئے
او بازی ہار گیا جس نوں مصطفٰے نہ مِلا

اینڈے کرم دیاں جتھے پیاں لاٹاں　　تباہی کفر دی رحمت نے لائیاں برساتاں
گنہگاراں نوں سہارا اس سوا نہ مِلا

اینڈی نظر تھئی بت گر بھی بت شکن بنڑ گئے　　جہان دے چور تے رہزن بھی پر امن بنڑ گئے
غریباں نوں کوئی ایسا صاحبِ سخا نہ مِلا

اے دکھ ونڈیندا یتیماں تے دردمنداں دے　　ہمیشہ آوے ایہو کم خدا دے بنداں دے
کوئی انسانیت نوں ایسا باوفا نہ مِلا

خدا نوں ایسا نہ کوئی بیا پسند آیا　　تھہا کے تاجِ شفاعت قدر بلند آیا
جمیاں نوں بھی کوئی اے جہیاں وڈا نہ مِلا

نبیؐ دے فیض توں صدیقؓ لے گیا ڈھیرے　　اے پہنچا ساراں توں پہلے نہ تھئی زرا دیرے
ابوبکرؓ جہیاں ایں در تے کوئی فدا نہ مِلا

سلام اس تے جیں تاجِ شفاعت پاتڑاں ہے　　عذابِ حشر توں مک تو تیکوں بچاتڑاں ہے
درِ رسولؐ بنا سانوں در بیا نہ مِلا

(۲۱)

نہ پھر آوارہ محمدؐ دے در تے آتاں سہی
لذت جمالِ محمدؐ دی آکے چاتاں سہی

درِ رسولؐ تے کھوٹے بھی ہتی کھرے ویندے
سُکّے شجر بھی نگہ نال تھی ہرے ویندے
قریب آکے ایں رحمت نوں آزماتاں سہی

توں پچھ حلیمہؓ توں بچپن دی داستاں جاکے
فضا بدل گئی بکّے توں جاں ٹُری چاکے
مُدّت دے سُترے نصیباں نوں آجگاتاں سہی

ایندے کرم دیاں کرناں جتھے جتھے پیاں
ہزاراں سالاں دیاں بگڑیاں سنور گیاں
درِ حضور تے دامن توں آکھنڈاتاں سہی

کئی حبشی وِکدے ہوئے صاحب کمال تھئے
کئی اہلِ فارس آکے نبیؐ دی آل تھئے
توں کر کے منتاں غلامی دا تاج پاتاں سہی

ایندی غلامی توں شانِ سکندری صدقے
شبِ معراج ملائک دی سروری صدقے
مقام سِدرہ تے اِک وار اکھ اٹھاتاں سہی

جیہڑے غلام تھئے رب توں شان پا گئے ہن
سند خدا توں او بخشش دی سب لکھا گئے ہن
ازل دا ماریا حاسد حسد ہٹا تاں سہی

توں بے عقل کریں تنظیم دے سدا شکوے
نبیؐ دے دین دے خادم تے ہر گھڑی فتوے
توں بنڑکے کلمتی اِک وار ناں لکھاتاں سہی

۲۲

محمد وانگ دنیا تے کوئی آوے تاں ئیں ویکھاں
عرب دی اجڑی دھرتی نوں چار رنگ لاوے تاں ئیں ویکھاں

پتھر مارن جیہڑے سوہنڑاں دعائیں نال الاوے ٹٹے کنڈیاں اتے پر بد دعا ہر گز نہ فرماوے
کوئی جھل جھل پتھر ول ول کے سمجھاوے تاں ئیں ویکھاں

جہان سارا ہووے دشمن خدا دا دین پہنچاوے دکھا کے معجزے اکثر پیا دشمن نوں شرماوے
کرے انگلی فلک توں چن پیا لہوے تاں ئیں ویکھاں

پڑھاں لکھ لکھ صلاتاں آپ دی سرکار عالی تے ہووے لشکر پیاسا ہتھ رکھے اپنا پیالی تے
کوئی لشکر پیالی نال پلواوے تاں ئیں ویکھاں

ہووے جابر دی جھاتی تیوے سارے غلاماں نوں بلہاوے ٹولیاں کر کر پیا خاصاں تے عاماں نوں
روٹی دودی کھاوے لشکر تے بچ جاوے تاں ئیں ویکھاں

تیوے تن سو اتے تیرہ غلاماں نوں ہزاراں وچ ہتھیں چھڑیاں تے ہیبت اللہ اکبر دے نعراں وچ
اٹھا دست دعا کوئی فتح پاوے تاں ئیں ویکھاں

ایندے ئیں شان توں صدقے ایندے اسلام توں صدقے تھیواں ہر اک ایندے جانباز خاص و عام توں صدقے
کوئی سائیں وانگ ربدا دین پہنچاوے تاں ئیں ویکھاں

ہووے تعظیم والاں دے بلند اقبال اے مستو محمد دی مداحی وچ بسر ہوئی زندگی اکثر
انہاں وانگوں مستی کوئی قوم جگواوے تاں ئیں ویکھاں

(۴۴)

رسولؐ اللہ دے ہر ہر مٹھے انداز توں صدقے
ایندے اسلام توں، انجام توں، آغاز توں صدقے

ڈتی دعوت زمانے نوں عجب اسلام دے ہادی ۔۔۔ کدی مکے دیاں گلیاں کدی طائف دی ہا وادی
ہزاراں دل کُٹا بیٹھے ابندی آواز توں صدقے

کوئی بنڑ کے صدیقؓ آیا کوئی بنڑ کے بلالؓ آیا ۔۔۔ ڈتا عثمانؓ ذی شاں دل نظر تیڈا اجمال آیا
تیڈے فاروقؓ توں صدقے علیؓ شہباز توں صدقے

دِلاں کُٹیاں لکھاں بیساختہ تک کے تیڈی سیرت ۔۔۔ تیڈے دشمن تیڈے اخلاق توں ویکھن کرن حیرت
وچھاویں چادراں دشمن تلے اِس نیاز توں صدقے

تیڈا اخلاق بھی سوہنڑاں بہوں مٹھڑی زباں پیاری ۔۔۔ تیڈے مٹھڑے سخن فرمان توں جندڑی لکھاں واری
تیڈے اخلاق عالی دی بلند پرواز توں صدقے

ہزاراں بت پرستاں توں چھڑائے بت منایا رب ۔۔۔ تیڈی خواہش تھئی پوری تیڈا پورا تھیا مطلب
منالون رب دا ہا مقصود ایسے راز توں صدقے

ستاون لوگ مکے دے تینوں شہراں تے غاراں وچ ۔۔۔ وساون مینہ پتھراں دے اوہی اندھے بازاراں وچ
ڈکھاویں صبر استقلال تیس جانباز توں صدقے

تیڈے بوبکرؓ دی ہر ہر ادا تیڈی رضا کیتے ۔۔۔ وطن چھوڑا لُٹایا گھر فقط نام خدا کیتے
تیڈے شاگردِ اعظم بوبکرؓ ہمراز توں صدقے

محمدؐ دے گھرانے دے فضائل پڑھ سُنا کمتر ۔۔۔ توں تنظیمی مجاہد مَل محمدؐ مصطفٰے دا در
تھیون صاحب سخن تیڈے سخن ممتاز توں صدقے

(۲۴)

شان انوکھی ڈسے عربی جوان دی
فخر کریندی ساری جنس انسان دی

گھر آمنہؓ دے کیویں آیا شاناں والیا بھاگاں والی مائی کیویں جھولی وچ پالیا
ذات نرالی تکنی ہے رب رحمان دی
ملکاں دے مانڑ ترٹے آدمؑ دا لال آیا رب دا حبیبؐ سوہنڑاں صاحب کمال آیا
تانگ لکھاں نوں آہی اسے سلطان دی
کدی اس کیتے رب بھائیں گلزار کرے کدی او چھری دے تلے پورے اقرار کرے
کیتی نگرانی کیویں عائشہؓ دی امان دی
آیا کیہڑے کم کیتے رب نوں سنا ونڑ آیا برباد دھرتی توں جھڑ کے وساون آیا
پہلے سنواری راکھی عربستان دی
اپناں پرائیاں کیتے بنڑ کے حکیم آیا رب ولوں ساڈا سوہنڑاں بنڑ کے کریم آیا
کیتی تقسیم پڑی مٹھڑی زبان دی
مکے والے لوکاں وچوں کتی بنڑ یار گئے اصلوں او مارے گئے جیہڑے بیزار تھے
یاراں نے جلائی شمع اپنے ایمان دی
کئی اتھے وڈے وڈے مارے نی غرور وچ ودھ گھٹ کہندے جیہڑے شان حضورؐ وچ
لعنت چائی انہاں سارے جہان دی
صدقے انہاں توں جاواں جنہاں لائیاں یاریاں اج تائیں روضے وچہ جنہاں اکھاں ٹھاریاں
ریس کرے نہ جنت انہاں دے مکان دی
جیہڑے دلاں دیاں ہویاں توڑوں منظوریاں نی فیضِ رسولؐ کنوں بنڑیاں حضوریاں تی
توڑوں تصدیق ہوئی رب دے قرآن دی
کمتر جگ اتے جے تائیں جیونڑاں ہے سائیں وا مداحی تنظیمی سڈیونڑاں ہے
پھر وے صفائی رکھیں اپنے بیان دی

۴۵

ہو مبارک آمنہؓ مائی اج اوہا رات آئی جیں رات تیڈا لال جمیا

اعلیٰ راتاں وچوں ایہا رات آئی جگ تے محمدؐ دی ذات
جگ ہویا نورو نور تھیا کفر چوروچور ترٹے شاہاں دے غرور
جھڑی رحمت دی رِم جھم لائی تے وسی ہے خدائی
بے کساں عاصیاں دا سہارا رحمۃ العالمین رب دا پیارا
سوہنڑاں خیر البشر جاں تھیا جلوہ گر آ کے مُطلّبؓ دے گھر
چودہ طبقاں تھئی روشنائی تے شان سوائی
آپؐ دا منتظر گھر خدا دا آگیا شافع روزِ جزا دا
او دعائے خلیلؑ سُنی ربّ جلیل اے نورانی قندیل
ربّ مکّے دے اندر جلائی تے ظلمت ہٹائی
ہائی ویران دھرتی کفر دی وسی رحمت تے گئی ہے ستور دی
جاں حبیبِ خدا تھیا جلوہ نما کفر نَس گیا
سوہنڑیں توحید جگ نوں سکھائی اے منت لائی
ڈساں کیا کیا حلیمہؓ دی شانِ جیندے گھر وچ گیا اے جوانِ
کیتا ربّ نے کرم تھئے دُور سب غم رکھا سوہنڑیں جاں قدم
جاں محمدؐ دی بنڑیں ہے دائی ربّ عزت ودھائی
بھاگاں والے جدوں پھیرا پایا اُجڑی دھرتی نوں چار رنگ لایا
کئی کھوٹے کھرے کیتے بھاگاں بھرے پیرا جیں جا دھرے
ساری دھرتی تے رحمت ونڈائی تے قسمت جگائی
اج کلّم میلاد النبیؐ ہے ہر جا تے خوشی ہی خوشی ہے
واسطہ رب نوں پاتوں اسے رات دا ہو بدستِ دعا
توں محمدؐ دے در دا مداحی تنظیم دا سپاہی

---

(۴۶)

جمیا آمنہؓ دا دل جانی خدائی ساری وس پئی آ

کہ جہیں اج دی رات سہانی خدائی ساری وس پئی آ

پہلے گھر عبداللہؓ دے رحمت باران لائی — مدت دی اجڑی دنیا سوہنڑیں کیویں وسائی
رب دا احسان ہویا — روشن جہان ہویا — زندہ ایمان ہویا
تے ہویا کرم رحمانی خدائی ساری وس پئی آ

ظاہر گھر آمنہؓ دے ہو کے یتیم آیا — لیکن سارے جہان دا بنڑ کے کریم آیا
رب توں منا لونڑ والا — اجڑے وسا لونڑ والا — روندے ہسا ونڑ والا
اے مظہر دین ربانی خدائی ساری وس پئی آ

اپناں پرائیاں کیتے بنڑ کے طبیب آیا — مدنی سائیں توڑوں لے کے نسخہ عجیب آیا
جینوں بھی ڈیندا گیا — اپنا بنیندا گیا — کلمہ پڑھیندا گیا
تھئی جاری غذا قرآنی خدائی ساری وس پئی آ

کئی دردے میڑے وسدے اصلوں برباد ہوئے — رومی تے حبشی آکے دوروں آباد ہوئے
توڑے رنگ دا ہا کالا — رتبہ پایا نرالا — گل لاوے کملی والا
ہے دو جگ شان شہانی خدائی ساری وس پئی آ

لکھاں کنعانی عاشق سائیں دے جمال اتے — ہو ہو کے صدقے جاون مطلب دے لال اتے
چہرے توں نکلن لاٹاں — رحمت لایاں برساتاں — پائیاں صدیقؓ جھاتاں
تھئی روشن قوت ایمانی خدائی ساری وس پئی آ

دائی حلیمہؓ دے گھر کیتا سوہنڑیں اجالا — برکت ہی برکت نظرے آیا جاں کملی والا
سائیں دا قدم جاں آیا — مالک نے رنگ لایا — بختاں تے پھیرا پایا
ہوئی مدنی دی فیض رسانی خدائی ساری وس پئی آ

ہووے مبارک بھائیو سیدِ ابرار آیا — سارے نبیاں کیتے بنڑکے سردار آیا
ہر دا امام آیا — نیرِ الانام آیا — لے کے پیغام آیا
پایا سر اتے تاج سلطانی خدائی ساری وس پئی آ
مدنی دی آمد ہوئی کسریٰ دے کنگرے ہلے — شانِ نبوت چمکا شاہاں دے چھپتے رہے
توڑے دشمن جنگ سارا — لایا سائیں حق دا نعرہ — آیا صدیق پیارا
ہے کے جیہیں شان لاثانی خدائی ساری وس پئی آ
ملتو تعظیمی سائیں دے در دا ادنیٰ مداحی — سائیں دی نظر دا صدقہ فضل و کرم الٰہی
ہر جا تے نعمتاں بولے — باطل تے حق نوں کھولے — عاقل سخن نوں تولے
تھئی ہے اللہ دی مہربانی خدائی ساری وس پئی آ

---

(۲۷)

رات معراج دی کیا ذیشانِ شانِ رسولؐ دی حد مک گئی

فرش عرش اُتے مہمانِ شانِ رسولؐ دی حد مک گئی

آحضرت جبریلؑ جگایا — دعوت نامہ عرض سنایا
فخرِ رسل، عرش تے چل
ہو تیار، شاہِ ابرار، ستر ہزار
ملک تیڈے آئے بنڑکے بانہے شانِ رسولؐ دی حد مک گئی
کالی کملی والیا سائیاں — جھڑیاں رب دی رحمت لائیاں
شاہ لجپال، ذی اقبال
سڈیا خدا، جلدی آ، دیر نہ لا
اسے ڈسیا رب دے قرآن شانِ رسولؐ دی حد مک گئی

بَرق بُراق لایا جبریلؑ بن ٹھن چڑھیا قدرِ جلیلؐ
چار، چدھار، عجب بہار
مَلک تمام، پڑھن سلام، سائیں دے غلام
وسدی رحمت دی بارانِ شانِ رسولؐ دی حد ٹک گئی

مسجدِ اقصیٰ پہلی منزل منتظر جتھ سارے مُرسل
بنڑیاں امام، عالی مقام
مقتدی، سارے نبی، عزت وڈی
احمدؐ ساریاں دا سلطان شانِ رسولؐ دی حد ٹک گئی

مَلک فلک دے عرش ٹھہاون الرحمٰن یٰسین سناون
بھالن راہ، شاہاں دا شاہ
کملی ہٹا، مکھڑا ڈکھا، سدراں لہا
پلورے تھیون سب ارمان شانِ رسول دی حد ٹک گئی

رب محبوب دا شان ودھایا ول جا جا دا سیر کرایا
ہر ہر جا، سیر کیتا
سارا فلک، حور و مَلک، ڈیکھ جھلک
حُسنِ رسولؐ توں تھئے قُربان شانِ رسولؐ دی حد ٹک گئی

کئی دوزخ وچ جلدے مَردے کئی جنت وچ موجاں کردے
اِک بنگلہ، اعلےٰ ڈٹھا
سائیں پچھیا، ساتھی ڈسا، عرض کیتا
عمرؓ تیڈے دا خاص مکان شانِ رسولؐ دی حد ٹک گئی

جبرائیلؑ امین سدرہ تے کھڑ گیا اپنا سفر مُکا کے
عرض کرے، ویندے ڈرے
یا سرور، اوکھا سفر، جلدے پَر
ہنڑ توں جانڑ تے رب رحمانِ شانِ رسولؐ دی حد ٹک گئی

اَسّو ہی خود رب نے فرمایا آپ نوں سڈ نزدیک بُلایا
دیدار رب ، ہویا عجب
پرداں سوا ، سائیں نے ڈٹھا ، او جلوہ
نہ ڈسناں جس دی پہچان شانِ رسولؐ دی حد ٹک گئی
ولیا جاں معراج توں سرورؐ گرم ایویں ہا آپؐ دا بستر
کُنڈا ہلدا ، پانی چلدا
اِک پل دیر ، فلکاں دی سیر وقت سویر
اصحاباں نوں کرے بیان شانِ رسولؐ دی حد ٹک گئی
سُن بوجہل مذاق اڑایا ونج صدیقؓ نوں حال سُنایا
ڈسیا صدیقؓ ، سائیں دے رفیق
آکھا حضورؐ ، سچ ہے ضرور ، کر توں شعور
واہ صدیقؓ تیڈا ایمان شانِ رسولؐ دی حد ٹک گئی
اس معراج دی رات دا صدقہ مدنی سائیں دی ذات دا صدقہ
جُرم خطا ، گِھن منوا
موج بحر ، جوش اندر ، اے کمتر
مُشکل کرسی رب آسان شانِ رسولؐ دی حد ٹک گئی

(۲۸)

گھر آمنہؓ دے مِٹھے دِلبر دا تشریف لے آونڑ بسم اللہ
مِٹھے خُلق تے خَلق دیوانی تھئی ایندا خلق وکھاونڑ بسم اللہ

تک حُسن تے کئی پروانے تھئے ایندے خُلق تے کئی دیوانے تھئے
کئی بھجدے آون قدمیں سائیں دے ڈھاون شان اعلٰی پاون
سب توں پہلے صدیق اکبرؓ دا نام لکھاونڑ بسم اللہ

بن ڈھٹیاں کئی سائیں نوں منندے گئے   کئی بھول عمر ساری بھجندے رہے
واہ منظر دا اثر ــ مٹھیاں وچ پتھر ــ پا کے آوے جے کر
کرے نظر تاں کالیاں پتھراں نوں تصدیق کراونڑ بسم اللہ

کدی ذکر اندر بیاں راتاں کٹن   رب نال کدی ملاقاتاں تھیون
موسےؑ آپ ہیں منگے ــ ایں نوں رب سائیں سڈے ــ ایندے رتبے وڈے
حیران کھڑے عرشی فرشی ایندا عزتاں پاونڑ بسم اللہ

پتھراں دے او بت بھن وینداگیا   رب نال بریتاں لویندا گیا
کئی روندے ہسے ــ کئی اجڑے وسے ــ کئی رہ گئے تتے
اس مدت دی اجڑی دھرتی نوں آکے ول رنگ لاونڑ بسم اللہ

ایندا شان بلند بلند تھیا   دروازہ نبوت دا بند تھیا
گل ساری مکی ــ کہیں باقی نبی دی ــ نہ حاجت رہی
اس تاج ختم نبوت نوں سائیں دا ٹھکاونڑ بسم اللہ

جدوں فسق فجور طوفان چڑھا   آیا ختم رسلؐ فخر الانبیاء
عبد اللہ دا چن ــ سلطان زمن ــ مٹھے مدنی موہن
انہاں لات منات پرستاں نوں توحید سکھاونڑ بسم اللہ

کیویں شان بیان کرے کوئی بشر   خود واصف جیندا ہے رب اکبر
شافع روز جزا ــ خاتم الانبیاءؐ ــ شان افضل ڈھیا
اصحاب کرامؓ تے اے مکتوا ایندا دید بھنوا ونڑ بسم اللہ

آئے بے عقل کجھ ہوش سنبھل ذرا ئن انصاف دی گالھ ملے!
جیہنوں اج تائیں دشمن سمجھی پھر دائیں اوتاں منتے ہن سول دے نالے

نہیں آپوں منتے میڈے پیر سمائے اسد اللہ شاہ لجپالے
مکتو جیہڑے گستاخ تھئے گئے نی اپنیاں موڑیاں گالے

(۴۹)

جدوں مکے اندر سوہنڑاں خیر البشرؐ کلمہ توحید جگ نوں سناونڑ لگا
آئے غیظ و غضب وچ سردار سب طیش کُفارِ مکہ توں آونڑ لگا

ازلی کم بخت سائیں نوں آکھن جادوگر
پا کے تاج صداقت آیا بوبکرؓ
کلمہ توحید سُن کے پچا نہ سکے
رہ کے مکے اندر دِل رنگا نہ سکے
کردے دل ول نثار ے محمدؐ دے سُن
معجزاں توں سوا بیٹھا صدیقؓ من
وچ تکبر دے مردود مُردار تھئے
دین حق ہویا غالب آخر ہار گئے
حق دی آمد تھئی ظلم ہویا ختم
شاناں والے نبیؐ رکھا جیں جا قدم
زور کمزور ظلمت دا ہوونڑ لگا
خوش نصیباں دے دِل مدنیؐ دھوونڑ لگا
رحمتہ العالمینؐ دا کُھلا جاں لنگر
اے جہیاں مصطفےٰؐ دی نظر دا اثر
لے کے اَلحَمد توں توڑ وَالنَّاس تائیں
جیندے کیتے نبیؐ توں منگائے ربّ دُعائیں
سائیں دے یاراں دی صفت و ثناء
صدقہ محبوبؐ دا رب انعام اے ڈِتا

موج کم بختی وچ حق نہ آوے نظر
بحرِ رحمت اندر ٹُبیاں لاونڑ لگا
بُت پرستی توں نظراں ہٹا نہ سکے
قرنیؓ گھر بیٹھے اے لذتاں چاونڑ لگا
معجزے تک کے سائیں دے بنڑیں نہ سجن
یار دے رتے صدمے نبھاونڑ لگا
سائیں دے مارن کیتے سارے تیار تھئے
جھنڈا اسلام دا لہراونڑ لگا
بے کساں تے غریباں دے تھئے دور غم
موج وچ بحر رحمت دا آونڑ لگا
بوجہل ہو کے شرمندہ رووونڑ لگا
یار ہر اپنے دِل نوں رنگاونڑ لگا
جھولیاں بھر لکھاں ذیقدر گئے نیں تر
تاج بخشش دے رب سائیں پواونڑ لگا
سائیں دے یاراں دیاں ہر جا کرے رب ثنائیں
شکیاں دے خدا شک مٹاونڑ لگا
کر سدا بنڑ کے ساری عمر یار تعظیم دا
نعتاں کمتر سوائیاں بناونڑ لگا

(۴۰)

محمدؐ مصطفےٰؐ عربی سجن دی گال کیا پچھدیں
حبیبؐ کبریا شاہِ زمن دی گال کیا پچھدیں

او جھولی بخت ور جس توں لگا پہلے پہل آ رنگ — ڈٹھا رخسار جاں مائی آمنہؓ یک لخت ہوئی دنگ
بھلا بزم محبیناں وچ محسن دی گال کیا پچھدیں

اے دُرِّ اکمل تھیا جلوہ نما مُطلب دے گھر جس دم — گئے ظلمت دے پردے کھل گیا تبدیل ہو عالم
مُحوّت دے ستاراں وچ ایں چن دی گال کیا پچھدیں

یکا یک آمنہؓ دے گھر جاں رحمت نے لائیاں جھڑیاں — زیارت واسطے حوراں بہشتی سکدیاں کھڑیاں
اجازت گھن پیاں آون لگن دی گال کیا پچھدیں

حلیمہؓ سعدیہ دے بخت جاگے بخت ور ہوئی — بچے دے واسطے داخل جاں او مکے شہر ہوئی
نہ باقی بال ہا کوئی کٹھن دی گال کیا پچھدیں

یتیمِ مکہ دی طالب حلیمہؓ سعدیہ آئی — خدا محبوبؐ اپنے دی مقرر کر ڈتی دائی
حلیمہؓ چا کے دِل ٹھارے موہن دی گال کیا پچھدیں

ایں رحمت توں موثر تھئی حلیمہؓ بخت وند ہوئی — او ہر حالت دے وچ جاں دِن بدِن جگ توں بلند ہوئی
غریبی کٹ گئی پھر مال ودھن دی گال کیا پچھدیں

محمدؐ مصطفےٰؐ دے فیض دا اصحابؓ ڈسدے پھل — جنہاں نوں اج تائیں روضے دے وچ مدنی چا لایا گل
ابوبکرؓ و عمرؓ دی جا دفن دی گال کیا پچھدیں

خدا ڈیوے نظر جے کر تکیں قرآن دے اندر — صدیقؓ اکبر دی جھولی وچ سُتا جاں رکھ محمدؐ سر
تسلیاں رب ڈیوے جائے امن دی گال کیا پچھدیں

امیر عثمانؓ ذی النورین دے رُتبے ڈساں کیا کیا — نبیؐ دا ویر ساڈا پیر حیدرؓ لافتیٰ ڈسدا
گئے دشمن بھی من خیبر شکن دی گال کیا پچھدیں

سدا تنظیم دا مولا جہاں تے بول بالا ہو — قلم کمتر دی ہو پُر سوز ہر ہر سخن اعلےٰ ہو
صداقت وچ ایں تنظیمی چمن دی گال کیا پچھدیں

(۳۱)

آیا سوہنڑاں نبیؐ وڈشانہ جبیبؐ ربانہ تے ربدے قرآن اتے گل مک گئی

کھلا مکے اندر میخانہ ہے جانڑواں زمانہ تے رب دے قرآن اُتے گل مک گئی

سوہنڑیں اللہ دے گھر نوں وسایا ۔ آکے پیغام حق دا سنایا
پہلے کعبہ ہا ویران ــــ جدوں آیا اے جوان ــــ وَدھی بیت اللہ دی شان
ایہو پہلے آیا بُت خانہ ، جانڑواں زمانہ ۔ تے رب قرآن اُتے گل مک گئی

ہر پاسے مچیا شور شر ہا ۔ پورے جوبن تے زورِ کفر ہا
چودھیا آمنہؓ دا چن ــــ ہویا جلوہ فگن ــــ سنڑاں فخرِ زمن
آیا دھرتی تے موسم سہانہ ، ہے جانڑواں زمانہ تے رب دے قرآن اُتے گل مک گئی

آیا ذیشان حق دا پیامی ۔ جیندی ڈیندے فرشتے سلامی
پیارے رب دے رسولؐ ــــ اتھے کھولیا سکول ــــ ڈسا دین دا اصول
آیا صدیقؓ ہو کے پروانہ ، سکول ہا شہانہ تے رب دے قرآن اُتے گل مک گئی

جینوں چُن چُن کے ربّ سائیں بھجیندا ۔ جام بھر بھر محمدؐ پلیندا
ے صدیقؓ سچیار ــــ سوہنڑاں آیا پہلی وار ــــ چڑھا عشق دا خمار
ڈِتا ساقی نے بھر پیمانہ ، اے تھیا مستانہ تے رب دے قرآن اُتے گل مک گئی

آیا آیا او ابنِ خطابؓ ۔ جینوں اللہ توں منگیا جناب
کیتا ربّ نے پسند ــــ آیا قدر بلند ــــ چڑھی دین دی کمند
آیا ہو کے محمدؐ دا بانہہ ، ہا دشمنی بہانہ تے رب دے قرآن اُتے گل مک گئی

بنا سالار فوجِ نبیؐ دا ۔ بھیجا ہویا اے ذاتِ ربی دا
ہنڑ توں ہی ڈسانہ ہا ربّ نوں پتہ ــــ ایندے ایمان دا
ہے گذارش میڈی عاجزانہ ، او بھائی نادانؔ تے رب دے قرآن اُتے گل مک گئی

ایہندا خالق ہویا ذمہ وارے　　پیا روضے اندر جھلکاں مارے
جیتھے وَسے رحمت ـــ پیا چینیندا ہے لذّت ـــ ڈِتی رب نے عزت
ایہو مالک ڈِتا عوضانہ ،عجب آستانہ تے رب دے قرآن اُتّے گل مُک گئی

میر عثمانؓ سائیں دا داماد　　کرو بیعتِ رضوان کے یاد
سائیں لئی ہے بیعت ـــ عثمانؓ دی حجت ـــ ہے قرآن دی آیت
ضد چھوڑ دے او مسلمانہ ،او میرا مہربانہ تے رب دے قرآن اُتّے گل مُک گئی

ساڈا سوہنڑاں علیؓ باصفا ہے　　جس روضے دے اندر سمائے
تیڈا مُکا تکرار ـــ سوہنڑاں حیدر کرارؓ ـــ تھیا آپ ذمہ وار
ذمّے حیدر رہے یاد فنانہ ،ہے سچا اے فسانہ تے رب دے قرآن اُتّے گل مُک گئی

ساڈی تنظیم دا کنٹرو ولے　　کوئی ناجائز نظمیاں نہ بولے
اساں رب دے قرآن ـــ وچوں کیتا ہے بیان ـــ توں بھی حق نوں پہچان
کم تنظیم دا سمجھانا ،تفرقہ مٹانا تے رب دے قرآن اُتّے گل مُک گئی

ایہو مکّہ نبیؐ دا مدحے　　اصحاباںؓ دے در دا ثنائے
ڈِسے سوڑی قبر ـــ نالے ربّ دا ہے ڈر ـــ بہوں دُور ہے سفر
پر نظرے سخی اے گھرانہ ،حسین دا اے نانا تے رب دے قرآن اُتّے گل مُک گئی

۳۲

محبوب کُل سائیں ختمِ رُسلؐ جتھوں لنگھدا گیا رنگ لیندا گیا
عبداللہ دا چن ڈِکھیاں دا سجن کیویں توحید نوں ورتیندا گیا

اِس رحمت جاں مکے تے لائی جھڑی　　چھل پہلے آگھر آمنہؓ دے چڑھی
کے جہیاں پر ضیا ، ہے رُخِ مصطفٰے ، حسیناں دے حُسن بھلویندا گیا
ڈِتا سرکار تے آکے حق دا پیام　　کوہِ فاران تے چڑھ کے خیرالانام
لَآ اِلٰہَ دی مُچھری ، جس دے دِل تے پھری ، پتھراں دے خدا بھنویندا گیا

کئی آکھن محمدؐ ڈسے جا دوگر کئی آکھن اے سوہنڑاں ہے رحمت دا در
جنہاں منیا گئے تر، سُتے روضے اندر، کیویں صدیقؓ عزتاں پیندا گیا
سُن فیضِ محمدؐ دیاں گلاں عجب لایاں رحمتِ رحمان چھلاں عجب
لائیاں ٹبیاں صدیقؓ جیہوں ول ول عتیق، سوہنڑاں مدنیؐ موہن فرمیندا گیا
کیویں آمد ایں سوہنڑیں عمرؓ دی تھئی ہوندی کمزور طاقت کُفر دی گئی
ہتھیں چاکے خنجر، سوہنڑاں حضرت عمرؓ، نعرہ اللہ دے ناں دے لویندا گیا
شان عثمانؓ دی کیا سناواں بھلا دیداں قرآن دے وچ لواواں بھلا
ڈسے ایندا قدر، چھوٹی پارے اندر، تینوں ذاکر بھُلیندا بھُلیندا گیا
سوہنڑاں پیارا علیؓ شیر یزداں ہے نامور مصطفےٰؐ دا پہلوان ہے
تھئے دشمن فی النار، سوہنڑاں حیدرِ کرار، وار تلوار دا جاں کریندا گیا
شان مدنیؐ دے یاراں دی سُن تاں سہی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ بھلا نہ بھئی
اے مصدّق رسولؐ، رب دے مقبول، ربّ انعام وَل وَل ہے ڈیندا گیا
کیتا تنظیم تے حق دا پرچار ہے جیندی تقریر وچ خُلق تے پیار ہے
نت شام وسحر الویں ہر ہر شہر وچ کمترو فقیر سمجھیندا گیا

(۴۳)

ئل محمدؐ دا در کر حشر دا نہ ڈر چنتا لا نہ
مومناں دھکڑے در در تے کھا نہ

بعد رب دے اے محبوبِ کُل فخرِ کونین ختم رُسُلؐ
عرشیاں دا نبیؐ، فرشیاں دا نبیؐ، پر خُدا نہ
اے ہے عابد او معبود پیارا اے ہے ساجد او مسجود نیارا
گل ایہا گِھن پکا، مومناں جا جا سر جھکا نہ
ہے بشر پر بشر ہے نرالا رب دی ساری خدائی توں اعلےٰ
ربّ نے قُل اِنَّمَا، تا لے یُوحیٰ ڈسا، توں بھُلا نہ

نوریاں دی اتھاں کیا مجال اے ڈیکھ سدرہ تے سائیں دا جمال اے
رُکیا رُوح الامین، رحمتہؐ للعالمین، اُتھ رُکا نہ

نوری حیران تک کے بشر نوں ہوندے ٹکڑے ڈٹھا جاں قمر نوں
بھانویں جن تے نظر پڑھدے کلمے پتھر، کر گلا نہ

جیں بشر نوں ڈٹھا بُغض نال اے اُس تے لعنت کیتی ذوالجلال اے
کیڈا مقبول ہا، اصلوں وانجا گیا، حق سنجھانہ

کیتی تعظیم جیہڑاں بشر دی کیا ڈساواں انہاں دے قدر دی
رب دے نزدیک تھئے، او مقرب رہے، کجھ گھٹا نہ

ضد اندر بیتی عمراں ہے ساری مکتوا رات ہونڑیں اندھاری
او اندھیری قبر، خاص اپنڑے گھر، جتھ ڈیوا نہ

---

(۳۴)

عجب گھر آمنہؓ دے مصطفےٰ خیرالوریٰ آیا
شفیع دو جہاں آیا امامُ الانبیاءؑ آیا

جیندی آمد دیاں مکے شہر وچ انتظاراں ہن
جیندے قدماں اُتے لاہ تاج رکھنڑیں تاجداراں ہن
انوکھا انقلاب آیا خدا دی گل خدائی تے
گواہ برگ و شجر شمس و قمر اس دی سچائی تے
مبارک ہو چلو مطلب دے گھر خوشیاں مناون سب
گنہگارو چلو جلدی چلو بگڑی بناون سب
خدا دے گھر خدا دے گھر دا آخر پاسباں آیا
خدا دا خاص بندہ بن کے استادِ جہاں آیا

جیندے رخسار دے جلواں کیتے سکدے ہزاراں ہن
او سلطانِ جہاں آیا حبیبِ کبریا آیا
تھیا روشن جہان سارا ایندی جلوہ نمائی تے
خدا دے گھر عجب توحید دا نغمہ سرا آیا
ثنا خوانو چلو میلاد دے نغمے سناون سب
محمدؐ مصطفےٰ بے آسراں دا آسرا آیا
جہاں والو جہاں تے اج ہدایت دا سماں آیا
محمدؐ بے مثل انسان بن کے رہنما آیا

محمدؐ مصطفےٰ صَلِّ علیٰ دا جاں ظہور ہویا
ایندے اخلاق دا صدقہ زمانہ باشعور ہویا

ایندے نورِ ہدایت توں جہاں سارا ہی نور ہویا
سبھی صفتاں دا مالک مُصطفےٰ صَلِّ علیٰ آیا

صداقت وچ شرافت وچ دیانت وچ ایہو یکتا
لیاقت وچ عبادت وچ امامت وچ ایہو یکتا

امانت وچ ایہں سوہنڑاں رفاقت وچ ایہو یکتا
صدیقؓ آکھے میڈے دلبر محمدؐ باوفا آیا

حلیمہؓ سعدیہ اُٹھ چل تیڈے ہن بھاگ جاگے اج
اے ہے بچپال لج پرور پلینڑدا گل پیاں دی لج

تینوں رحمت سڈیندی پئی نہ ہرگز دیر کر بھج بھج
تیڈے پکھڑے حلیمہؓ شہنشاہِ ارض وسما آیا

نبی سلطان لکھاں ویران گھر آباد تئیں کیتے
لکھاں روندان تے رُڑداں دے بھلا دل شاد تئیں کیتے

غلامی دے زنجیراں توں لکھاں آزاد تئیں کیتے
بلالؓ آکھے ساڈی زندگی دا مُدعا آیا

الٰہی ایں سوالی ہاں اتھوں کیویں ولاں خالی
تمنا گنبدِ خضرا دی دیکھاں میں ہری جالی
میت
تیاوچ جلاں مکتو تے تئیں نظرِ کرم بھالی
سجن کہسن او تعظیمی ثنا خوانِ مُصطفےٰؐ آیا

۴۵

کرن دشمن بھی تعریفاں لیاقت اے جہیں ہووے
پیغمبر مقتدی ہوون امامت اے جہیں ہووے

کٹن راتاں مُصلّے تے کھڑو تیں پیر سُج ویندے
نہ اتنا جاگ ربّ آکھے عبادت اے جہیں ہووے

جیہڑے گنڈے سٹن محسن ہووے اُلٹا انہاں کیتے
دُعائیں نال الواوے شرافت اے جہیں ہووے

پچولے وچ بھانہیں بلدی پرانا بوریا بستر
گداگر گھن ونجن شاہیاں سخاوت اے جہیں ہووے

اشاراں نال چن لہوے بھلے طائف دے وچ پتھر
نہ ڈیندا بددعا کہیں نوں اے رحمت اے جہیں ہووے

محمدؐ اپنے ہوندے کر ڈیوے وارث مُصلّے دا
علیؓ جہیں مقتدی ہوون خلافت اے جہیں ہووے

صحابہؓ توں جیہڑا اوّل رہیا اوّل سُتا اوّل
اُٹھیسی نال اوّل وے رفاقت اے جہیں ہووے

خلیفہ خود ڈیوے پہرے ودا چائے حال پُچھیاندے
بھرے بیوہ دے ونج پانی دیانت اے جہیں ہووے

شہنشاہ کپڑے کنیدے مگر پیوند گُرتے تے
اُٹھاوے بوجھ خود سر تے عدالت اے جہیں ہووے

جیہڑا طاقت دے ہوندے بھی کرے نہ جنگ مدینے وچ — ذبح پڑھدے قرآن ہووے شہادت اے جیہیں ہووے
گلی روٹی جیہڑا کھا کے اڈا دے کوٹ خیبر دا — کٹے مرحب جیہیاں دے سر شجاعت اے جیہیں ہووے
تیڈے رحم وکرم تے دید رکھدا پُر خطا کمتر — شفاعت چا کریں اس (جیہا) تے رعایت لے جیہیں ہووے

نہ کھولیں عیباں دے دفتر

(۳۴۶)

جاگے جگدے کرم آیا شاہِ اُمم اپنی رحمت نوں جگ تے ونڈائی گیا
مٹے ہر کہیں دے غم ٹلے رنج والم رستہ جنت دا ہر کہیں نوں لائی گیا

شاناں اے جیہیاں ڈے کے خدا بھیجیا فرش تے عرش والے بھی حیران ہن
شان انسانیت ہے حقیقت جیندی پر قدر در اُتے نوری دربان ہن
نور دی انتہا — آپ دی ابتدا — سِدرۃ المنتہیٰ
اُتھاں نوری نوں ڈر جل ونجن ہتاں پر جتھوں کملی والا جوڑے پائی گیا
عرش تے جا کھڑا فرش دا جو مکیں رحمۃ للعالمین راحت العاشقیں
حُسن دی انتہا اتھ نہیں کیندی جا حسن والا کوئی دید چیندا نہیں
خود خدا میزباں — کیا بشر دا مکاں — نوری رہ گئے پچھاں
فرق نور و بشر تے ذرا غور کر، آپ اپنی حقیقت ڈسائی گیا
ڈتی انسانیت دی ایں تعلیم ہے کیتی رحمت زمانے تے تقسیم ہے
بُت پرستاں کنوں حق پرستی تھئی جوڑی اللہ والاں دی تنظیم ہے
مرحبا سیدا — فیض دا انتہا — دُھم پئی جا بجا
اُس تے رحمت تھئی تھی ہدایت گئی جیں نوں تاج اتباع دا پوائی گیا
شرک دی چِھل دے وچ بُڈے بیڑے ڈسن لڑھدی مخلوق پئی چلدا چارہ نہیں
بدنصیباں دے گھر کر ڈتے شرک بر بدبختاں نوں ملدا سہارا نہیں
سائیں سگئے جیں نوں مل — او رنگا بیٹھا دل — نہ لگی ذرا ڈِھل
نام ابوبکرؓ ملیا پہلا نمبر تاج سر تے صداقت دا پائی گیا

اے جیہاں سنگ صدیقؓ نوں مل گیا جس دے ملیاں ہدایت دا راہ مل گیا
القصہ مختصر اے تھیا ذیقدر مصطفےٰ مل گیا خود خدا مل گیا

سائیں جو لجپال ہے ـــ غم ڈتے ٹال ہے ـــ لے چلا نال ہے
کیڈا صاحب وفا ہے حبیبِ خدا روضے وچ رتے اپنے سمائی گیا

کون صدیقؓ دے نال ریساں کرے جینوں شانِ امامت ڈِتا مصطفیٰ
صفاں بنھ کے کھڑے یار دے یار ہن صف دے وچ ہویا شامل علیؓ مرتضیٰ

سب صحابہؓ نبیؐ ـــ سِر کھڑے مقتدی ـــ کیڈی عزت وڈی
فیصلے کر گیا خود حبیبِ خدا تصدیقاں علیؓ نوں کرائی گیا

ہے خلافت بلا فصل صدیقؓ دی گوڑا اج تائیں البیندا اکھڑا گوڑ ہے
گوڑ مارے کھڑا روز بانگاں دے وچ روز گوڑاں دے مُنہ وچ پیئی دھوڑ ہے

شک کرے کوئی گر ـــ طبری دے اندر ـــ ہے خبر معتبر
پیارا خیبر شکن سوہنڑاں شاہِ زمن دستِ صدیقؓ تے ہتھ ٹکائی گیا

جس نوں کمتو ہدایت ہووے توڑدی سُن کے صدیقؓ دی شان بھڑدا رہے
ٹولہ ابنِ سبا دا صحابہؓ دا ناں سُن کے سڑدا رہے آہیں بھردا رہے

ابوبکرؓ و عمرؓ ـــ عثمانؓ و حیدرؓ ـــ چارے ہن ذیقدر
آپؐ دے جانشیں سارے صاحب یقیں خود محمدؐ جہاں نوں پڑھائی گیا

(۳۷)

مُطّلِبؓ دے گھر نبیؐ دی تشریف آوری ہے
ہونڑاں جیندے طفیلوں کل مجرماں بری ہے

محبوب مرسلاںؑ دا مقصود دو جہاں دا شافعِ حشر دا ماویٰ ملجا ہے بیکساں دا
سرور دے سر تے سجا کیا تاجِ سروری ہے

ارضی دی آسمانی جا جا کرن غلامی مخدوم دو سرا دے دربان ڈسن تمامی
رحمت دا سر تے سہرا نازاں پیمبری ہے

نورِ نبیؐ نے کیتا ہر گھر دے وچ اُجالا انسانیت نوں آخر انساں مِلا مِرا لا
جس دی نظرِ کرم توں کھوٹی تھئی کھری اے

اس در دا بنڑ گداگر جے لوڑ ہے جنت دی کسریٰ دا تاج بھی نہیں قیمت جیندی عزت دی
خوش بخت نال تیڈے کرے کون ہمسری ہے

راجاں تے تاجاں والے ہن ہیچ سب ڈیسندے سارے مُلک فلک دے دربان پئے سڈیندے
جس دی گداگری توں قرباں سکندری ہے

او خوش نصیب جیہڑے ہر دم رہے سمالے سُتیاں بھی دور نہ تھئے ہن مصطفٰےؐ دے ٹالے
جیندے حصے نبیؐ دی رب بخشی دلبری اے

بے آسراں دا بنڑسی روزِ حشر سہارا بے صاحبِ شفاعت محبوب رب دا پیارا
جینوں خدا نے بخشی اے شان اکبری ہے

کمتر توں منگ دعائیں اپنا بنا وے سائیں اس دی نظر دا صدقہ ٹلسن سبھے بلائیں
منظور، مو حشر وچ کمتر دی کمتری ہے

---

(۴۸)

آیا پچھے سارے پہلیاں توں شان وکھرا

تینوں ڈتیاں رسولاںؑ نے سلامیاں نوری پتھے کتھے کرن غلامیاں
ہر اک دربان وکھرا

پہلے پہلے آمنہؓ دی جھولی نوں وسایا ہے دائیاں وچوں سعدیہ حلیمہؓ تینوں چایا ہے
لگا رنگ کیویں ڈاچی کمزور نوں ڈاچی کوئی بھی نہ ملی ایندی ٹور نوں
جاں مِلا ساربان وکھرا

رنگا کیویں دوروں آکے حبشی بلالؓ ہے دولتِ ایمان کنوں تھیا مالا مال ہے
توڑیں جتنا اُمیہ نے ستایا ہے ایں نوں اگ دے انگاراں تے لٹایا ہے
ہا جذبۂ ایمان وکھرا

بُتاں دے پجاریاں نوں رب منوایا ہے
شرک دے بُڈاں نوں کیویں کندھی لایا ہے
ہتھیں چائی لَآ اِلٰہَ دی تلوار ہے
کیتا اِلَّا اللہ دا کیویں پرچار ہے
حضورؐ دا اعلان وکھرا

روندیاں یتیماں نوں جولاویں سینے نال توں
خُلقِ عظیمی وچ سوہنڑاں بے مثال توں
تیں غلامی دے زنجیراں نوں ہے کٹیا
شاہ زوراں دا ہے زور تروڑ سٹیا
اے ہاشمی جوان وکھرا

بنڑ اُستاد آیوں ہر خاص و عام دا
فرق ڈسایا تیں حلال تے حرام دا
جنہاں منیاں او بنڑ بیٹھے یار ہن تے
گئے باقی بچی زندگی سنوار ہن
سائیں دا بیان وکھرا

پہلے پہلے منیا جیں بنڑیا صدیقؓ ہے
غار تے مزار وچ یار دا رفیق ہے
کل اُمتاں توں اُچا اقبال ہے
ایہو اِکٹھے اُٹھے مدنی دے نال ہے
مولا نے کیتا دان وکھرا

کئی بھلے بھل گئے ضد وچ مارے ہن
سمجھے نہ رب دے قرآن دے اشارے ہن
ڈوہنگڑاں نعراں تے انہاں دا مدار ہے
نہیں مکتو حق نال پیار ہے
ایں بھنگی دا جہان وکھرا

---

(۳۹)

ساریاں رسولاں وچوں آمنہؓ دے چن دا چھتے کِتھے ڈسے لسکار وکھرا
اللہ اللہ کیہڈی اُچی شان ہے حضورؐ دی جس نال رب دا ہے پیار وکھرا

پہلے پہلے آمنہؓ دی جھولی نورو نور تھئی
دائیاں وچوں سعدیہ حلیمہؓ مسرور تھئی
جس نوں اے جلوے جمال دے نصیب تھئے اکھیاں تے ڈٹھا رخسار وکھرا

انگلی ہلا وے لہوے چن آسمان دا
رب ولوں ملا پیا رامعجزہ قرآن دا
پتھراں حضورؐ دیاں ڈٹیاں گواہیاں بن ساوے حقے آیا لجرار وکھرا

گیا آسماناں اُتے صاحب مکان ہے
رب کنیں رب دے حبیب پائی شان ہے
ستر ہزار دی قطار وچ سجدا نوریاں توں جس دا وقار وکھرا

جنہاں جنہاں راہاں اتے پیندا گیا پھیرا ہے — گیا گمراہی والا مٹدا اندھیرا ہے
لگے جس مٹی اُتے قدم حضورؐ دے خوشبو دا آوے جبکار وکھرا

جھٹے جھٹے لگا پیارے لباں دا لعاب ہے — اُٹھوں اُٹھوں پیڑ گئی ہٹدی شتاب ہے
اکھ ہا علیؓ دی کھری غار دے رفیقؓ دی ملیا اوہاں نوں دِلدار وکھرا

فدک دی رَٹ لگی جنہاں دی زبان تے — انہاں دا یقین نہیں پورا ایس قرآن تے
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ مدنی دے یار سن انہاں توں نہ حیدرؓ کرار وکھرا

جس نوں حضورؐ تے مصلے تے کھڑایا ہے — اُس کیویں فاطمہؓ بتول نوں رنجایا ہے
حیدر کرار پچھوں پڑھیاں نمازاں سن بھنگیاں نے چھیڑیا تکرار وکھرا

لکھ واری جند قربان انہاں ساراں توں — رب دے رسول تے رسول دیاں پیاراں توں
مستور رب تینوں بخشیا جہان وچ شاعری دا فن کردار وکھرا

---

(۴۰)

ٹھنڈی چاندنی جاں آمنہؓ دے چن دی زمانہ حیران ہو گیا
پُرنور تھیاں مکے دیاں گلیاں جاں حق دا اعلان ہو گیا

کیتی گھر گھر چن روشنائی ہے — وسی جس دے طفیلوں اے خدائی ہے
غم ٹلے بجھیاں تسیاں یتیماں دے خوش ہر انسان ہو گیا

سارے مکے وچ مچ ہل چل گئی — گل حق والی ہولے ہولے ہل گئی
سُتی آنڑ کے جنہاں نے نیڑے ہو کے نصیب ایمان ہو گیا

گلاں سُن سُن جنہاں نے پکا لیاں — دِل دِل اکھیں اکھیں وچ پا لیاں
انہاں واسطے جنت تیار ہے اور راضی رحمان ہو گیا

ایہو رکھے بے وسیلاں نال پیار ہے — جیہدا کوئی نہیں اس دا اے یار ہے
اِسے عاصیاں نوں سینے نال لاونڑاں اے رب ولوں دان ہو گیا

کئی تک تک بازیاں نبیؐ ہار گئے　　کئی بن ڈٹھیاں دے بن یار گئے
کیویں قرنیؓ چائیاں نی چساں پیار دیاں اے دلوں قربان ہو گیا
ایندی خلق عظیمے دلاں موہ لیاں　　دلاں میلیاں قرآن پڑھ دھولیاں
ڈیونے اتباع دے نسخے جہاں نوں اے توڑوں احسان ہو گیا
اتھاں نوریاں دی اتھے کیا مجال ہے　　ڈتے مدنی نوں رب جو کمال ہے
ودھی نوریاں توں شان انسان دی گواہ قرآن ہو گیا
کمتی نوری ملک آپ دے غلام ہن　　نت پڑھدے حضورؐ تے سلام ہن
ڈٹھا نوریاں بشر دے جاں تاج نوں ہر اک دربان ہو گیا

---

(۱۴)

چناں تیڈی چاندنی وار ہا سوار دا

ہر پاسے چاندن ہو یا تیڈے لسکار دا

آمنہؓ دے چن کولوں چن شرما وندا　　اک اک دید ولوں واری واری جاوندا
جلوہ نہ سہندا ایندے اک مسکار دا
خوشیاں مناؤ لوگو بھاگاں والی رات آئی　　آمنہؓ دی جھولی وچ جگ دی برات آئی
دکھیاں دے دکھ ٹلے موسم آیا پیار دا
کیویں نورو نور ہو یاں مکے دیاں گلیاں نی　　ہاشمی یتیم دیاں لگیاں جاں تلیاں نی
مل کیں توں پائے نہ سکے اک مسکار دا
واری واری جاوے چند مکے دے یتیم توں　　مٹھڑی زبان والے دلاں دے حکیم توں
رنگے گئے او جنہاں لے در ملا سرکار دا
رت او سہانی آئی موسم بہار دی　　جنہاں دلوں شوق رکھی یار دے دیدار دی
رب نے رلایا سنگ غار تے مزار دا

جنہاں دل نال ویکھیا رب دے حبیب نوں　　رب نے بلند کیتا انہاں دے نصیب نوں
شاہاں اُتے رعب ہویا انہاں دے وقار دا
رُتبے انوکھے ملے آمنہؓ دے لال نوں　　اپنا پرایاں منیا صاحب کمال نوں
بازاں نوں منافع ملا پیار دے وپار دا
کملتو عاصیاں تے رب احسان کیتا　　وکھرا انعام ساں تے رب رحمان کیتا
اُمتی بنایا سانوں ایڈے لجپال دا

---

(۴۲)

جگ سارے دا محبوب مدنی مٹھا ساری دھرتی تے رحمت ونڈیندا گیا
جیہڑے آندے گئے نیڑے باہندے گئے سینے لا کے محمدؐ رنگیندا گیا

شب معراج کے جہیں امامت ملی　　ہوئے کل انبیاء آپؐ دے مقتدی
شان سارے نبیاں کنوں ودھ گئی مرتبے رب محمدؐ نوں ڈیندا گیا
بعد اس دے نبی کوئی آنڑاں نہیں　　شان ساڈے نبیؐ وانگ پانڑاں نہیں
بوہا بند ہے نبوت دا لہنڑاں نہیں ہر کذاب زور آزمیندا گیا
شاناں ساراں دی تقسیم رب کر ڈتی　　گل ساری محمدؐ اُتے آمکی
ایں توں ودھ سکے نہ آیا نہ آنڑاں کدی ایویں قرآن ربلا ڈسیندا گیا
کوئی فارس توں آکے تھیا ذیقدر　　کیویں رومیؓ تے رحمت دی بھالی نظر
کیویں حبشیؓ اُتے عشق کیتا اثر ماراں کھا کے بھی کلمہ پکیندا گیا
کوئی صدیقؓ بنیا صداقت دے وچ　　کوئی فاروقؓ بنیا عدالت دے وچ
کوئی صاحب حیاؓ دا سخاوت دے وچ کوئی خیبر دے در نوں پٹیندا گیا
نال مدنی دے جو لا گئے یاریاں　　شاناں رب توں او بے پا گئے ساریاں
وچ روضے دے مانڑن پئے دلداریاں لا جاں لگیاں دیاں سائیں نبھیندا گیا

اوہے خوش بخت ہو سائیں دا در مل گئے   سنگ سُتیاں بھی دلبر دے ہن رل گئے
وعدے لگیاں دے ممتنؔ کیویں پل گئے رتے شنین دے رب ودھیندا گیا

۴۳

ممتاز نبیؐ دی آمد دے ہر سمت جہاں ہو کے ہل گئے ہن
مخلوق خدا تے رحمت دے فوراً دروازے کھل گئے ہن

واہ قسمت آمنہؓ مائی دی   پچی عرض حلیمہؓ دائی دی
محبوب نوں جھولی پا بیٹھی ٹُر آونڑ دے پائے مُل گئے ہن
جیہڑے دامن ہیٹھ لکیندے گئے   بھر پیار دے پیالے پیندے گئے
تصدیق کیتی صدیقؓ جیھے منہ ڈھدیاں بیسنے ڈھل گئے ہن
جتھاں آواز منادی دا   اعلان جہاں دے ہادی دا
کئی طالب طلب حقیقت دے دربار حضورؐ دو جُل گئے ہن
کئی بد قسمت بد بخت تھئے   بد بختی دے وچ سخت تھئے
تھئے ٹھیکیدار جہنم دے دوزخ دی بھاوچ رُل گئے ہن
مک شرک دے شر دا شور گیا   ترٹ فسق فجور دا زور گیا
عربی مہتاب دی تاب کنوں تھی شرک دے ڈیوے گل گئے ہن
غم ٹل گئے کل مسکیناں دے   تکدیں پھٹ چھُٹ گئے سیناں دے
دل ٹھر گئے ساریاں بِکلاں دے پہلے سب صدمے بھُل گئے ہن
یاراں دیاں برلیاں فوجاں ہن   اِس دین تے آیاں موجاں ہن
ممتنؔ اخلاق محمدؐ توں کھل دین دے سب گل پھل گئے ہن

(۴۴)

بشر دی ذات توں صدقے بشر دی شان توں صدقے
ایندی تمہید توں صدقے ایندے عنوان توں صدقے

بشر دے سامنڑیں رب نوریاں دے سر جھکا چھوڑے　　بشر تے نور دے جھیڑے خدا سارے مُکا چھوڑے
جناب حضرتِ آدمؑ دے امتحان توں صدقے

بشر دے مرتبے نوں کہیں جگہ پہنچا نہیں نوری　　تمنا باوجود اِس دے رہے اپڑے نہ تھئی پوری
بشر نائب خُدا بنڑیا بشر دی آن توں صدقے

مقرب بھی بشر دے بُغض وچ مردود ہو بیٹھا　　او لعنت توں لعین ہویا سبھی رُتبے نوں کھو بیٹھا
خدا نوں او نہ بھاندا جو نہیں انسان توں صدقے

بشر نوں خواہشاتِ انسانیت نے ہر طرف گھیرا　　مقامِ آزمائش وچ فتح نُصرت ایندا سہرا
حیا دے تاجور محبوب شہ کنعان توں صدقے

بشر اپنی رضا رب دی رضا توں وار ڈیندا ہے　　توڑے دُکھ سُکھ ہووے یا بُکھ ہووے لے سر نہ چیندا ہے
لے رب دے راہ تے سر ڈیندا ایندے ایمان توں صدقے

کدی نوری بھی جنگاں وچ لڑے ربدی رضا کیتے　　یا دُکھ سہندے رہے دینِ الٰہی دی بقا کیتے
مگر ہر جا بشر ہویا اوندے فرمان توں صدقے

بشر افضل محمدؐ نوں کیویں مفضول چا سمجھو　　بشر دی شان توں سائیں کیویں معزول چا سمجھو
بشر تے خاص رحمت رب دی ایں فیضان توں صدقے

تعصب وچ کینوں مکتو نہیں مسئلہ سمجھ آندا　　خدا دا خوف جیں دے وچ یقیناً حق او من بہندا
اوندے ارشاد توں اُس ناطق قرآن توں صدقے

---

(۴۵)

دربار شہنشاہ ہاشمی دا افضل سارے درباراں توں

بہتر ڈھیر برتر ڈسدا سب جنت دے گلزاراں توں

محبوب تھیا محبوبِ خدا مقبول تھیا منظور تھیا　　کونین دے وچ سب توں آخر اسلام کیتے مامور تھیا
از عرش بریں تا فرش زمیں گیا چھنڑیا کل جبداراں توں
چن دید کرے جن آمنہ دا مسحور کرے مخمور کرے　　بے عیب کرے پر عیباں نوں اک پل دے وچ پرنور کرے
جیہڑوں جاں لال بلالؓ آوے تھیوے واقف کل اسراراں توں
محبوب مٹھے دی چال عجب اقوال عجب احوال عجب　　ہر حالت وچ کردار عجب گفتار تے حسن جمال عجب
مٹ شرک گیا توحید خدا چمکی توحید دے نعراں توں
ایندے رتبے پچھ صدیقؓ کنوں فاروقؓ کنوں عثمانؓ کنوں　　لبریز ایمان کنوں ہٹے شان لکھاں ذیشان کنوں
سنگ سائھ رہے کیا شان بھلے رحمت قربان مزاراں توں
ناچیز زبان بیان کرے کیا کیا صفتاں کراردیاں　　اسد اللہ خیبر گیر دیاں لجدار علیؓ سردار دیاں
ہر حال علیؓ قربان رہیا صدیقؓ دے خاص اشاراں توں
واہ رب توں خاص خطاب ملے فاعفُ عنھم القاب ملے　　اس ناز نیاز دے عالم وچ کیا حاصل شوق شراب ملے
اس شوق دے وچ پر ذوق تھئے قربان نبیؐ دیاں یاراں توں
تنظیمیاں دے اقبال کنوں دشمن جلدے سڑ سڑ مردے　　پئے حسد کنوں ہوون کولے ارمان دے وچ آہیں بھردے
اے باد صبا چل تیز ذرا گل مرجھاندے نہیں خاراں توں
ملتو جے کرم کریم کرے مقبول تھیویں مقبولاں وچ　　ممتاز سخن ور عالم وچ شعرا دیاں خاص اصولاں وچ
گفتار تیڈی مضمون تیڈے تھئے روشن چندر ستاراں. توں

...

(۴۶)

زمانے تے کوئی ہمسر میڈے مولا دا آیا نہیں
ایندے اقبال وانگوں کہیں نبیؑ اقبال پایا نہیں

بشر کیتے بشر آیا مگر ہے شان وچ افضل — ایندی شان رسالت ویکھ گئے شاہاں دے چھتے رل
شہنشاہ قیصر و کسریٰ جیہاں بھی سر اٹھایا نہیں

ایندے مٹھڑے سخن رحمت بھرے جاں لب تے چلیندا ہے — مٹی بیگانے وی جن اپنے نظر جن تے بھنویندا ہے
ایڈا بھاگاں بھرا بختاں والا کہیں ماں نے جایا نہیں

ایندے نورِ نبوت نے منور جگ کیتا سارا — لکھاں اِتھ شان پیندے گئے ملا جس نوں جیویں وارا
محمدؐ اج تائیں در توں کوئی خالی ولایا نہیں

اٹھن تتراں فلک توں جین بھی لہ آوے تے شرماوے — بھرن دودھ نال مٹکے جاں مسکی بکری تلے بہوے
سائیں وانگوں کسے پتھراں کنوں کلمہ پڑھایا نہیں

جتھوں لنگھدا گیا سوہنڑاں گیا دنیا نوں رنگ لیندا — سخی سرور گیا گھر گھر دے وچ توحید ورتیندا
خزانہ قُل ھُوَ اللہ دا کسے ایویں ونڈایا نہیں

ایندے لشکر لکھاں معبود باطل کر فنا چھوڑے — خدا دے در اتے سر بت پرستاں دے جھکا چھوڑے
عمرؓ دی تیغ دے لشکار نوں کہیں بھی پچایا نہیں

منور ہو گئی دنیا ایندے نور نبوت توں — تھیا انسان واقف اُنس انسانی اخوت توں
ایویں انسان نوں کہیں درس انسانی سکھایا نہیں

جو رخ محبوبؐ دے جلوے صحابہؓ نوں نصیب ہوئے — صحابہؓ توں جیویں صدیقؓ عمرؓ سائیں دے قریب ہوئے
ایویں سائیں دے رے بستر کسے عاشق تے لایا نہیں

ثنائے مصطفیٰؐ کہیں توں ادا کیویں ہوئے ممکن — ثنا جس دی خدا نے خود کیتی قرآن دے اندر
سوا سائیں دے کسے نوں آسمان تے رب بلایا نہیں

(۴۷)

عاصیاں نوں رہندی سوہنڑاں سدا تیری بھال وے
میرے جہیں ناکاریاں دی رکھیں توں سنبھال وے

کِسے بھی نہ پایا سائیاں تیرے جہیاں شان ہے   آپیں بلایا تینوں رب رحمان ہے
پیار دیاں گلاں ہوئیاں سوہنڑاں تیرے نال وے
ساریاں رسولاں تینوں منیا امام ہے   ساری کائنات تیں تے پڑھدی سلام ہے
تیرے جہیاں پایا نہ کہیں پاونڑاں کمال ہے
اوکھا ڈینہ حساب والا ہر کہیں تے آونڑاں   تیرے بنا عاصیاں دا بار کہیں نہیں چاوڑاں
للہ ایس غلام دا بھی کریں توں خیال وے
کِسے توں نہ ہونڑاں میرے عیباں دا شمار ہے   ہونڑاں نہ میرے جہیاں کوئی گنہگار ہے
مولا نصیب کریں سائیں دی شفاعت سائیں لجپال وے
رِسک نت راہندی سوہنڑاں تیرے دربار دی   اکھیں نوں نصیب ہووے دید سرکارؐ دی
ربا! اِسے تانگ وچ بیتے کئی سال وے
عرض حضوروں ہووے اپنی قبول جے   قدمیں ٹھکانہ ملے رب دے رسولؐ دے
چنگیاں دے نال ہوسی ملک نو دی جال وے

جے کر تقیہ جائز ہوندا شاہ کر دا بنے کربلے وِچ
جیہڑے دشمناں پانی بند کیتا اُس ملک مریلے تھل وِچ
چا گھر دا گھر قربان کیتا نہیں آیا فرق عمل وچ
ملکتو سچ ہے سچ ہے سچ ہے کجھ شک نہیں اس گل وچ

۴۹

دربار محمد شاہانہ اتھے پیر صدیقؓ وزیر اعظم رکھ نال صدیقؓ دے یارانہ

بخت بلند اقبال نبیؐ دا بے شک در لجپال نبیؐ دا
خلق عظیم کمال نبیؐ دا ، ویکھ تھیا جگ دیوانہ
قدمیں رُلدے تاج شاہاندے بہ کے کیتے دان لکھاندے
در تے لوگ ہزاراں کھاندے ، پر انداز فقیرانہ
اس دی شان توں ہر دی شانے کئی بھکیاری تھئے سلطان
او انسان تھیا انسانے ، شان اپنا جیں پہچانہ
آپ خدا جس نوں بلویندا سوہنڑاں جا معراج کریندا
اُتھ پہنچن کم ہور نہ کہیندا ، جتھ پہنچا شاہ وڈ شانہ
در احمد کونین دی رحمت جتھ ملدی ایمان دی دولت
ہر نوں ملدی عزت عظمت ، اپنا ہویا بے گانہ
مے توحید دی ملدی خیرے سوچ سمجھ وچ نہ کر دیرے
کئی پیندے پئے ول ول پھیرے ، کھلیا ڈیکھ کے میخانہ
جدا نہ کوئی اُس دا یارے ہر بے کس مظلوم دا پیارے
رحمت وگ وگ ٹھاٹھاں مارے ، ویکھ چھلکدا پیمانہ
جس تے حضرت دید بھنوادے بھر توحید دا جام پلاوے
مدت دے سترے بخت جگاوے ، ڈیکھ بلالؓ دا افسانہ
بکنتو جو دریار دے بردے یار دے رلڑے موجاں کردے
او ہم مسکن پیغمبر دے ، بغض رکھنڑ دا کیا معنیٰ؟

(۴۹)

نظر مصطفیٰؐ دی خدا دا کرم ہے

نہ محشر دا ڈر ہے نہ دوزخ دا غم ہے

گنہگار اُمت تے جس دا دھیان کرے ہر تے رحمت محمدؐ دی شان
ایہو بے کساں نال رکھدا بھرم ہے
ہے اَلفَقرُ وَفَخرِیُ قدر مصطفیٰؐ دا جینوں، ہویا معراج فَوقَ السَّمَاء دا
اسے دی غلامی شاہاں دا بھرم ہے
لکھاں دے ڈِھٹھے کاج بگڑے سنور دے ایں در دے گداگر شہنشاہ نظر دے
رکھا بھاگاں والے جیتھے بھی قدم ہے
محمدؐ ہے بے آسراں دا سہارا نہیں اس دی رحمت دا کوئی کنارہ
یتیماں تے شفقت ایندی دم بدم ہے
نبیؐ دی غلامی ہے عزت تے عظمت ایندی اِتباع باجھ ملڑیں نہ جنت
اِتھے بھی شرم ہے اُتھے بھی شرم ہے
اطاعت محمدؐ دی شان شہانہ محبت محمدؐ دی ایماں دا معنیٰ
عداوت ایندی کُفر پایا جنم ہے
ہمیشہ محمدؐ دی صفت و ثنا کر اے تو ڑوں تھیاں ہیں تے احسان کمتر
تا ہیں تیز رفتار تیڈی قلم ہے

۵۰

عربی دے درتے آونج لجپال ہے گھرانہ واقف ہے کل زمانہ
کونین وچ ڈسیندا آباد آستانہ واقف ہے کل زمانہ

عربی دے درتے آکے بگڑی لکھاں بنا گئے ۔۔۔ حبشی بلالؓ وانگوں رتبے ہزاراں پا گئے
حضرتؐ پیا ونڈیندا رحمت بھرا خزانہ واقف ہے کل زمانہ

در مصطفےٰؐ تے ہر دم رحمت دا فیض جاری ۔۔۔ بھر جھولیاں مڑن پئے آندی ہے جیندی واری
ہس ہس کے سینے لیندا اپنا ہویا بیگانہ واقف ہے کل زمانہ

بو جہل بولہب دی اصلوں با بدنصیبی ۔۔۔ حضرت دے توڑے آہن رشتے دے وچ قریبی
خالی دے خالی رہ گئے ایویں امر ربانہ واقف ہے کل زمانہ

صدیقؓ تے عمرؓ دے کیا کیا سناواں حالے ۔۔۔ روضے دے وچ ستے ہن اج تائیں ڈوہیں سجالے
بغلاں دیوچ ڈوہاں نوں حضرتؐ ڈتا ٹھکانہ واقف ہے کل زمانہ

. کیا کیا سناواں رتبے عثمانؓ تے علیؓ دے ۔۔۔ دنیا دے پیر سوہنڑیں داماد ہن نبیؐ دے
پائے لقب نرالے کیویں ڈوہاں جواناں واقف ہے کل زمانہ

وچ کربلا دے کیویں لائی حسینؓ بازی ۔۔۔ رب دی نماز پڑھدا خنجر تلے نمازی
پورا حسینؓ کیتا دستور عاشقانہ واقف ہے کل زمانہ

محبوب رب دا پیارا شافع ہے دو جہاں دا ۔۔۔ غمخوار مجرماں دا ساتھی ہے بیکساں دا
ملتو توں رب منا گھن دربار ہے شہانہ واقف ہے کل زمانہ






باب
صحابۂ کرام رض

(۵۱)

درِ احمدؐ تے آجا دل جہنم توں جے ڈر دی ہے
میرے مولا دے در تے منتظر جنت نظر دی ہے

درِ احمدؐ اُتے آکے لکھاں رنگ لال تھئے کالے — کئی حبشیؓ کئی قرنیؓ کئی ہن اج تائیں نالے
غلاماں توں سوا ہرگز نہ آقا دی گذر دی ہے

سناواں حال میں دنیا دے سارے خوش نصیباں دے — زمانے دے شہنشاہاں امیراں دے غریباں دے
انوکھی رنگ بھری قسمت جو صدیقؓ و عمرؓ دی ہے

غلامی وچ ایہہ یکتا کرے کوئی کیویں ریساں — جیہندا روضہ تکن کیتے بھرے خلق خدا فیساں
لذت وکھری ابوبکرؓ و عمرؓ چائی اندر دی ہے

کئی سکدے رہے ساری عمر لیکن رہے خالی — کئی بھر بھر گئے رتھاں ڈٹھی روضے دی وچ جالی
اندر داخل ہووے کوئی نہ طاقت کہیں بشر دی ہے

محمدؐ دے غلاماں دے اگے آ شیر جھکدے سن — چھٹی پڑھ کے بحر قربانیاں گھنن توں رکدے سن
حکومت اے جیہیں کوئی ڈسے کہیں تاجور دی ہے

مصلے تے صدیقؓ ہووے بجوں خود مصطفےٰؐ اکھڑدا — علیؓ بنڑ مقتدی صف وچ نمازاں کیوں رہیا پڑھدا
فضیلت سب صحابہؓ توں انوکھی بوبکرؓ دی ہے

ملن جنت دیاں ٹکٹاں نبی سرور دے یاراں نوں — آون خوشخبریاں رب توں ڈسے سائیں اپنے پیاراں نوں
اے برکت ساری مدنی دی غلامی دے اثر دی ہے

محمدؐ دی غلامی وچ جنت ملدی نہیں جے کر — نہیں رستہ سوا اس دے کوئی قرآن دے اندر
ایویں منتی کیوں خلقت پٹی لڑ لڑ کے مردی ہے

شالا تنظیم ساڈی تے سدا رب دا کرم ہووے — لکھاں نعتاں ہمیشہ باثر میڈی قلم ہووے
تیڈی تحریر تے کمتر نظر رب ذوالقدر دی ہے

(۵۲)

کیوں نہ عربی نے فیض کھنڈائے صحابہ تے وسائے تے ایہا گل منڑیں پوسی
پہلے لوگاں نوں کون سمجھائے اے گل منوائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

● اے محمد حیات النبی ہے ۔ گل ساڈی صحیح تے پکی ہے
دشمناں لائی سرنگ ۔ جوڑ کے کیڈا ڈھنگ ۔ تھئے ظاہر بے رنگ
نورالدین زنگی نوں رب جگایا ۔ موقع اُتے دشمناں نوں نپایا
ہتھوں اپناں تے غیر مرائے چا دور ہٹائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

● جے اے شیخین حضرت دے غیر ہے ۔ رہے اپنے لویندا نہ ڈیرے
اے صاحب عقل ۔ ایویں ضد وچ نہ گل ۔ سچے مذہب دو ول
جے کرا وزیریں منبر تے چڑھ گئے ۔ اندر نبیؐ دے روضے دے وڑ گئے
انہاں منبر کیوں جوڑ کے ہنڈائے نہ سائیں ہٹوائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

● جدوں منبر دے وارث اے تھئے ہن ۔ کیڈے اللہ توں اقبال ڈھے ہن
ساری دھرتی اندر ۔ رہے اے باظفر ۔ اے نبیؐ دا اثر
جیں جاتے کیتا یاراں نے وارے ۔ اوں جاتے ہوندی دشمن دی ہارے
انہاں کسریٰ دے کوٹ اڈائے تاریخ ڈسائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

● ایہے علم و عمل دی مثال ہن ۔ مدنیؐ دے وسیع باکمال ہن
تینوں ئیں کیا ڈساں ۔ ڈسے رب دا قرآں ۔ ایہے کامل ایماں
سائیں دی رفاقت دے تاج والے ۔ منبر نبیؐ دے معراج والے
جینوں مسند تے آپ کھڑائے علیؓ نہ ہٹائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

● جیہڑے دشمن آہن تھئے خوار ہے ۔ کرشاہیاں گئے سائیں دے یار ہے
تھیا رب دا غضب ۔ لو جہل بولہب ۔ تھئے مردود سب
دشمن نبیاں دے جیہڑے گھردے ۔ آخر او تھی کے مردار مردے
ایویں قرآن صاف ڈسائے اے رب فرمائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

— کر تسلیم اے عرض ساڈی — اُتھے وسدی ہے رحمت خدا دی
صلوات وسلام — بھیجے خلقت تمام — کیڈا افضل مقام
جیہڑے نبیؐ نال اج تائیں سمائے — جنت بھی ہوسن محمدؐ دے نال
بیبیوں رلے حضورؐ دے سمائے زمانے کوں ڈکھائے تے ایہا گل منڑیں پوسی
— جیہڑے او کھے ویلے دے غلام ہن — ملے رب توں انہاں نوں انعام ہن
کئی سٹر دے بھرن — کئی آہیں بھرن — کئی سڑ دے مرن
جیں یار کیتے گھر بار چھوڑے — رشتے تے ناتے زمانے دے تروڑے
اج کیویں رسول بھلائے جو صاحبِ وفائے تے ایہا گل منڑیں پوسی
— ایہو عائشہ صدیقہؓ دا گھر ہے — جتھے سوہنڑاں نبیؐ جلوا گر ہے
ایندی ڈیکھ جھلک — عرشاں دے ملک — پڑھن ہر ہر پلک
مخلوق ساری پڑھدی صلاتاں — شیخینؓ تے رب دیاں ہویاں ڈاتاں
پیا جوڑا بھی لذتاں چائے اے شان سوائے تے ایہا گل منڑیں پوسی
— ایہے تعظیم دیاں ہن کمائیاں — لکھے کملی نوں بھی نعتاں سوائیاں
گئے دشمن بھی منڑ — شاہ نورالحسن — دا پھلیا چمن
صدیقؓ فاروقؓ دے شان برتر — روضے نبیؐ وچ جنت دے اندر
جیندے مالک چا شان ودھائے ہے کون گھٹائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

(۵۳)

دلا جیہڑے دلدار دا دوارہ مل گئے
اکھیں اکھیں نال دل نال دل رل گئے

اکھیں اکھیں دے اشارے اُتے ہویاں وارے وارے — تجھو لا عشق دا جھولے لیندے پڑھ کے الارے
توڑے اگ دے انگاراں اُتے جل بل گئے
جِس پیار دی نرالی لکھاں ہوئے نی سوالی — جنہاں جڑ کے ہنڈھائی تھئی ہے کیویں لجپالی
سائیں رلے چا سمائے تے ویری جل بل گئے

سوہنڑیں صدیق پیارے چائے جڑ کے نظارے　　راتاں غار والیاں نوں رہے ترساندے سارے
رب بھیجیاں تسلیاں تے غم ٹل گئے

اُتھے کیڑا غم ہائی دل سہندا نہ جدائی　　چھیٹی ثانی اثنین والی رب ولوں آئی
وَیری روندے منہ دھوندے آتوں خالی ول گئے

اوہے دشمن بھیڑے پاون آئے جو بکھیڑے　　جینوں رب نے رلایا ہتھوں ہوندے گئے نیڑے
ایویں نیڑے تھتے مستیاں بھی ڈیرے رل گئے

پکی غار والی یاری رہنڑیں دنیا تے جاری　　چند صدقے انہاں توں قربان لکھاں واری
جنہاں راہاں اُتے سوہنڑیں رُلے چل چل گئے

جنہاں دِلوں اکھیں لائیاں بوں عزتاں نیں پائیاں　　پھل رادھیاں دے پکے رب ڈتیاں نیں شاہیاں
پئے کسریٰ دے کوٹاں وچہ تھتر تھل گئے

شاناں والاں دے فسانے کہن اپنے بیگانے　　ہووے ذرا جے ایمان اکھ حق پہچانے
اِتھے کئی کمتی بنڑ افضل گئے

---

(۵۴)

سا ڈا سائیں جو ہے صاحب کمال پھر کیوں نہ رنگ لگے
آیا لائق وزیراں دے نال پھر کیوں نہ رنگ لگے

ایندے شان جیہیاں کینوں شان مِلا　　کینوں عرشاں تے رب رحمان سڈا
کیڈا رب اکبر ڈِتا اعلیٰ قدر کرے آدم فخر
ایندا ہر توں بلند اقبال پھر کیوں نہ رنگ لگے

ایں نوں خیر الکتب کتاب ملے　　جیویں پھلاں توں سوہنڑیں گلاب کلی
ڈتی آپ خدا وچ شک نہ ذرا جو کرے اتباع
بنڑیں بندہ او نیک خصال پھر کیوں نہ رنگ لگے

بلا کعبہ ذوالقبلتین عجب ہر وقت وسے جتھے رحمت رب
کرے اک جو نظر اُتھے جا کے اگر جما اج اوبش
تھیندے پہلے گناہ پامال پھر کیوں نہ رنگ لگے

ڈتے چن چن کے اصحابؓ خدا سب کامل اکمل صاحب وفا
کوئی صدق صفا کوئی عادل وڈا کوئی صاحب حیا
کوئی صاحب سخا بے مثال پھر کیوں نہ رنگ لگے

بیبیاں بھی انوکھیاں رب ڈتیاں رب آپ ڈسے جیندیاں پاکیاں
انہاں توں سوہنڑیاں تورے ہودن لکھاں نہیں پر نیونڑاں
منع کیتا خدا ہر حال پھر کیوں نہ رنگ لگے

ایندے نورِ نظر او حسینؓ و حسنؓ سر ڈےکنے بدھے جنہاں صبر دے بن
واہ علیؓ دے پتر ڈتے لخت جگر کربلا دے اندر
شان والے رسولؐ دے لال پھر کیوں نہ رنگ لگے

ملی سوہنڑیں نوں اُمت خیر الاُمت جیندی صفت ثنا کرے رب العزت
باقی کل اُمتاں جو نبیاں دیاں رہیاں اس توں پچھاں
ایہا کیڈی ہے نازدی گال پھر کیوں نہ رنگ لگے

سائیں دی آل اصحاب دا صدقہ خدا اس مکتب تے ہووے کرم تیڈا
میں ہاں بندہ تیڈا اُمت مصطفےٰؐ ساتھی تنظیم دا
سرآئے سبھے غم ٹال پھر کیوں نہ رنگ لگے

---

(۵۵)

منظور نظر عبداللہ دا واہ دھرتی نوں رنگ لاچلیا
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ نوں سارے علم پڑھا چلیا

مائی آمنہ جھولی پا بیٹھی   رُخسار تے دیداں لا بیٹھی
ایندی جھولی اندر ___ بلے رُخ انور ___ ٹھر ویندی نظر
عرب مہتاب دی تاب کنوں مہتاب فلک شرما چلیا

اٹھ کفر دی ہا گھنگھور گھٹا   ہتھے جلوہ نما محبوبِ خدا
جگ ہویا روشن ___ اَج ساڈے وطن ___ آیا عربی سجن
انہاں مکے دے رہونڑ والیاں توں پتھراں والے بُت تڑوا چلیا

ایندے نور کنوں جگ نور تھیا   سوہنڑاں شرق غرب مشہور تھیا
ایندی ڈیکھ شکل ___ کسریٰ دا محل ___ گیا ایراں توں ہل
سرتاج تمام رسولاں دا سب شاہاں دے ہوش بھلا چلیا

جیہڑا خواب صدیقؓ سفر ڈٹھیا   اوندا مطلب آن کے گھر ڈٹھیا
اے صدیقؓ اکبر ___ بیٹھا بن دلبر ___ کیتا عشق اثر
بنڑ یار کھڑا اے صدیقؓ سچا پڑھ کلمہ تے ناں لکھوا چلیا

فاروقؓ آیا تلوار اُٹھا   اُتھے آ کے عجب اسرار ڈٹھا
چلی سائیں نوں خبر ___ آیا میر عمرؓ ___ ننگا کر کے خنجر
بھل ہوش گیا اُتھے مارن دا کلمے والا وِرد پکا چلیا

لدھا شان امیر عثمانؓ عجب   کیتا دین توں زر قربان عجب
اے دامادِ نبیؐ ___ عثمانِ غنیؓ ___ لجپال سخی
اوہو صاحب حیا دا خوب لقب اِتھوں ذی النورینؓ دا پا چلیا

پائے خوب مراتب پیر علیؑ ۔۔۔ داماد رسولؐ دے شبیر جلی
ڈسے شیرِ خدا اے ساڈا رہنما ہے علیؑ مرتضٰے
ایندے نام لکھی فتح خیبر دی نصرت داتاج مٹھا چلیا
اَے کمترؔ کر نہیں خوفِ حشر ۔۔۔ دربار رسولؐ دا اچپیر ور
سوہنڑاں روزِ جزا ہوسی شافعی ساڈا ایہہ حبیبِ خدا
نہیں خالی ولا اِس در دا گدا ہر عرض اپنی منوا چلیا

---

(۵۶)

چارے یار نبیؐ دے برحق اِس وچ مُطلق شک نہ کر
چار ہن دلدار نبیؐ دے بعد نبیؐ دے ہن افسر

کفر دا نام مٹاون والے ۔۔۔ جگ تے دین کھنڈاونڑ والے
لگیاں توڑ نبھاونڑ والے ۔۔۔ شان جنہاں دے ہن برتر
چارے یار اکھیاں دا نور ہن ۔۔۔ دِل وچ وسدے توڑے دور ہن
ہن لجپال سخی مشہور ہن ۔۔۔ گئی اِنھوں جھولیاں گئے بھر بھر
ہر مومن دے ایہہ غمخوار ہن ۔۔۔ مدنی دے فرماں بردار ہن
آپس دے وچ ایہہ جہیں پیار ہن ۔۔۔ فرق نہ ڈِسدا زیر زبر
پہلا یار صدیق اکبرؓ ہے ۔۔۔ ڈوجھا یار امیر عمرؓ ہے
تریجھا یار عثمان غنیؓ ہے ۔۔۔ چوتھا ہے حیدرؓ صفدر
جیہڑے ہن منکر انکاری ۔۔۔ دوزخ دے وچ سڑسن ناری
کوئی نہ سُنسی گریہ زاری ۔۔۔ ابتر ہوسن روزِ حشر
کمترؔ روزِ حشر دا ڈاڈھا ۔۔۔ دِل وچ رکھ کجھ خوف خدا دا
ہیں بے کار ضرور زیادہ ۔۔۔ شافع ہوسن روزِ حشر

---

(۵۷)

صدیقؓ عمرؓ وڈ شانے ہن — احمدؐ دے پروانے جگ دے پیر ہن

اے ہن شاگرد نبیؐ دے عزتاں والے ہن — روضے دے اندر اَج بھی ڈیکھ سمالے ہن
سائیں دے رلڑے پئے وسدے — ہن کے جھبیں پیار آپس دے
کھنڈ تے کھیر ہن

شیخینؓ دے رُتبے مالک آپ ودھائے ہن — کیوں تیں تے ساڈے جھیڑے روز سوائے ہن
تصدیق جیندی قرآن — رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ شانِ
بدر منیر ہن

صدیقؓ دے سر تے ٹھاہندہ تاج خلافت دا — محبوبِ خدا نے بخشا شرف امامت دا
بنڑیا صدیقؓ امام — پئے پڑھن نماز تمام
سمجھ امیر ہن

بی بی عائشہؓ عرض گذارے یا محبوبؐ خدا — حضرتؐ دی مسند خالی ڈیکھ میڈا بابا
کیویں مسند تے آسی — دل آپ کیتے سدا اسی
نرم ضمیر ہن

سُن عرض عائشہؓ دی حضرتؐ ایویں فرماوے — صدیقؓ دے ہوندے کون ایں مسند تے آوے
ایہہ مسند دا حقدار اے — کُل اُمت دا سردار اے
حکم قدیر ہن

رُتبے برتر جگ تے عثمانؓ علیؓ دے ہن — ہن عالم فاضل کامل شیر جلی دے ہن
بس اے ڈوہیں فیض دے در ہن — داماد نبیؐ سرور ہن
سائیں دے ویر ہن

جبرئیل تے میکائیل وزیر فلکاں دے ہن — صدیقؓ عمرؓ دلدار ڈوہیں فرشاں دے ہن
اے کملتو صفت ثنا کر — اے پاک نبیؐ دے دلبر
خاص وزیر ہن

---

(۵۸)

رنگ بھریا رنگ بھریا درس نبیؐ دا دُنیا من گئی آ
ایویں حکم کتاب ربی دا دُنیا من گئی آ

اک حبشی غلام دی سناواں تینوں گل جیندی پچھری زبان کجھ کالی ہے شکل
جیندا نام ہے بلالؓ ڈٹھا سوہنڑیں دا جمال پھر رب دو خیال
پڑھے کلمہ پاک نبیؐ دا دُنیا من گئی آ

ایڈا حبشی بلالؓ اُتے ہویا اثر تھیوے جتنا ستم پڑھے اللہ اکبر
بھوں ظالماں ستایا تتی ریت تے لٹایا سینے پتھر ٹکایا
واہ پالن پریت لگی دا دُنیا من گئی آ

چھڈ کلمہ بلالؓ توں پکار دے رہے ہتھاں پیراں وچ میخاں توڑے مار دے رہے
سارے آکے وار و وار ڈیندے چھمکاں دی مار آہدے کلمہ ڈے وسار
پیا چیندا الطف لکھی دا دُنیا من گئی آ

اِسے رستے توں گذرا صدیقؓ اکبر اس عاشقِ رسولؐ دا جاں ڈٹھا ایہہ حشر
چا خرید کیتا یار ڈے کے زر دینار ایں صدیقؓ پیار
واہ مومن شان بھلی دا دُنیا من گئی آ

ڈوجھا ابنؓ خطاب سائیں آپ منگیا اس رنگن رنگیلی وچ آن رنگیا
ایہو عمرؓ جوان جیندا قدر ذیشان جینوں جاندا جہان
مشہور ہے عدل ولی دا دُنیا من گئی آ

تریجھا ناشر قرآن ہے امیر عثمانؓ جیندے امتِ رسول اُتے لکھاں احسان
جدوں حیدرِ کرارؓ گاہنڑیں رکھی تلوار آ چھڑائی اِسے یار
ڈٹھا کے جہیاں پیار سخی دا دُنیا من گئی آ

چوتھا حیدر کرار رضؓ ساڈا پیر ڈی قدر ، پڑھے اللہ اکبر پٹے خیبر دا در
کیویں تیں آکھیا — کر تقیہ کھڑا — ایویں رہیا ڈردا
نہیں اے جہیاں شان علیؓ دا دنیا من گئی آ

کیویں پڑھی ہے نماز ساڈے مولا شبیرؓ ، رہیا خنجر دے ہیٹھ اساں سنیاں دا پیر
پھلا پھلیا چمن — ڈتا فاطمہؓ دے چن — کیتا دین کنوں روشن
واہ عاشق لم یزل دا دنیا من گئی آ

چارے یار پیچیار ہن رب دے پیارے ، ہن سارے مائی آمنہؓ دے چن دے تارے
جیندی صفت ثنا — کرے آپ خدا — کھے کمتر کیا
تھیا کے جہیاں دان سخی دا دنیا من گئی آ

۵۹

صدیقؓ دی فاروقؓ دی عثمانؓ دی گل پچھو علیؓ توں شیر جلی توں

اللہ دے قرآن دی ردو بدل پچھو علیؓ توں شیر جلی توں

بعد نبیؐ پاک دے علیؓ جو ذمہ وار ہے ، جاندا غفار ہے
بیعت صدیقؓ دی کیوں کیتی ایں جرار ہے ، جاندا غفار ہے
تیڈی اپنی لکھی — احتجاج طبرسی — تینوں کیوں بھل پئی
صفہ پچونجہ توں چا کھول ایہا ہے نقل ، پچھو علیؓ توں شیر جلی توں
حیدر کرارؓ دا امام اے صدیقؓ ہے ، پکی تحقیق ہے
احقاق الحق ایویں کیتی تصدیق ہے ، پکی تحقیق ہے
جعفرؓ صادق سچیار — ایویں آکھے وار وار — ایندا قول نہ وسار
امام دے بھی قول توں گیویں ٹل ، پچھو علیؓ توں شیر جلی توں

احتجاج طبرسی وچ ایہا تحریر ہے ، صدیقؓ ساڈا پیر ہے
پڑھیاں علیؓ نمازاں سمجھ امیر ہے ، صدیقؓ ساڈا پیر ہے
تُجنڑ ڈوجھی وچ گول ــ پورا سٹھ صفحہ کھول ــ اُتھے کھلا تیڈا پول
کیوں منفتی دا جھیڑا پایو سا ڈے گل ، پچھو علیؓ توں شیر جلی توں

مسئلہ فدک تیڈا آخری سوال ہے ، اصول کافی نال ہے
صفحہ سٹھ اُتے لکھا ایہو حال ہے ، اصول کافی نال ہے
نبیاںؑ دی جائیداد ــ نہیں گھندی اولاد ــ ایہا گل رکھیں یاد
کیوں فاطمہؓ رسولؐ توں آئی خالی ول ، پچھو علیؓ توں شیر جلی توں

جے نہ ایں صدیقؓ ڈتا ایندا کیا قصور ہے ، اوپرا دستور ہے
آپؐ دی حدیث توں صدیقؓ مجبور ہے ، ایندا کیا قصور ہے
حق بی بی دا جے ہا ــ نہ خلیفے نے ڈتا ــ چھوڑا بی بی نوں ولا
کیوں حیدر دی تلوار اُتھے گئی نہ چل ، پچھو علیؓ توں شیر جلی توں

مسئلہ قرطاس اُتے تیڈا انکار ہے ، ڈیوال نروار ہے
عمرؓ فاروق کیوں کیتا انکار ہے ، ڈیوال نروار ہے
تھیوں اسلوں نادان ــ اُتھے چا کے قلمدان ــ ڈتا کیوں نہ شاہ مردان
علیؓ نہ ایں ارشاد تے کیتا عمل ، پچھو علیؓ توں شیر جلی توں

نہج البلاغہ وچ شان عثمانؓ دا ، لکھا شاہ مردان دا
قرب رسولؐ کنوں قدر ہے ذیشان دا ، لکھا شاہ مردان دا
ڈتیاں دختراں دو سائیں ــ بنڑیا ذی النورین تائیں ــ ایہا گل نہ بھلائیں
عثمانؓ ابن عفان تے ہویا فضل ، پچھو علیؓ توں شیر جلی توں

تقیے دا حیدر کرارؓ تے بہتان ہے ، شاہد اوندی شان ہے
قاتل کفار ہے او ساڈا اے ایمان ہے ، شاہد اوندی شان ہے
اے ہے دین دا نگران ــ تھیا دین جے ویران ــ کیویں ڈٹھا ایں جوان
جیں شیر دی خیبر بھی چاتی نہ ہکل ، پچھو علیؓ توں شیر جلی توں

تقیے دی بیخ کینوں پٹی ایں شبیرؓ رہے ، سُنیاں دے پیر رہے
آپ دے کمال وچ بابے دی تاثیر رہے ، سُنیاں دا پیر رہے
جگر گوشۂ بتول ے ـــــ کیتی بیعت نہ قبول ے ـــــ منیا حکمِ رسولؐ ے
خنجر تلے ایں تقیے دی کٹی بیخ جل ، پچھو علیؑ توں شیرِ جلی توں
کمتو سچے مضمون توں بنائی رہے ، جگ نوں سنائی رہے
سچ اُتوں جھوٹ والا پردہ ہٹائی رہے ، جگ نوں سنائی رہے
کر اپنی عمر ـــــ اِے کم تے بسر ـــــ ہووے رب دی مہر
پیسی ہر کوئی اپنی کیتی دا پھل ، پچھو علیؓ توں شیرِ جلی توں

---

(۴۰)

درِ احمدؐ تے جیہڑا آوے او رُتبے پاوے ایں گل نوں خدائی گئی اے من

ـــــ اصحابؓ ہن محمدؐ دے پیارے اے نبوت دے چن دے ستارے
ہن چارے رہبر ـــــ چارِ علم دے دَر ـــــ چارے صاحبِ قدر
ایویں سوہنڑاں نبیؐ فرماوے ، تے جگ نوں سناوے ایں گل نوں خدائی گئی اے من
ـــــ دو سوہرے تے دو ہن جوائی ایویں مالک نے سنگت بنائی
اے ہے سارا اک گھر ـــــ یک جان تے جگر ـــــ ہنڑیں شبیر تے شکر
جیہڑا اصلوں انہاں نوں بھلاوے ، نبیؐ توں رنجاوے ، ایں گل نوں خدائی گئی اے من
ـــــ سُن رُتبے صدیقؓ و عمرؓ دے ڈوہیں روضے دے اندر نظر دے
ہووے مُرا بھی جے شک ـــــ کر جالیاں توں تک ـــــ جنہاں ڈٹھی ہے جھلک
جیویں حضرتؐ جا بغلیں سماوے ، تے جگ نوں ڈکھاوے ایں گل نوں خدائی گئی اے من
ـــــ پہلا دلبر نبیؐ دا صدیقؓ ہے ہر جا تے نبیؐ دا رفیق ہے
جدوں بنڑیا اسجن ـــــ ہائی جگ دشمن ـــــ بیٹھا مدنی نوں من
ایہو موڈھیاں نے آپ نوں چاوے جاں او کھاویلا آوے ، ایں گل نوں خدائی گئی اے من

جدوں آیا عمرؓ وڈ شانہ ـــ تھیا حیران سارا زمانہ
سوہنڑاں عمرؓ جرار ـــ جیندا پیا وجکار ـــ آئی دین تے بہار
نعرے اللہ دے ہر جا لواوے، تے خوف نہ کھاوے، ایں گل توں خدائی گئی اے من

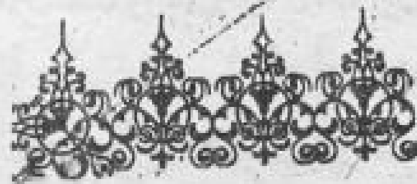
آیا عثمانؓ صاحب حیا دا ـــ پیارا داماد سائیں مصطفیٰؐ دا
زر مال قربان ـــ کیتا میر عثمانؓ ـــ سوہنڑیں ناشرِ قرآن
بکھیاں تسیاں تے دان چلاوے، تے کھوکھٹواوے، ایں گل توں خدائی گئی اے من

چوتھا ذی شان حیدرِ کرارؓ ـــ جیہڑا ہر گل دا ذمہ وار اے
اساں سنیاں دا پیر ـــ ہے شیخینؓ دا مشیر ـــ اے محمدؐ دا ویر
ایہے بچڑاں دے ناں رکھواوے، تے پیار جتلاوے، ایں گل توں خدائی گئی اے من

واہ صابر نبیؐ دا نواسہ ـــ جیندا کنبے دا کنبہ پیاسہ
شاہ لٹا سارا گھر ـــ اکبرؓ اصغرؓ ـــ ابوبکرؓ عمرؓ
تلے خنجر دے رب نوں مناوے، تے صبر دکھاوے، ایں گل نوں خدائی گئی اے من

پیارا عاشق نبیؐ دا بلالؓ ـــ جدوں سوہنڑیں دا تنظر اجمال
ساری دھرتی ستیندی ـــ تتی ریت تے لٹیندی ـــ ایں توں کلمہ چھڑیندی
بھیا سینے تے پتھر گٹاوے نہ کلمہ بھلاوے، ایں گل نوں خدائی گئی اے من

ایہو کمتر ساراں دا غلام ـــ جیندا تنظیم وچ درج نام
تھئی رب دی نظر ـــ پاواں شام وسحر ـــ ہر جا تے ظفر
حب انہاں دی رہوے تے جگ نوں بھاوے، ایں گل نوں خدائی گئی اے من



۶۱

دین رسول توں صدقے کیتا پیر شبیرؓ نے گھر دا گھر
ویر وزیر بھی نال آہن ابوبکرؓ عثمانؓ عمرؓ

حسنؓ حسینؓ جو صابر شاکر آہن بچڑے پیر علیؓ دے بوبکرؓ عثمانؓ عمرؓ بھی لختِ جگر ہن شیر جلی دے
منکراں پوسی نہ تھی منکر اندھا نہ تھی کھول نظر

نال دھیان ایمان دے بھائی ڈیکھ حکایت کربل بن دی اپنیاں خاص کتاباں دیوچ ڈیکھ فہرست بہتر تن دی
لازم تیکوں پڑھنا پوسی شہداء دی فہرست اندر

پانہیں پردہ توں الکھیاں تے سچ ہمیشہ ہوندا سچ جھوٹ الاون عادت ہوکے تس تس دیوچ گئی ہے رچ
جھوٹ دے شوق شراب دی مستی کیتا تیں تے خوب اثر

حرؓ شبیرؓ دے قدمیں آکے دو جگ اندر عزتاں پاوے اے دلبند علیؓ دے ہوون ذاکر کیوں نہ ذکر سناوے
لالچ جاں مجبور کریندا بند ہو ویندا علم دا در

قنبرؓ خادم پیر علیؓ دا جس دے توں اذکار سناویں بوبکرؓ عثمانؓ عمرؓ دا نام چھپا اعتبار بناویں
پیر علیؓ دے سامنڑیں توں شرمندہ ہوسیں روزِ حشر

اپنے بالاں دے ناں پیارے ہر کوئی رکھدا اس جہان تے کیتی ہن محبت ظاہر پیر علیؓ بھی تریں دے ناں تے
ایڈے پیارے ناواں والے ہوون میڈے لختِ جگر

کہیں نہیں رکھنے ناں بچڑاں دے اج ڈیہیں تائیں دشمناں والے ہر کوئی رکھدا ناں بچڑاں دے سوہنڑیں چن چن خوب نرالے
توں بھی رکھ لے ناں بچڑاں دے بولہب بوجہل شمر

بوبکرؓ عثمانؓ عمرؓ دے نام علیؓ نوں ڈاڈھے پیارے منکراں پوسی یار نبیؐ دے آہن سبھ چارے دلدارے
برحق یار نبیؐ دے پیارے راج دلارے بلجیر ور

چارے ہن غمخوار اساڈے چارے دین دے ہن رہبر بوبکرؓ فاروقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی حیدرؓ صفدر
کوئی منے یا نہ منے کھول حقیقت اے کمتر

۶۲

چارے یار نبیؐ دے برحق احمدؐ دے دلجان ڈسن
بوبکرؓ فاروقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ ذی شان ڈسن
او بنیا اصلوں نابینا جو دل وچ رکھ دا ہے کینا
عرب دے جن، جوڑے سجن
دلبر چار، ہن سچیار، جان نثار
بعد نبیؐ دے افضل چارے اے صادق ایمان ڈسن
رُتبے ڈیکھ صدیقؓ عمرؓ دے غازی سوہنڑیں احد بدر دے
مدنیؐ دے سنگ، لڑدے جنگ
ہر ہر جا، تیغاں چا، صاحب وفا
پاک رسولؐ دی فوج دے جرنل اے ڈوہیں شمشیر جوان ڈسن
آپ محمدؐ منگدا رب توں جس نوں روز الاویں سب توں
کر توں شرم، چھوڑ اے کم
کعبے دا در، کھولا عمرؓ، صاحب قدر
ملے جہیں محسن پیر عمرؓ تے تینوں کیوں بہتان ڈسن
جے تائیں اے در کھلیا رہوے نام عمرؓ دا کون مٹاوے
اللہ اکبر، کعبے دے اندر
نعرہ لواوے، جگ نوں سناوے، خوف نہ کھاوے
شاہد جیں دے شان عظیم دے نعرے وچ میدان ڈسن
جے تائیں لوگ نماز گذارے نام صدیقؓ دا جھلکاں مارے
بنڑیا امام، یار تمام
مقتدی، پیارا علیؓ، عزت وڈی
ساریاں رل کے پڑھیاں نمازاں مالک دے فیضان ڈسن

میر عثمانؓ نبیؐ دا پیارا   جانڑدا جس نوں عالم سارا
صاحب عقل، سوچ اے گل
ڈیکھو اگر، اِس دا قدر، آوے نظر
شاہد جس دے شان اقدس دے اج تائیں حرفِ قرآن ڈسن
حیدرؓ صفدر پیر اساڈا   شان وڈا ساڈے مولا دا
رب دا ولی، سوہنڑاں علیؓ
خیبر شکن، شیرِ زمن، ماہرِ فن
زور آزمائی ڈیکھ کے جس دی مرحب جہیں حیران ڈسن
ٹکٹو کر کر صفت ثناء توں   چوہاں نوں اپنا پیر بنا توں
رکھ توں جاری، عمراں ساری
کر توں سدا، صفت و ثناء، چوہاں دی ادا
چوہاں دے صدقے قلم تیڈی تے قدرت دے احسان ڈسن

---

(٦٣)

بنڑ یار نبیؐ دے یاراں دا — اٹھ علم کتاب دی لوڑ نہیں چل ویکھ سنجوک مزاراں دا

رب سائیں جیندے شان ودھاوے   آپ نبیؐ دے نال سماوے
سے سے زور پئے لاون ویری پیار نہ چھٹدا ایہ یاراں دا
توڑ دے ساتھی اَج بھی نال ہن   پئے لگیاں دی لاج نوں پالن
پیر علیؓ نے نال سمایا جوڑا خدمت گاراںؓ دا
اج تائیں حاضر وچ دربار ہن   اے محبوبؐ دے پہرے دار ہن
باجھ وزیراں زینت ہووے شان نہیں سرداراں دا
توڑ دے ساتھی توڑ پہنچیسن   انگلیاں ٹھپ کے جنت ولیسن
نال نبیؐ دے سیر کریسن جنت دے گلزاراں دا

ویری سڑدے سڑدے رہسن　　غم دیاں آہیں بھردے رہسن
نمبر والے نمبر لے گئے چارہ نہیں بے چاراں دا
رب سائیں جیندے جندے مارے　　حق دے نال نہ رکھ دے پیارے
تتی کاروں بے کار گئے او کار نہیں بے کاراں دا
شمع رسالت دا پروانہ　　جانڑدا جس نوں کُل زمانہ
نام صدیقؓ رفیق نبیؐ دا ساتھی بنڑیاں غاراں دا
نام عمرؓ دا دل نوں بھایا　　آپ نبیؐ جس نوں سڈوایا
بے شک ویرن دی عظمت بنڑیا فاتح مُلک ہزاراں دا
صفت صحابہؓ ورد بنایم　　وچ تنظیم دے نام لکھائیم
نام دا ملک تو سخن دا برتر لڑ پھڑیم لجداراں دا

---

(۶۴)

چَواندا اساں در ملیا!　　در ملیا نالے دل رلیا

جنہاں نال حیدر کرارؓ نے گذاریاں　　اُنہاں نال دِلوں دِلوں لائیاں اساں یاریاں
ویری دا کیوں تک تک دل جلیا
سانگے جنہاں نال کیتے حیدر کرارؓ ہن　　انہاں نال لوگاں جھیڑے لائے وار وار ہن
جلیندی رت نال ایہو ویرن پلیا
کرارؓ دے نکاح وچ جیندیاں گواہیاں　　تہمتاں تئیں انہاں دے ایمان اُتے لائیاں
ہوش کر ہوش کر ستے نہ جھلیا
فاطمہؓ حضورؐ پرنائی جاں کرارؓ نوں　　ڈاج کیتے بھیجیا بازار پہلےؓ یار نوں
بنڑ کے وڈیرہ اے صدیقؓ چلیا
در جے اٹو کھے نیں بیعت رضوان دے　　چودہ سو ۱۴۰۰ جوان کھڑے کیتے عثمانؓ دے
جے نہ عثمانؓ نوں ہتڑاں نیں ویریں ولیا

کافراں دے کوٹ کیویں بھنے ساڈے پیر ہن جوہر ڈکھائے جو علیؓ دی شمشیر ہن
نام سن کے کافراں دا ہوش ٹلیا
مکتو نیتی نوں قضا نہ اساں نے کرنا ہر دم یاراں دی مداحی وچ مرنا
روضے وچ ویکھ کیویں پیار پلیا

---

(۶۵)

ویری صدیقؓ عمرؓ دا کجھ سوچ کے الاویں
کجھ سوچ کے الاویں کجھ سوچ کے الاویں

سائیں دے ویر وزیر ہن ساری دھرتی دے پیر ہن ہر جا ساتھی نبیؐ دے ہر جا سائیں دے مشیر ہن
محرم راز نبوت جھاتی ہیں جاتے پا ویں
ڈوہیں پتلے وفا دے، صاحب محرم حیا دے باہنے بردے نبیؐ دے، خیر خواہ مصطفٰےؐ دے
نانے ہن فاطمہؓ دے جیں تے بہتان لاویں
روضہ عرشاں اعلٰے، وسدا جتھ کملی والا جوڑا صدیقؓ عمرؓ دا کیتا رب نے سمالا
اُتھے رحمت الٰہی ہر گز دھوکا نہ کھاویں
وسدے مدنی دے لے، وعدے لگیاں دے پلے جینوں رب نے رلایا کہیں توں ہوندے نہ کلھے
توں شیدائی دنور دا پی پے چھٹے وجاویں
جے توں ڈہدوں قرآن، راہندی بندا اے زبان سائیں دے یاراں نوں رُتبے ڈتے رب رحمان
سڑ سڑ ہویوں توں کولے پئدیں زندگی نبھاویں
تمغے رب دی رضا دے، پا گئے محسن اساڈے رلے ہن رلے رہسن شافعؐ روز جزا دے
تیڈے جھنڈیں بے فائدہ الٹا سائیں نوں رنجاویں
اوکھا روز حشر دا جیں توں ہر نفس ڈر دا ترگئے جیہڑاں نے رکھیا چنتا روز حشر دا
شالا اس ڈیہنہ مکتو شافع سائیںؐ نوں بناویں

(۶۶)

رب دے حبیب نال دِلوں دِلوں رَل کے جیہڑے جیہڑے مدنی دے یار بن گئے
قربِ رسولؐ کنوں سارے مالا مال تھئے جنت دے سارے ٹھیکیدار بن گئے

حق والاں مکے وچ سب کجھ چھوڑیا
چھوٹے وڈے زندگی دے ہر ہر موڑ تے
رُتبے صدیقؓ تے فاروقؓ عثمانؓ دے
ابنؓ ولید تے معاویہؓ جوان جیہیں
جنہاں جنہاں اکھاں وچ پیار دلدار دا
جیتھے کیتے رج رج پلیاں محبتاں
سارے اصحابؓ اساں سُنیاں دے پیر ہن
مسندِ نبوی تے مانڑیاں وزارتاں
کِسے صحابیؓ کیتے اچا نہ الاویں توں
سائیں دے صحابؓ نال وَیر جنہاں رکھیا
جنہاں اُتے رب تے رسولؐ تھئے راضی ہن
جھوٹیاں مقالاں اُتے قوم دا مدار ہے
قوم دے مزاجاں وچ پچھیا فتور ہے
انہاں نوں نہ لوڑ ہے قرآن تے حدیث دی
شرک دی موج وچ حق توں کنارہ ہے
کس نوں سنایئے سچ سچ بہوں کوڑا ہے
ملک تو جھوٹیاں نوں جھوٹ لگا پیارا ہے
اج نہ حرام تے حلال دی تمیز ہے

رشتہ ایمان دا حضورؐ نال جوڑیا
کافراں تے ننگی تلوار بن گئے
قدر بلند تھئے شاہِ مرداںؓ دے
مدنیؐ دی فوج دے سالار بن گئے
رب نے انعام ڈِتا شرف دیدار دا
رَتے محبوب دے مزار بن گئے
انہاں وچ چار سرکار دے وزیر ہن
حق دے خلیفے ایہے چار بن گئے
ضِد وچ مفتی ایمان نہ وِنجاویں توں
دوزخ دے اوہے ٹھیکیدار بن گئے
انہاں کیتے بھنگی اج بن بیٹھے قاضی ہن
دین دے ایہہ بھنگی ذمہ وار بن گئے
جھوٹیاں نے لُٹ لیا قوم دا شعور ہے
چور اج خود پہرے دار بن گئے
جھوٹیاں روائتاں اُتے قوم دا گذارہ ہے
جیتھے کیتھے جھوٹ دے بازار بن گئے
جھوٹ وچ اس اُس جگ دا خسارا ہے
جھوٹ نال اج ساڈے پیار بن گئے

(۴۷)

من مدنی دے یاراں نوں یار تے وِیریا توں ضد چھوڑ دے

ہن برحق خلیفے اے چارے تے وِیریا توں ضد چھوڑ دے

ہوئے صدقے ایہے مصطفیٰ توں مشکلاں وچ حبیبِ خدا توں
ہوئے حالت سفر جنگ اُحد بدر تن چا وارے تے وِیریا توں ضد چھوڑ دے

انہاں اسلام تے منتاں لائیاں تاہیں رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں
کیتے اے جنہیں عمل مدنی لایا چا گل تمک نظارے تے وِیریا توں ضد چھوڑ دے

فاقے کٹ کے جنہاں جھٹ نبھائے منی ہر جا تے رب دی رضائے
جاں خلیفے تھئے پہرہ ڈیندے رہے پہریدارے تے وِیریا توں ضد چھوڑ دے

ہا خلافت وڈی ذمہ واری پچھ انہاں توں جنہاں نے گذاری
شاہی اے جنہیں ملی چولے بھانہ بلی جھٹ گذارے تے وِیریا توں ضد چھوڑ دے

مر کے پایا کفن جییں پرانا ڈیویں اُس نوں فدک دا توں طعنہ
کجھ شرم کر شرم دین دا رکھ بھرم ہوونہ خوارے تے وِیریا توں ضد چھوڑ دے

ڈس خلیفاں دے ماڑی محلے حاسلا وچ حسد دے نہ گلے
تینوں کیوں ضد پئی متہ جو ماری گئی ضد دے مارے تے وِیریا توں ضد چھوڑ دے

کن فدک دے گئے او خزانے جیندے اج تائیں تینوں ہن گمانے
اپنے دل تے بھلوں تاہیں پڑدے رلوں تھی بیکارے تے وِیریا توں ضد چھوڑ دے

ڈہیں نوں بہ کے عدالت کریندے راتیں مزدوریاں کیتے ویندے
سڈ مریندے بھرن گٹھڑی سر تے رکھن وچ بازارے تے وِیریا توں ضد چھوڑ دے

جے علیؓ دے نہ ہوندے اے یارے منقتدی بنڑنہ کھڑدا کرارے
ایویں فتوے نہ لا کر علیؓ دا حیا جس دا پیارے تے وِیریا توں ضد چھوڑ دے

واہ علیؓ نال رل کے نبھا گئے یاریاں لگیاں جڑ کے ہنڈھا گئے
من نوں مکھتر دی گل سچے مذہب تے ول بیڑا پارے تے وِیریا توں ضد چھوڑ دے

---

(۶۸)

برحق پہلا سمجھ عقیدہ جے بنڑدیں محبدار علیؓ دا

پہلا دین نہ تینوں بھاوے　　جیہڑا آپ نبیؐ فرماوے
نویاں بدعتاں نویاں رسماں　　نہ کہیں کیتیاں نہ کہیں ڈسیاں
ہوش کنوں بیہوش تھیوں کیوں چھوڑ ڈتو لڑ پاک نبیؐ دا

اے قرآن بھی چھوڑ پرانڑاں　　آزادی دا پالے گاہنڑاں
غاروالا قرآن ہے آتوں　　پھر مسلک ساڈا جھٹلا توں
او قرآن ہے آنڑاں مہدی جیہڑا ہے پارے چہلیؑ دا

جوڑ نویں توں رہبر ہادی　　پُوجا کر اپنی منشا دی
بعد نبیؐ کوئی ہور نہ آندا　　توڑے پٹ پٹ مر کُرلاندا
جیہڑے آسن کاذب ہوسن ہے ارشاد کلام ربیؔ دا

چھوڑ پرانے مسئلے سارے　　لائی رکھ بھنگ نوں پی پی نعرے
جیہڑا مومن ہے گفتاری　　پیر علیؓ دے عمل توں عاری
سارے چنتے لہہ گئے تیڈے اِک چنتا ڈنڈے دوری دا

رسماں ریتاں بدعتاں جوڑیں　　دین نبیؐ دیاں حداں توڑیں
جاں جاں چھوڑیو دین پرانڑاں　　روز دے بٹھنیں روز مکانڑاں
دین نبیؐ دا باغی بنڑیوں تائیں لکھیو غلط قصیدہ

آلؑ نوں تقیہ باز بنایو　　اصحاباںؓ دا بغض ڈِکایو
مہدی پیرا جاں نہیں آیا　　دین تساں تائیں کیں پچایا
بغض حسد دے چاکے پردے مطلب سمجھیں غرض بیڈی دا

پہلا دین ڈسا اصحاباںؓ　　نادان اپنیاں کھول کتاباں
نال اساڈے لا نہیں جھیڑے　　کرمے دین دے آپ نکھیڑے
جے اصحابؓ ایمان توں خالی ڈس پھر کاتب کون وحی دا

اُلٹا ہیں ناراض اساں تے   کفر دے فتوے ہن سنیاں تے
جیہڑے ہن اِس دین دے داعی   تَیں انہاں ساراں نال ونجائی
تاں پچھدیں ایمان انہاندے اکھیاں ہن پر ہیں بے دیدہ
ہکستو کر تحریر جواب   یار دا ہویا ذہن خراب
بھنگ دے زورتوں ہوش گیا ٹل   پہلی پچھلی یاد نہیں گل
تنظیمی شہباز دے ڈرتوں آپوں بدلا رنگ گلی دا

---

(۶۹)

پہلے کریں پہچان ایویں کھولیں نہ زبان ذرا روضے ول تکیں اکھاں کھول کے
سوہنڑیں حق سبحان ڈتی رب گذران ذرا روضے ول تکیں اکھاں کھول کے

جیندے رب تے رلائے سنگ توڑ دے   اکھاں میٹیاں بھی سنگتاں نہ تروڑ دے
تینوں ہویا اے گمان ـــ پچھیں انہاندے ایمان ـــ ذرا روضے ول تکیں ـــــ
ایہے یار پیارے رب دے رسولؐ دے   جھولے رحمتاں دے مٹھے مٹھے جھولدے
شاناں والے دے مکان ـــ اتے ہوئے مہمان ـــ ذرا روضے ول ـــــ
جیہڑا آیا کیتے عزت اِسلام دے   قلعے بھنے جیں ایران اتے شام دے
سارا جگ جہان ـــ جانڑیں عمرؓ دی شان ـــ ذرا روضے ول ـــــ
تینوں ذاکراں بھلا یا گیوں بھل توں   گیوں بغض صحابہؓ اُتے تل توں
ہوندی عقل حیران ـــ تیڈے سُن بہتان ـــ ذرا روضے ول ـــــ
کریں شرم نبیؐ دے دربار دا   لڑ پھڑیا ہے انہاں لجدار دا
نبیؐ آخر الزمان ـــ ڈتی بغلیں امان ـــ ذرا روضے ول ـــــ
جیہڑے اسلام تے منتاں لا گئے   خدمتاں کر کے عمراں نبھا گئے
تھئے رب ولوں دان ـــ ایویں آہدا ہے قرآن ـــ ذرا روضے ول ـــــ

کوئی بستر اُتے کوئی غار وچ — بیٹھا محو رسول دے دیدار وچ
اھو قدر دی شان —— اَج بھی ہے دربان —— ذرا روضے وَل تکیں اکھاں کھول کے
جینوں سبقت ہے وَالسَّابِقُوْنَ دی — جینوں دولت ملی اَدُّ عُوْنَ دی
تیڈے اُسے اُتے طعن —— کیتھوں لدھوا ایمان —— ذرا روضے وَل - - - - - - -
ذاکراں نوں تیڈے نال وَیر ہے — چاہندہ تُکّتو تیڈی روز خیر ہے
ایویں کھولیں نہ زبان —— نہ تاں پیسیں نقصان —— ذرا روضے وَل - - - - - - -

---

(۷۰)

عاشقاں دا جوڑا سُتار لے دلدار دے

پیاریاں نوں رب ولوں ملے ملے پیار دے

چھڈ بُغض عناد تے کینہ ڈے چھوڑ نکمے جھیڑے — حیدر کرارؓ دے ریاں یاراں نوں کون نکھیڑے
اَللّٰه ھُوَ اَللّٰه اَللّٰه ھُوَ اَللّٰه بھاندے نہ علیؓ نوں تیڈے بول تکرار دے
توں بھلیوں بھولا بھلیوں بُھل ذاکراں تینوں لائی — یا شور ملنگاں پایا جینوں اپنی سُرت نہ کائی
اَللّٰه ھُوَ اَللّٰه اَللّٰه ھُوَ اَللّٰه جھاتی پا کے ویکھ سودے اپنے بازار دے
محبوبؐ خدا دے سہورے ایہے فاطمہؓ دے ہن نانے — ہم نسب رسولِ اکرمؐ دے ہن سابق وچ ایمانے
اَللّٰه ھُوَ اَللّٰه اَللّٰه ھُوَ اَللّٰه کیتیاں واصدقہ اے رلے نجدار دے
صدیقؓ دے صدق تو صدقے من گئے اپنے بیگانے — کئی خصلت خائن بن ٹرکے ترت فدک دے ڈیون طعنے
اَللّٰه ھُوَ اَللّٰه اَللّٰه ھُوَ اَللّٰه فیصلاں دا ذمہ تھئیں حیدر کرارؓ دے
سائیں جس ڈینہ عمرؓ نوں منگیا تیتوں او ڈینہہ کیویں بھلیا — آیا جس ڈینہہ فخرِ عدل دا دربیت اللہ دا کھلیا
اَللّٰه ھُوَ اَللّٰه اَللّٰه ھُوَ اَللّٰه جتھے کتھے سگے چلے عمرؓ جرار دے
محبوب دے اے ہم مسکن کُل اُمت دے سردارے — پئے وَیری پٹ پٹ مرسن ہن یار دے رلڑے یارے
اَللّٰه ھُوَ اَللّٰه اَللّٰه ھُوَ اَللّٰه اکھیں وچ اکھیں دل تک تک ٹھار دے

پڑھ کلمہ بھیجیں بہتر ہن محبوبؐ خدا دے ویہڑے　　صدیقؓ عمرؓ دے رتبے ذرا ڈیکھ توں ہو کے نیڑے
اَللہ ھُوَ اَللہ　اَللہ ھُوَ اَللہ توڑوں ہو کے آئے اے وزیر سرکارؐ دے

شیخینؓ دے ہر دشمن توں رب اِلویں ہے پٹویندا　　ایہو بغض دا ملیا بدلہ پیا ڈیکھے آندا ویندا
اَللہ ھُوَ اَللہ　اَللہ ھُوَ اَللہ ایہو جہیں کہاں اُتے زندگی گذار دے

مکتوبؒ ہووی راضی حق نال رکھیں یارانہ　　کر صفت صدیقؓ عمرؓ دی سمجھیں ہے فضل یگانہ
اَللہ ھُوَ اَللہ　اَللہ ھُوَ اَللہ تنظیمی طور ڈ ٹھے تیڈی گفتار دے

---

(۷۱)

ساڈے پیر امیر اندے توں سر وچ مٹیاں پائی جا
اساں خاص مرید انہاں پیر اندے توں پٹدیں عمر نبھائی جا

ہمراز نبوت چارے ہن　　جنہاں نال چمکدے تارے ہن
ہن اعلیٰ شان وزیراں دے اتھا اپنا نام لکھائی جا

توں بے فائدہ تکرار نہ کر　　قرآن کنوں انکار نہ کر
قرآن دیاں تفسیراں دے آ مقصد سمجھ پکائی جا

توں قول علیؓ دے یاد چا کر　　الویں اپنا گھر برباد نہ کر
اسلاف دیاں تحریراں دے پہلے الفاظ مٹائی جا

پڑھ قول اماماں باراں دے　　جنہاں شان لکھے ہن یاراں دے
انہاں راویاں ابن سبائیاں دے توں جھوٹے قول جھلائی جا

ڈس رب دا گھر کھلوایا کیں　　کسریٰ دا تاج لہایا کیں
اینڈی فوج دیاں شمشیراں دے لسکار دے مل توں پائی جا

کذّاب دا کذب مٹایا کیں　　جھولی وچ یار رسمایا کیں
محبوب دے دامن گیراں دے القاب خطاب پکائی جا

سُن صفتاں پیر عثمانؓ دیاں　　مظلوم شہید دی شان دیاں
حسنینؓ گواہ توقیراں دے کجھ پیراں توشرمائی جا

اساں پیر علیؓ نوں پیر مناں　　مدنیؐ دا ویر وزیر مناں
کرارؓ دے خاص مشیراں دے سُن رُتبے وھم مٹائی جا

سُن صفتاں پیر شبیرؓ دیاں　　شاہ صابر دی توقیر دیاں
جیندے سر تے سُن جھڑ تیراں دے سر سجدے یار منائی جا

کمتر حق نال بنا یاری　　یاراں دی صفت رکھیں جاری
تنظیمیاں دیاں تحریراں دے مفہوم تے دیداں لائی جا

(۴۲)

سوہنڑیں بوبکرؓ دے عمرؓ ذیقدر دے ڈسن ساری اُمت توں رُتبے نرالے
اے روضے دے اندر سُتے لا کے بستر علیؓ نے سمائے محمدؐ دے نالے

بیعت جیندی کیتی علیؓ جہیں جوان　　اے قرآن ناطق ڈسے جیندی شان
عقل کر عقل توں، جہنم نہ جل توں
ہتھاں نال اپنے نہ مَل منہ مکالے

پچھو جیندے پڑھیاں علیؓ سائیں نمازاں　　توں بکدیں انہاں نوں پکا کے نیازاں
علیؓ توں شرم کر، نہ مردود تھی مر
حشر وچ علیؓ سائیں نہ لیسی سنبھالے

نبیؐ سائیں دے سہوراں نوں توں سب الا کے　　منگیں رب توں جنت سدا بک بکا کے
نیت نوں صفا کر، نبیؐ توں حیا کر
نہ گستاخ بنڑ کے عمر اپنی گالے

جنہاں مصطفےٰ دی شریعت ڈسائی　　الاویں انہاں نوں توں نائی قصائی
او محبوب رب دے، شہنشاہ عرب دے
امام او اعظم محمدؐ دی آلے

جنہاں دین نبوی نوں ہر جا لجایا — انہاں تام لوگاں نوں مومن ڈسایا
اے کم مومناں دے، کہیں جانہ ٹھاہندے
یقیناً اے ابن سبائی دی چالے

تمر لنگ لنگڑا اہے رہبر جنہاں دا — انہاں توں جیں مسئلہ ڈساتعزیاں دا
نہ پہلاں بنایا، نہ پچھلاں ڈسایا
ذرا پڑھ توں اپنے کتابی حوالے

علیؑ سائیں جنہاں نال رل کے نبھائی — تساں دشمنی کیوں انہاں نال پائی
او اکٹھے دے یار ہن، اتو کھے پیار ہن
ایہا گال اہدے اے تنظیم والے

نہ تنظیمی کلمتوں تے ناراض ہوتوں — ایں اپنے قصیدے نوں پڑھ پڑھ کے روتوں
ساڈا اے جواب، مقابل خطاب
تیڈے ذاکراں پہلے کیتی ابا ہے

(۷۳)

حق دا ترازو ہے ایمان نال تولیا
مذہب علیؓ دا سچا سنیاں نے گولیا

منیا علیؓ نے جینوں سنیاں دا پیر ہے — رب دے رسول جینوں چنیا وزیر ہے
جس تے نبیؐ توں سارا تن من گھولیا

مدنی دے یار سوہنڑیں اک بئے دے ویر ہن — دین دے پیار وچ سبھے کھنڈ کھیر ہن
رحماء دے دھاگے وچ رب نے پرولیا

عزتاں صدیقؓ دیاں ہر توں ٹرالیاں نی — ازلی پریتاں جیہڑے اج تائیں پالیاں نی
کر کے تبرا بھنگی دین نوں ہے رولیا

دین دا کمال سارا لوگاں توں چھپائی رہے — متعے والی شان محبتاں تے ورتائی رہے
تنظیم والاں سارا پول آکے کھولیا

بزدل حیدر کرارؓ نوں بنائی رہے تقیے دی پیر اُتے لائی رہے
انہاں دے بہاناں وچوں حق اساں ٹولیا
سُنیاں نوں ٹھگ لیندے وڈے استاد ہن پٹ کے زنجیراں نال تھکے برباد ہن
جرم چھپاونڑ کیتے ڈاہڈیں نوں رولیا
کیڈی ٹھگ بازی کیتی دین دے غداراں نے تک کے جبیکا کھادا سُنیاں بیچاراں نے
سُنیاں لحاظ کتوں لیب بھی نہ چولیا
سُن کے قصیدے تیڈے بھریا دھیان ساڈا سوہنڑاں علیؓ بھی ساڈا حقدا قرآن ساڈا
عمل علیؓ دا ساڈا تاہیں اساں بولیا
مدنیؐ دے یاراں اُتے تیں جو الزام لایا سارے اسلام وچ بھنگیاں نے رولا پایا
رب دے قرآن ایہو الزام دھولیا
ایڈیاں طراریاں نہ سُنیاں نوں یاد ہن وارث علیؓ دے سُنی صاحب جائیداد ہن
مکتی ہمیشہ ہوندا مومن نے بھولیا

(۷۴)

سوہنڑاں شاناں والا آیا ذمہ واری ربّ دی
لوکاں رولا کیہاں پایا ذمہ واری ربّ دی

جیہیں رب فرمائیاں قرآن ڈسیاں ایں دے ہر کردار اُتے آیتاں وسیاں
بھانویں ہووے سائیں دا گھر ــ یا کہ غار دا سفر ــ ہووے مکہ یا بدر
جیں جا قدم اُٹھایا ذمہ واری رب دی
ہویا امر الٰہی سوہنڑیں چھوڑیا وطن چھٹا مکے دا نظارہ سارے جیلے ڈتے بھن
رلے چلا بوبکرؓ ــ ڈاڈا گھروں سرورؐ ــ سوہنڑیں صاحب قدر
ایویں رب فرمایا ذمہ واری رب دی
اے صدیقؓ سوہنڑاں مدنیؐ دا غار دا ساتھی تھیا مدنیؐ دے رلے اے مزار دا ساتھی
سال چودہ سو گزر ــ گئے روضے دے اندر ــ تیڈی ماری ہے نظر
رب رلے چا سمایا ذمہ واری رب دی

چڑھا سوہنڑیں وی مُصلے اُتے پیارا ابوبکرؓ ۔۔۔ کینوں رب دے نبیؐ توں ایڈا مِلا نہ فخر
جیویں پایا ایں صدیقؓ ۔۔۔ پیارے غار دے رفیق ۔۔۔ اکھوں قدر و ویکھ
چا مُصلے تے کھڑایا ذمہ واری رب دی

پیارے رب دے رسولؐ کیتا عائشہؓ دا نکاح ۔۔۔ جیندے شان دی قرآن کیتی کھول کے مداح
پیارے رب دے رسولؐ ۔۔۔ کیتا عائشہؓ توں قبول ۔۔۔ جو نکاح دا اصول
نہیں آپوں لب ہلایا ذمہ واری رب دی

جینوں رب نے چا سماوے کوئی اُٹھا نہ سکدا ۔۔۔ ہویا یاراں دا پیار کوئی جگا نہ سکدا
سارے رل کے سُتے ۔۔۔ نہیں کسے توں اُٹھے ۔۔۔ لوگاں سینے پٹے گئے
رب اکٹھے جا سمایا ذمہ واری رب دی

سارے رب دے بہشتاں توں ہے روضہ افضل ۔۔۔ چڑھی روضہ رسولؐ اُتے رحمتاں دی چھل
جتھے وسے رحمت ۔۔۔ اُتھے پہنچے نہ لعنت ۔۔۔ تیڈی ماری گئی ہے مت
رب شان چا ودھایا ذمہ واری رب دی

تنظیم والیاں دے ہن احسان مکتو ۔۔۔ رب سُنیاں دے بھیجے نگہبان برتر
اے بخاری دا جمال ۔۔۔ تے قریشیؒ دا کمال ۔۔۔ آیا تونسے والا لال
جنہاں حق سمجھایا ذمہ واری رب دی

---

(۷۵)

جیندے مولا نے رُتبے ودھائے ۔۔۔ کریسی کوئی کیا ہے
اے ویری ایویں جلدے پئے

ایہے منبر دے حقدار ڈس تے ۔۔۔ ثانی فی الغار مزار ڈس
بن یاراں نہ مدنی نبھائے ۔۔۔ تے ہوندے نہ جدائے
اے ویری ایویں جلدے پئے

ہتھ رب دے جینوں شان ڈیوے ۔۔۔ گنبدِ خضرا ایوان ڈیوے
جیں توں جنت بھی صدقے جائے ۔۔۔ تے پئی شرمائے
اے ویری ایویں جلدے پئے

صدیقؓ عمرؓ بن پیر علیؓ تھیں ثابت ہوندا شیر جلی
جیھنوں سڈ سے رسول بنائے --- نکاح دے گواہے
اے ویری ایویں جلدے پٹے

گیا مفت سڑ دل دا چیتا رل سبے ہوش تھیا کائی یاد نہ گل
ڈِسن اپنے بھی اس توں پرائے --- اے بھنگ رنگ لائے
اے ویری ایویں جلدے پٹے

میں صدقے ڈوہاں دے شاناں توں مٹھے مدنی دے پرواناں توں
جنہاں مدنیؐ توں گھر لٹوائے --- او صاحب وفائے
اے ویری ایویں جلدے پٹے

نہ مدنی دے یاراں نوں پٹن کجھ بیتی پیر علیؓ دی سُن
انہاں احسان حیدرؓ تے لائے --- علیؓ نہ بھلائے
اے ویری ایویں جلدے پٹے

سب یار اک بئے دے یار ڈسن نہیں دشمن پیار ہی پیار ڈِسدے
جیھنوں رب دا رسولؐ پڑھائے --- او ساڈے پیشوائے
اے ویری ایویں جلدے پٹے

عون ظاہر آ تنظیم کیتا کملتے ہے کرم کریم کیتا
ہوٹھے دھرتی تے حق دی صدائے --- ساڈی اے دعائے
اے ویری ایویں جلدے پٹے



۴۴

ساڈے دِلاں وچوں جانڑاں نہیں صحابہؓ دا پیار آپوں سوچ لے

ہر جا تے لہندے رہے دین دی سنبھال وے — دکھے ویلے لائیاں جنہاں اکھیں اکھیں نال وے
جنہاں ٹوتیاں جائیداداں سائیں دے قدماں توں وار آپوں سوچ لے

رُخِ محبوب اُتے رہندی جیندی دید وے — جنگاں وچ غازی ایہے گئے تاں شہید وے
پہنچی کسریٰ دے کوٹاں تائیں جیندی تلوار آپوں سوچ لے

کافراں تے رُعب رہیا شاہاں وچ شان رہیا — جیندی تلوار کنوں ڈردا جہان رہیا
کئی جہیڑے تک چھوڑ دیندے پہلے تلوار آپوں سوچ لے

مدنیؐ دے دوستاں دی ایہا پہچان ہے — ہر جا ڈسیندا جیندے رُتبے قرآن ہے
ڈتے رُتبے جنہاں نوں خود حیدرِ کرارؓ آپوں سوچ لے

انہاں دے طفیلوں پھلا پھُلا اسلام ہے — ہر جا پہنچایا انہاں حق دا پیام ہے
ہویا اپناں پرائیاں وچ جیندا وجکار آپوں سوچ لے

تاہیں صحابہؓ دے رب رُتبے ودھائے ہن — رب دے نبیؐ دے ایہے سچے تے سکھائے ہن
اساں من بیٹھے اپنا انہاں نوں سردار آپوں سوچ لے

انہاں بن ہوندا نہیں سائیں دا نظارہ ہے — کمتو کوئی نہ صحابہؓ بن چارہ ہے
کیں توں وکھرا نہ ہوندا روضے والے دا دیدار آپوں سوچ لے

۴۷

اساں تابعدار صحابہؓ دے دل نال انہاندے لائی رہسوں
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ نوں اپنا پیر بنائی رہسوں

خوش قسمت بخت بلند ہن او جیہڑے خادم بن پچوں یاراں دے
وَاَعَدَّ لَهُمْ دیاں موجاں وچ حقدار جنت گلزاراں دے
وَالسَّابِقُوْنَ دے ہر ہر لفظ نوں اپنی سند بنائی رہسوں
نال اصحاباںؓ دے برداں دے رب جنت دا اقرار کیتا
افسوس انہاں تے جیں قرآن دا پڑھ پڑھ کے انکار کیتا
اساں لَارَیْبَ فِیْهِ دا مطلب سجناں نوں یاد ڈوائی رہسوں
یارانِؓ نبیؐ دے خادماں نوں واہ رب توں خاص انعام ملے
رب راضی رب تے اور راضی جنت وچ خاص مقام ملے
اساں ہر اپنے بیگانے نوں وَل وَل اے عرض سنائی رہسوں
رب اپنی جنت دے وعدے نال صحاباںؓ دے کر چھوڑے
ہے خواہش جنت دی جس نوں دل نال صحابہؓ دے جوڑے
اساں ہر باطل نوں حق مذہب سُنی دی شان سنائی رہسوں
قرآن دا بنڑ قرآن سوا ایمان نہیں کائی شان نہیں
قرآن سوا کہیں شخص اُتے راضی ہوندا رحمان نہیں
قرآن دے ہر ہر لفظ اُتے اساں اپنی دید ٹکائی رہسوں
قرآن مصدق ساراں دا محبوب خدا دے پیاراںؓ دا
قرآن ڈسیندا ہر ہر جا تے شان رسولؐ دے یاراںؓ دا
مدنی محبوبؐ دے روضے دا اساں اپنی دید بھنوائی رہسوں

صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ دے در آیاں بن چارہ نہیں
دو عالم وچ کہیں کلمے گو دا یاراں باجھ گذارہ نہیں
اساں اصحابہؓ دے شان کیتے ہر ڈکھ سکھ سر تے چائی رہسوں
جس بغض رکھا اصحابہؓ دا دو جگ وچ بازی ہار گیا
ایمان توں او محروم تھیا قرآن کنوں بیزار تھیا
ہمتیؔ ناموس صحابہؓ دا اساں ہر دم جھنڈا چائی رہسوں

---

(۷۸)

نہ نادان بن کجھ عقل کر عقل
اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

—— اماماں دے قولاں تے کر اعتبار ے بلاشک ایہے دین دے ذمہ وار ے
اے صاحب قدر ہن —— ولی معتبر ہن —— بہادر نڈر ہن
انہاں دا الاونڑ اصولِ اصل ...... اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل
—— ڈسائی اماماں صحابہؓ دی شان جیندا اُٹھدے باہندے توں ہے کُجھدا ایمان
او اک بئے دے یار ہن —— محبت تے پیار ہن —— وڈے دیندار ہن
صحابہؓ دا بنڑ کے مخالف نہ گل ...... اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل
—— صحابہؓ اماماں دے جان و جگر ہن اماماں دے گھر وچ صحابہؓ دے ور ہن
اے اک بئے دے ویر ہن —— تھئے کھنڈ تے کھیر ہن —— سبھے ساڈے پیر ہن
گئے دل اساڈے انہاں نال رل ...... اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل
—— ساڈا دین سارا اماماں دا دین اماماں دا منکر یقیناً لعین
او جو کجھ ڈیندے —— اساں پئے منیندے —— تے سُنی سڈیندے
خدارا ذرا اپنے رخ نوں بدل ...... اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

—اماماں دے فرمان توں جان واراں — صحابہؓ دے احسان کیویں وساراں
او محسن اساڈے — سبھن مصطفےٰ دے — علیؓ مرتضےٰ دے
انہاں تے چڑھی پہلی رحمت دی چھل —اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

—صحابہؓ دے رُتبے اماماں ڈسائے — رہی تیڈی مرضی نہیں شک دی جاہے
مُقدر جنہاندا — ہووے اصلوں ماندا — نہیں حق سکھاندا
جیویں حق توں وانجا گیا بوجہل —اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

—اماماں دی ہر گل تیں سُن کے بُھلائی — زبانی توں بنڑدیوں انہاندا فدائی
محبت کماں لے —اماماں دے نالے — منیں کاڈے نہ گالے
اے دستور اُلٹا ڈٹھا اجکل —اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

—اماماں دے فرمان توں مُنہ نہ موڑیں — نہ کہیں حال وچ لڑ اماماں دا چھوڑیں
تعصب ہٹا لے — توں کردِل صفالے — انہاں توں پچھالے
توں اپنیاں کتاباں دی پڑھ لے نقل —اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

—صداقت دے پتلے اے تعظیم والے — جنہاندا تعلق صحابہؓ دے نالے
اے مکتب ہے بردا — اماماں دے گھردا — جگر سینہ ٹھردا
نہ ضد وچ اُجڑ سُنی مذہب دووَل —اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

۷۹

پڑھ کے کلمہ پھیر نہ اکھیاں مَن لے سائیں دے یارے
خوف خدا کر ضد وچ نہ مر عمر نہ کر بیکارے

پیر بن ہر دے سارے دہرے — چا اکھیاں توں پردے
نال مزاراں یار دے یاراں سُتیاں بھی دل ٹھارے
سینے لاکے جپھیاں پاکے — وسدا نال سما کے
روضے اندر دید بھنوا کر ڈیکھ ہن کے جہیں پیارے

نام انہاں دے اُٹھدے باہندے پیر علیؒ نوں بھاندے
سنگ سروگ دے وسدے بردے ماڑن موج بہارے

اوکھیاں گھڑیاں یاریاں بنڑیاں دیداں اڑیاں اڑیاں
رل کے وٹھیاں پیار دیاں گنڈھیاں کیتے رج دیدارے

آخر جانڑاں کہیں نہیں رہنڑاں اوڑک قبر ٹھکانڑاں
یاریاں لا گئے عزتاں پا گئے شاہد چندر ستارے

فعل حیدرؓ دا اصاف منظر دا چھیڑ نہ شر گھر گھر دا
بیعت علیؓ دی شیر جلی دی ختم کیتے تکرارے

عمراں ساری نال گذاری ہر شے دین توں واری
دشمن من گئے بھولے بن گئے ہن سارے لجدارے

کلمتوں جے کر سینے اندر ہووے عشق پیغمبر
سائیں دے بانے ہن وڈ شانے ہوندا نہیں انکارے

(۸۰)

جیہڑے غلام بنڑ گئے دربار مصطفیٰ دے
بے شک انہاں دے رتبے رب کر ڈتے زیادے

فوج محمدیؐ دے جو بنڑ چکے سپاہی
اپنی رضا انہاں نے رب دی رضا بنائی
والسابقون توں کیوں تیں دید چا ہٹائی
جنت انہاں دی ہو گئی رب کر چکا ہے وعدے

رب ہے انہاں تے راضی سارے اور رب تے راضی
کیتی نبیؐ انہاں تے ہر ہر جگہ فیاضی
جیندے ایمان پچھدیں ہر روز بنڑ کے قاضی
شاگرد مصطفیٰ دے مقبول ہن خدا دے

تمغے مِنّ کِیتے ھُم دے حضرتؐ ڈِتے جنہاں نوں
ظُلم و غصب دے مہنڑیں ڈیویں توں نت انہاں نوں
روضے دے وچ رنجایو سردارِ دوجہاں نوں
افسوس دل توں پردے اُٹھ گئے شرم و حیا دے

یک جان تے جگر ہن وانگوں اے کھنڈ تے کھیر ہن
ایمان والیاں دے سارے دے سارے پیر ہن
شادی علیؓ دی جاں تھئی حیدرؓ دے مشیر ہن
کملا نکاح علیؓ دا تیکوں رہیا نہ یاد دے

صدیقؓ تے عمرؓ ہن ڈوہیں فاطمہؓ دے نانے
ڈیویں جنہاں نوں اکثر گھر گھر فدک دے طعنے
اپنے ایمان وانگوں تیکوں تھیا گمانے
اسلام وچ مچایو اک مفت دا فساد دے

ضِد نال رکھ نہ پیارے ضد وچ ہزاراں مارے
ضِد والیاں دی بیڑی پہنچی کدے نہ پارے
بنڑ وچ انہاں دا خادم جیہڑے نبیؐ دے یارے
ہن آشنا جو ڈسدے محبوبِ کبریا دے

جیہڑے رفیق گھر وچ ساتھی رہے بدر وچ
راہندے نبیؐ دے رلڑے ہر خوف تے خطر وچ
منظور جیہڑے ہو گئے محبوبؐ دی نظر وچ
محبوبؐ نال وسدے چنیندے سِٹے سواد دے

کمبخت جنہاں صحابہؓ دا بغض رکھیا سینے
او بدنصیب اکثر ویندے نہیں مدینے
موجاں تے بحرِ عصیاں کتی غرق تھئے سفینے
اِس مرض وچ او مارے لائق نہیں شفا دے

---

(۸۱)

بھنگیا محبوبؐ رب دا دِل رنجا ونڑ چھوڑ دے
مُصطفےٰؐ دے نائباں نوں سب الاونڑ چھوڑ دے

دین جنہاں دی بدولت ہر طرف ہے چھا گیا
نال جنہاں دے نال مدنیؐ دین حق پہنچا گیا
گھر جنہاں دے مصطفےٰؐ آ کے نکاح پڑھوا گیا
اے جہیں یاراں اُتے بہتان لا ونڑ چھوڑ دے

چا کے تلواراں جیہڑے جنگاں دے وچ غازی رہے
آپؐ دی برکت جتیندے ہر جگہ بازی رہے
ہر مُصیبت وچ رضائے حق اُتے راضی رہے
رب جیندے رُتبے ودھائے توں گھٹا ونڑ چھوڑ دے

جگ جدوں دُشمن نبیؐ دا اے نبیؐ دے یار سن
ہر گھڑی خدمت گذاری وچ اے تابعدار سن
دینِ حق دے سب توں پہلے اے علمبردار سن
ہوش کر اسلام دے دُشمن ہسا ونڑ چھوڑ دے

مصطفےٰؐ دا پڑھ کے کلمہ مُصطفےٰؐ دا گھر پٹنڑ ایں
آپؐ دے سہوراں جوائیاں نوں پیا اکر پٹنڑ ایں
عائشہؓ حفصہؓ جہیں پیارے نبیؐ دے ور پٹنڑ ایں
اِس گلوں اے بے عقل مومن سڈا ونڑ چھوڑ دے

جیں علیؓ دی ماں نوں پٹنڑیا او کیویں ہُبدار ہے
اے جہیاں مردوں دے ایمان ہے مُردار ہے
بے شرم او بے حیا اسلام دا غدار ہے
دین حق دی جا بجا توں گت بنا ونڑ چھوڑ دے

مصطفٰیؐ نے شک نہیں کیتا جیندے ایمان وچ
تال حضرتؐ دے رہے ہر آن ہر میدان وچ
رب انہاں دے شان جتلاوے پیا قرآن وچ
ہنڑ توں اس قرآن دا پڑھنا پڑھاونڑ چھوڑ ڈے
جے اے ہے قرآن صادق تاں اے ہن ایماندار
گر نہیں اصحابؓ مومن توں بھی اے قرآن وسار
بن صحابہؓ دے نہیں قرآن اے بنڑدا سچار
منکر الاوے تے لوگاں نوں پھساونڑ چھوڑ ڈے
یکتوا قرآن کیتا جھوٹ دے سچ دا نتار
او نہیں مومن جیندا قرآن تے نہیں اعتبار
کے جہیاں باطل تھیا تنظیم والیاں دا شکار
تونسوی بس کر کتاباں دا اٹھاونڑ چھوڑ ڈے

۸۲

جنہاں اکھیاں محمدؐ نال لائیاں
انہاں نوں رب توں ملیاں شہنشاہیاں

کسے دی سائیں سوا رب تائیں رسائی نہیں
محمدؐ باجھ رب بگڑی بنائی نہیں
ملکاں بھلیاں ایویں عمراں نبھائیاں
جیہڑے سائیں دے تھئے رب دے او منظور رے
جیہڑے سائیں توں ہٹے رب توں تھئے دور
او مارے گئے بے چارے باجھ سائیاں
ایندی رحمت سمندر بے کنارے
پیاسا تی سڈنے کر کر اشارے
اے پیاساں دیاں پیاساں بجھائیاں
اوارہ رہ کے جو عمراں گنوا بیٹھے
عداوت وچ محمدؐ توں رسا بیٹھے
انہاں جاہیں جہنم وچ بنائیاں

ھتھے صدقے جیہڑے سائیں دے اشاراں تے اوہے حاکم ھتھے ملکاں ہزاراں دے
انہاں جُڑ جُڑ کے شاہیاں، ہن ہنڈھائیاں
ایندے دربار توں شاہی بھی قربان جیہڑے وسدے نبیؐ دے ہوکے مہمان
انہاں کیتے فلک توں چھٹیاں آیاں
منظر ماری وچ جیں دی او بھُل جاندا صحابہؓ دی شکایت تے او تُل جاندا
نظر قرآن دیاں آیتاں نہ آیاں
دعا ملک تو تیڈی ہو ہر بشر کیتے ہو منظوری زیارت سائیں دے گھر کیتے
جتھوں سارے زمانے عزتاں پائیاں

(۸۳)

محمدؐ دے دربار عالی توں صدقے جتھے رحمتاں دے خزانے لٹیندے
شراب محبت دا میخانہ کھلیا جتھے دم بدم آکے مستانے پیندے

اے دربار ہے رحمۃٌ للعالمینؐ دا ڈے اس توں کم درجہ عرش بریں دا
توں تھوڑی سمجھ سوچ رتبے انہاں دے ، جیہڑے خاص اندر دے بلہنے ڈیندے
ہے اس در تے رحمت دا ہونڑاں ونڈارا صدیقؓ و عمرؓ دے ہتھوں ملنڑاں وارا
ایہے ہن وڈیرے محمدؐ دے گھر دے ، نہیں ایسے چنگیاں نوں طعنے ڈیندے
جے آونج ہووے نال درباریاں دے ملن نسخے ایمانی بیماریاں دے
لکھا نام مدنی دے دارالشفاء وچ ، ایں در تے لکھاں دل پرانے رنگیندے
ایویں رلدے رلدے نہ عمراں گنواتوں اوہے ارشا کوئی وارث بنا توں
اتھے بنڑدے رومیؓ تے جشیؓ تے قرنیؓ ، اتھے بے گھراں نوں ٹھکانے ڈھیندے
اتھاں ملیاں بھیکاریاں نوں بھی شاہیاں درِ مصطفےٰؐ تے لکھاں عزتاں پائیاں
ایہو وقت ہے یار رُٹھڑا منا لے ، ایں در تے وچھن دے بھلانے لڑیندے
توں کڑ لگ نبیؐ دے جے چھٹکارا چاہویں اوارہ ایویں جگ تے رُلدا نہ راہویں
محمدؐ دے دامن تلے جیہڑے آگئے ، انہاں توں نہ پچھلے فسانے پچھیندے

او خوش بخت من در نبیؐ دے جو بردے　　یقیناً او چنتے لہا گئے حشر دے
انہاں توں فرشتاں دی پچھ گچھ نہ ہونڑیں ، انہاں دے بنڑیں اُٹھ گھرانے سینڈے
این تنظیمی مکتو دی منظوری ہووے　　نظر رب دی رحمت بھری اس تے پووے
حشر وچ سڈیوے نبیؐ دا مداحی　　عمر بھر رہن اے ترانے لکھیندے

---

(۸۴)

جنہاں دِلوں دِلوں اکھیں نال مدنیؐ دے لائیاں
رب ڈتیاں انہاں توں کیویں شاہاں اُتے شاہیاں

انہاں دے نصیباں نال کیندی کیا مجال ہے　　سُتیاں بھی آئی رتے مدنیؐ دے جال ہے
جنہاں تک تک مکھڑے نوں صدراں لہائیاں
ابن قحافہ کیویں بنیا صدیقؓ ہے　　ساریاں صحابہؓ کنوں قدر ودھیک ہے
جیں یار نال سنگتاں نی رل کے نبھائیاں
عجب نصیب جاگے عمرؓ غیور دے　　بن کے مرید آیا قدمیں حضورؐ دے
جیں شیراں نال بکریاں رل کے چرائیاں
ایڈے اُچے رُتباں والا جیہا نہ جایا ہے　　جس نوں رسولؐ پیارے منگ کے لے آیا ہے
جیں مدنیؐ دے ویریاں توں واریاں لہائیاں
شادی علیؓ دی تقی خرچ عثمانؓ دا　　محسن کیڈا اُچا شاہ مردانؓ دا
گھر جیندے مدنیؐ دیاں دو دھیاں آیاں
یاراں دا یار سوہنڑاں خیبر گیر ہے　　دشمن کیتے رب دی تقدیر ہے
جیں مرحب جہیاں دیاں دھجیاں اُڑایاں
تقیہ کریندا ہوندا بزدل جیہڑا ہے　　تقیے دا جوڑ ساڈے پیر نال کیہڑا ہے
جیندے بچاں دیاں مرنوں نہ دِلاں گھبرائیاں

مدنیؐ دے یار سوہنڑیں ثبیراںؓ دے شیر ہن   جتھے کتھے کافراں دے منہ ڈتے پھیر ہن
کیویں اسلام گیتے انہاں لڑیاں لڑائیاں

قسملت ماری جیندی حق نہ سکھاندا ہے   رب دے قرآں نوں او گنڈ کر باہندا ہے
انہاں اُچے اُچے معریاں تے کینیاں وڈائیاں

بھیڑیاں نوں بھیڑ کدے چھوڑناں نہ چھوڑیا   حق نال دِل انہاں کدی کبھی نہ جوڑیا
نوڑے نکمتو لکھ لکھاں نظماں سنائیاں

---

(۸۵)

کملی والے دے وزیراں دا جو انکار کرے
کیوں نہ خالق اونوں دوزخ دا سزاوار کرے

رب نے چُن چُن کے محمدؐ نوں ایہے یار ڈتے   ساری کونین نوں قرآن نے اعتبار ڈتے
ازلی بدبخت نہ پھر بھی دِلوں اقرار کرے

پہلا صدیقؓ صداقت دا جو سلطان تھیا   ول امامت دا پیغمبرؐ کنوں اعلان تھیا
کیوں نہ بیعت ایندی پھر حیدرِ کرارؓ کرے

جس عمرؓ واسطے سرکارؐ دعاواں منگیاں   ایسے محبوب تے اج تہمتاں لائیاں بھنگیاں
کیوں نہ فاروقؓ دے دُشمن نوں خدا خوار کرے

جیہڑے عثمانؓ دے ایمان دا قرآن گواہ   فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ تے رہی جس دی نگاہ
کیوں نہ داماد پسند احمد مختار کرے

مرتضےٰؓ شیر ہے شہباز تقیہ باز نہیں   پر محباں نوں محبت دا امتیاز نہیں
اِس عقیدے تے بھلا کون اعتبار کرے

چار ہن چار خلافت دے جو حقدار ڈِسن   چارے سالارِ پیغمبر دے جان نثار ڈسن
کتنا کم ظرف جو اس پیار تے تکرار کرے

مرحبا رحمتِ عالم تیری تعلیم عجب — تیرے برکات فیوضات دی تقسیم عجب
کیوں نہ ملک تو تیری مدحت والے پرچار کرے

---

(۸۶)

مدنی دے یاراں ❖ اللہ دے پیاراں ❖ جُڑ جُڑ کے کیتیاں کمائیاں
رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں
محمدﷺ سکھائے ❖ بلہا کے پڑھائے ❖ عزت پائی نبوی سپاہیاں
رب ڈتیاں دھرتی تے شاہیاں

اے اوہن خدا نے جنہاں نوں سجاتا — نبیؐ آزمایا علیؓ شان جاتا
اے جنگاں دے غازی — اے مُفتی تے قاضی — سنداں محمد نپائیاں
رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں
صدیقؓ دی شان پُچھ توں نبیؐ توں — رحمان توں پچھ یا پُچھ علیؓ توں
تحقیق کر توں — نہ چھیڑ شر توں — ڈتیاں علیؓ ہن گواہیاں
رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں
جے کامل نہ ہا کیوں نبی سامنے کھڑا یا — جتھیں اپنے تاجِ امامت پوایا
علیؓ مقتدی ہے — کتاب اے تیڈی ہے — کیں تہمتاں اُلٹا لائیاں
رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں
پیارے علیؓ دا جے دشمن عمرؓ ہے — کیوں ٹُر کے ویندا علیؓ اِس دے گھر ہے
دھی ہے زوجہ دی — تو نہہ تھئی حیدرؓ دی — ڈسے گھن کیتے جڑ کے سائیاں
رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں

اواک بئے دے یارہن انو کھے پیار ہن ۔۔۔ وفادار مدنیؐ دے خدمت گذار ہن
اے شیر و شکر ہن ۔۔۔ یک جان جگر ہن ۔۔۔ تیں سنیاں گھڑیاں گھڑائیاں
رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں

شادی علیؓ دی تے غرچہ غنیؓ دا ۔۔۔ اے ہے دشمنی یاکہ پیار ہے علیؓ دا
اے ہن بھائی بھائی ۔۔۔ محبت سوائی ۔۔۔ محمدؐ محبتاں ڈسائیاں
رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں

انہاں دین کیتے جنگ کیتے ہزاراں ۔۔۔ رکھے تاج قدماں اتے تاجداراں
مجاھد دلیر ہن ۔۔۔ محمدؐ دے شیر ہن ۔۔۔ جا جا تے لڑیاں لڑائیاں
رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں

اے سم گئے تاں شیراں ڈتے کھڑکے بہرے ۔۔۔ ایڈا رعب غالب کوئی دم نہ مارے
عدالت عمرؓ دی ۔۔۔ ہئی خلق ڈردی ۔۔۔ محمدؐ اے رمزاں سکھائیاں
رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں

جہاں والو برحق محمدؐ دے یار ہن ۔۔۔ ستارے ہدایت دے لسکارمارن
اے سب ذیقدر ہن ۔۔۔ ہدایت دے در ہن ۔۔۔ محمدؐ کوں ڈتیاں صفائیاں
رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں

محمدؐ دے یاراں دی مدحت سرائی ۔۔۔ گنہگار کمتر تیڈے حصے آئی
آتھاں ہوواں بردا ۔۔۔ صدیقؓ و عمرؓ دا ۔۔۔ توں رحمت کریں اللہ سائیاں
رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں



۸۷

کیتا قدرت جس تے فضل قدر بر تر بن گئے

چڑھی فیض نبیؐ دی ایڈی چھل نبیؐ دے دلبر بن گئے

جدوں رحمت رب دی لائیاں جھڑیاں واہ ملک عرب اُتے موجاں چڑھیاں
جہڑے خوش قسمت ــــ جتنے صاحب عزت ــــ اے نبیؐ دی برکت
گئے سنگت نبیؐ دی جہڑے رل اساڈے رہبر بن گئے

جدوں عرب تے چڑھیا عرب دا چن پہلے سب توں صدیق اکبرؓ بیٹھا من
جاگے اِس دے نصیب ــــ تھیا سائیں دے قریب ــــ ملے رتبے عجیب
رکھلا مدنیؐ دا بوہا جنہاں کل او والیے منبر بن گئے

کیتا عمرؓ غیور جدوں آنڑا اسلام تھیا دھرتی تے کفرا تے شرک تمام
جدوں آیا اے عمرؓ ــــ پڑھے اللہ اکبر ــــ توڑے کفر دے تھر
کرے دُنیا توں ودھ کے عدل جہاں تے افسر بن گئے

جدوں منبر خلافت اُتے آیا ہے عمرؓ ایندے لکھے پروانے پیے منندے بحر
وسا ملک مصر ــــ بھالی عمرؓ نظر ــــ ڈیکھے خطبے اندر
مارے ساریہؓ نوں کوک کے ہکل او سارے باظفر بن گئے

بی بی ام کلثومؓ ہے علیؓ دی دُختر ڈتا حیدر کرارؓ جینوں عمرؓ دے گھر
کر کر صلاح ــــ پایا عمرؓ دا نکاح ــــ توں بھی کر اصلاح
تیڈی اپنی کتاب دی نقل اے داماد تے سُسر بن گئے

اے فاروقؓ تے حیدرؓ یک جان ڈسدے ڈوہیں نائب رسولؐ اے ذیشان ڈسدے
تینوں لگی کیڑھی بھُل ــــ گیوں بغض اُتے تُل ــــ پلیسی رب تیڈا مُل
پیتا اصلوں گیا ہے تیڈا ازل کیوں تیں تے ساڈے تھر بن گئے

اسے صدیقؓ تے عمرؓ عثمانؓ تے علیؓ ساڈے چارے رہبر سوہنڑیں رب دے ولی
چارے یار تے سچے ساڈا عقیدہ تن من تے بھاویں من یا نہ من
اے گل تر چارے افضل نائب سرورؐ بن گئے

(۸۸)

مٹھے مدنیؐ دے فیض نرالے نہ ایں دا ہمسر منظر اے

اتھے رنگے گئے بختاں والے نہ ایں دا ہمسر منظر اے

جدوں مکے شہر وچ آیا اے بن کے نبیاں دا فخر ۔ وسی جھولی مائی آمنہؓ دی کرم کیتا رب اکبر
رب کیتا کرم ۔ رکھا سوہنڑیں قدم ۔ سب رنج و الم ۔ ہیکساں دے ختم
رحمۃ للعالمین ۔ شفیع المذنبین ۔ سید المرسلینؐ ۔ آیا بنڑ کے حسین
مکھاں روندے تھئے خوش حالے نہ ایں دا ہمسر نظر اے
ہووے جابر دی روٹی تھوڑی تاں سب نوں کھوا سکدے ۔ پتھراں توں جے کلمے پڑھاوے تاں مولا پڑھا سکدے
ابوجہل ان من ۔ بیٹھا کئی بھول بھن ۔ اینداارشاد من ۔ ٹکڑے ہویا چن
سوہنڑاں صاحب کمال ۔ سید لجپال ۔ عبداللہ دا لال ۔ آپ اپنی مثال
رب دی مخلوق وچ آلے نہ اینداہمسر منظر اے
پہلے پہلے نظر وچ آیا صدیقؓ اکبر دلبر ۔ اے پہلے چا دل لٹوایا سوہنڑیں دا تک رخ انور
بنڑاں پیارا صدیقؓ ۔ آکے سائیں دا رفیق ۔ پایا قدر و دھیک ۔ ملا لقب عتیق
گیا سائیں نال رل ۔ ہویا رب دا فضل ۔ بنڑاں مومن اول ۔ مدنیؐ چالایا گل
شتا اج بھی رسولؐ دے نالے نہ اینداہمسر منظر اے
مکھاں ہوئے اینڈ پروانے وطن گھر زر چھڈ کے ۔ شب ہجرت صدیقؓ نوں ساتھی جوڑا مرور سڈ کے
اٹھی اے ابوبکرؓ ۔ ہنڑ تیاری کر ۔ بنڑ ساتھی سفر ۔ الیہی رب دا امر
آکھے باقر عاقل ۔ تیڈا عالم فاضل ۔ ٹرا سائیں نال رل ۔ ابھو پہلے پہل
تیڈی اپنی کتاب دے حوالے اسے صاحب سفر منظر اے

ہن کملی والے دے خادم مہاجر انصار جتنے ۔ بنڑیں پیارے نبیؐ دے خادم سبھن دلدار جتنے

سب دا سردار ــ اے صدیقؓ سچا ــ سب نمبردار ــ مہاجر انصار

انہاں دے تابعدار ــ آکھے رب غفار ــ میڈی جنت تیار ــ رکھدی انتظار

پیو کوثر دے بھر بھر پیالے انعام برتر تنظر دے

تیڈا باقر کرے تعریفاں صدیقؓ دے شان دے اندر ۔ جینوں اپنا امام بنایا کرارؐ نے شام سحر

اس نوں منندے پئے ــ سب چھوٹے وڈے ــ پچھوں پڑھدے رہے ــ اے نمازاں سبھے

ـــ ـــ ـــ

اِتھے اپنا توں نام لکھا لے ستے اُوکھی او قبر منظر دے

ساری عمراں نبیؐ دے رلے گذاری ہے صدیق اکبرؓ ۔ ساوے شفے دے اندر اج بھی نبیؐ دے رلے آوے نظر

ہر ویلے جتھے ــ پئی رحمت وسے ــ رلے سائیں دے ستے ــ ڈوہیں دلبر مٹھے

جینوں مالک رلائے ــ رلے حیدرؓ رسمائے ــ ذمہ ہر گل دا چائے ــ ہن رتبے سوائے

ہنڑ گذرے چودہ سو سالے ڈوہاں دا اک گھر منظر دے

جینکوں مالک چاہندے مارے نہ اُس تے ہوندا اثر ۔ ابولہب گیا ایویں مارا تو ٹے ہائی درنال در

منگو رب توں دعا ــ سارے رل کے بھرا ــ سایہ تنظیم دا ــ ہووے سرتے سدا

ہر پیرو جوان ــ سنڑیں رب دا قرآن ــ کرے تازہ ایمان ــ تبلیغی میدان

• وچ مکتوبیا نظماں ڈھلے انوکھا اے فخر منظر دے

---

(۸۹)

چل ویکھ محمدؐ دے توں روضے دیاں بہاراں

ڈہیں رات پئے آون جھتاں ملکوت ہزاراں

خالق دی خدائی وچ افضل او زمیں ہے ۔ سلطان رسولاںؐ دا جتھے ہویا مکیں ہے

اِس چار دیواری توں بہشتاں نوں ہیں واراں

جیتھے وسدا محمدؐ ایہو صدیقہؓ دا گھر ہے — محبوبؐ دو عالم جیتھے لایا بستر ہے
لشکار مارن عائشہؓ دے حجرے دیاں دیلواراں

پئے چلدے خدا پاک دی رحمت دے فوارے — جھک جھک کے سلامی تھئے جیتھ چندر ستارے
صدیقؓ تے فاروقؓ دیاں رلیاں مزاراں

جس روضے دے اندر ہے محمدؐ دا بسیرا — شیخینؓ کریمین دا نظرے اہو ڈیرہ
کیتا نہ شرم سائیں تو کنہاں بغض دے ماراں

اللہ دے گھر ویکھ تاں سُنّی مذہب ہے — سُنّی دی غلامی جیتھے سلطانِ عرب ہے
ایہو مذہب تسلیم اماماں کیتا باراں

بغداد دے سلطان تے اجمیر دے والی — حیدرؓ دے گھرانے توں شمع فیض دی بالی
دھرتی نوں منور کیتا اللہ دے پیاراں

دربارِ علیؓ شیر جلی چشمہ ولایت — کُل غوثاں تے قطباں جتھوں آپائی شرافت
اس چشمہ ولایت توں پیاں چلدیاں نہراں

لکھ تو تیڈے ہر بول تے اعتراض پئے کیتون — دشمن تیڈے سن سخن تے گھٹ زہر دا پیون
سجناں نوں پیاں بھاون سچیاں گفتاراں

---

(۹۰)

صدیقؓ عمرؓ نے عثمانؓ حیدرؓ نے احمد دے در توں پائے قدر
مدنی موہن دے، شاہِ زمن دے چارے ڈیون نورِ نظر

چارے مرشد ساڈے عزتاں والے — فیض پا گئے نبیؐ توں نرالے
وارث نبیؐ دے منبر دے چارے — وعدے خدا پورے کیتے نی سارے
رب دا قرآن، رحمت جہان لَا رَیْبَ فِیْهِ شک ہرگز نہ کر

جس قرآن تے شک تساڈا — نگرانی دا ٹھیکہ خدا دا
جبرئیل آندا سوہنڑے نبیؐ تے — ہون شکی توں کلام ربی تے
منکر جو ہوئے جلیندے بھی موئے ویران ہوئے دھرتی امبر

شان صدیقؓ دا کیا کمالے   تھیندے مسند تے مدنیؐ دے نالے
اصحابؓ سارے تھئے مقتدی ہن   فاروقؓ عثمانؓ عباسؓ و علیؓ ہن
بنڑیا امام، عالی مقام تیڈی کتاب بے ڈیندی خبر

جیندا حیدرؓ کرے احترام   اج بھنگی تھیا بد کلام
ناراض ہوندا حیدرؓ کرار   صدیقؓ دا شان جیہڑھا وسارے
اہدا علیؓ ہے، شیرِ جلی ہے، مردود ہووے ایسا بشر

جیندیاں خالق نے عزتاں ودھائیاں   ڈیوے قرآن رب دا گواہیاں
فرمان رب دا جس نے بھلایا   رب پاک اپنے نوں اس نے رنجایا
جوانکاری، مت اوندی ماری، شرمندہ ہوسی روزِ حشر

ڈساں سوہنڑیں عمرؓ دی کہانی   دین وچ شان جیندی بے ثانی
حیدرؓ آکھے دین دا ماویٰ ملجا   گستاخ ہویا مسلمان اج دا
افسوس ہجانی، تیں یوں بھلائی، نہج البلاغہ والی نثر

جاڑیں دھرتی یں عادل عمرؓ نوں   رلے چپروایا بکری نہر نوں
بدوی جاں لیتا کھڑکے سوالے   منبر توں اتر ایندا شک نوں ٹالے
پڑا باغورا، این رتا جوڑا، ڈیندا گواہیاں پیارا پسر

سوہنڑاں ناشر کلام خدا دا   میر عثمانؓ صاحب حیا دا
جس دم مدینے وچ قحط آوے   بکھیاں غریباں نوں گندم پچاوے
ڈیون دعائیں، یارب سائیں آباد رہوے عثمانؓ دا گھر

پیر سنیاں دا پیارا علیؓ ہے   ویر احمدؐ دا شیر جلی ہے
جنیں جالتے ہووے حیدرؓ دا وارے   مرحب جہیں ہوندے یکدم فی النارِ
جاں حملہ آور تھیوے دلاور، رستم دا جیتا کھاوے چکر

ہووے جے کر محبت چواں دی   پار کشتی ہووے عاصیاں دی
مکتی دی ہر دم اے التجا ہے   میڈی سُستی قوم نوں رب جگائے
ہوون منظم، اجکل کم از کم تنظیم جوڑن ہر ہر شہر

---

(۹۱)

من یا نہ من توں صدیقؓ عمرؓ دے دھرتی تے شان نیارے بھراوا

اعلان حق دا جاں کیتا پیغمبرؐ
پہلے پہل آیا صدیقؓ اکبر
سائیں دے قریب
اے خوش نصیب
بنڑیا سجن قسمت دے ڈیکھ ونڈارے بھراوا

محمدؐ تے آئی جاں ہجرت دی رات
امر مصطفیٰؐ نوں کیتا رب دی ذات
علیؓ نوں سما
چل کے جگا
صدیقؓ نوں، مدنیؐ کھڑا اسڈ مارے بھراوا

تو معراج تے رب دے فرماں تے ویندا
او صدیقؓ دے در اُتے سڈ مریندا
گھروں آ جگائے
ساتھی بنائے
ہو نہ شکی، ڈیکھ قرآن دے پارے بھراوا

جاں چلدے محمدؐ نوں تکلیف ہوئی
سفر وچ سواری نظر دی نہ کوئی
مونڈھاں تے چائے
مہرا سڈائے
اوکھی چڑھائی، محبوب دا راہوارے بھراوا

خدمت گذاری دا ملیا اِنعام
سارے صحابہؓ دا بنڑیا امام
چودہ سو سال
مدنیؐ دے نال
رَل کے سُتا، سُتیاں ہبی کے جہیں پیارے بھراوا

عمرؓ نوں نبیؐ سائیں نے منگیا خدا توں
اے مقبول احمدؐ توں چھپدے بھرا توں
جلیں ڈینہ آیا
اے باوفا
تکبیر دے ہوئے بلند سن نعمے بھراوا

محمدؐ دے لشکر دا سالارِ اعظم
جیں دھرتی تے لہرایا اسلامی پرچم
روم و مصر
تابع امر
کیتے فتح فاروقؓ ملک ہزارے بھراوا

فضیلت نرالی عدل وچ کما لے اوکھیاں تے تیاں دی لہند ا سنبھالے
دھرتی تے راج سادہ مزاج
فاروقؓ دا، رعیت دا پہرے دارے بھرا وا
اے کمتر ہے خادم صدیقؓ و عمرؓ دا ہے ادنیٰ مداحی غنیؓ و حیدرؓ دا
ہر ہر جگہ تنظیم دا
ڈنکا وجا، حق دا تھیا اظہار ے بھراوا

---

(۹۲)

نبیؐ دے یاراں دی دھرتی تے اعلیٰ شان ڈسے
میں کیا ڈساواں ثنا خواں جیندا قرآن ڈسے

اے دین حق دے مجاہد تمام غازی ہن رضائے حق اُتے ہر حال وچ او راضی ہن
نبیؐ دے فیض توں پلیا اے گلستان ڈسے
نبیؐ دی فوج دے چھوٹے وڈے سپاہی ہن رسولِ پاک دے دو سہرے دو جوائی ہن
نسب وچ اے مدنیؐ دا خاندان ڈسے
نبیؐ دے قدماں تے تن من نثار کر ڈیندے گھراں توں چھوڑناں پوے تاں چھوڑ گھر ڈیندے
اُمت دا پہلا بہشتی اے کاروان ڈسے
صدیقؓ صدق توں رتبے کمال پا بیٹھا اے پہلے پہلے محمدؐ توں دل رنگا بیٹھا
نبیؐ دے چہرے تے ہر دم جیندا دھیان ڈسے
حضورؐ منگیا خدا نے ڈتا امیر عمرؓ اے شیر آیا تاں کفار دا گیا ترٹ نقر
اے عمرؓ دی فتوحات وچ ایران ڈسے
طلب نبیؐ دی عمرؓ نامور جتار آیا دعا نبیؐ دی تے اسلام دا وقار آیا
خدا دے گھر وچ اک دین حق دی شان ڈسے

بوجہل سو عتبہ عتیبہ دے گھر مکاراں سن عمرؓ دی نس نس وچ رچ گئی نبیؐ دی لگن
مکے دے شہر دے وچ لشکدا جوان ڈِسے

غنیؓ دے در تے حسینؓ و حسنؓ ڈیوں پہرے متاں اچانک دشمن کوئی کرے وارے
علیؓ دا جوڑا کھڑا در تے پاسبان ڈِسے

جاں وقت شادی علیؓ نوں رقم دی درکار اے ذرہ اٹھا کے چلا مرتضیٰؓ جاں بازار اے
غنیؓ چھڑا کے ٹریوے کتنا مہربان ڈِسے

جو شیر رب دا ہووے کس طرح او تقیہ کرے حسنؓ حسینؓ دا بابا نہ کہیں لشکر توں ڈرے
ایہو حضورؐ دے لشکر دا پہلوان ڈِسے

جہاد کیتا ہے تنظیم اس زمانے تے ہے صدقے صدقے محمدؐ دے آستانے تے
فتح ہے حق دی تے باطل دا گھر ویران ڈِسے

---

(۹۳)

سوہنڑیں قائدِ زمن اصحابؓ دا چمن جوڑا کر کر نیک کمائیاں
کیویں چُن چُن لوٹیاں لائیاں

کہیں صدق صفا پھل چایا شان افضل کل امت توں پایا
ایہو عاشقِ رسولؐ.... تھیا ڈاڈھا مقبول.... رب عزتاں ہر توں ودھائیاں

کہیں چایا عجب پھل عدل دا جیندی دہشت توں شیطان چلدا
آیا عادل عمرؓ.... جینوں منگا سرورؐ.... کر کے رب توں جھکائیاں

ہے عمرؓ سائیں نبیؐ دی مراد اے ایندی آمد کیتا سائیںؐ نوں شاد اے
باقی آپوں سارے آئے.... ایں نوں مدنیؐ سڈائے.... تیڈے مقبول ڈتیاں گواہیاں

کہیں چایا سوہنڑیں پھل سخا دا جیندے حق وچ ہے قرآن خدا دا
لے بیعتِ رضوان.... جہڑی ڈسی قرآن.... رتوں جتھیاں جنت دیاں آیاں

جہڑی ہوئی بیعت رضوان دی ایہا حجت امیر عثمانؓ دی
کیویں چودہ سو جوان..... نالے شاہ مردان..... سر ڈیون دیاں قسماں چائیاں
ایویں غدر وچ نہ عمراں گنواتوں ذرا ایمان اپنا بچا توں
جہڑا ایہے انسان..... ناہن کامل ایمان..... کیوں تصدیقاں رب فرمائیاں
ایہے دلدار صاحب کمال ہن جہڑے اج بھی محمدؐ دے نال ہن
کیویں رہے لبستر..... جاہیں روضے دے اندر..... خود پیر علیؓ نوائیاں
جے او دشمن آہن مصطفےٰؐ دے کیوں رہے سینہ بھرا دے
ایہا کوڑی تیڈی گل..... نہیں مندی عقل..... کرے دشمناں نال بھلائیاں
ہوندے دشمن نبیؐ دے ذلیلے ایہو قرآن رب دا دلیلے
بھاویں من یا نہ من..... تیڈی مرضی سجن..... نہیں کرے او بیٹھ کے شاہیاں
جہڑے دشمن آہن ابراہیمؑ دے پیارے نوحؑ تے موسیٰؑ کلیم دے
ہوی ہر توں لے یاد..... تھئے او کیویں برباد..... تھیاں جڑ جڑ یار تباہیاں
ہووے توڑوں جے رحمت خدا دی تھیوے طاقت قلم دی زیادی
تعظیمی بکستی..... لکھے نظماں..... ہووے کرم تیڈا نت سائیاں

۹۴

چھوڑ یاراں دا در — آمل گھن لشر — ایویں رل کے نہ مر — کر دل نوں صفا
ایہے نائب نبیؐ — مدنیؐ دے وصی — ایہا گل ہے پکی — ایویں جھگڑا نہ پا

ایہے مدنیؐ دے شاگرد اعظم ڈسن جیندے دھرتی تے لہراندے پرچم ڈسن
شاناں والے ایہے، جینوں رتبے ڈھتے، رب سائیں دے سچے، گیا حیدرؓ رضا سما
تینوں او ڈینہ نہیں یاد جس ڈینہ نبیؐ پیارے صدیقؓ نوں اپنی مسند ڈتی
صفاں بنھ کے کھڑے، سب چھوٹے وڈے، سائیں ڈیکھن آئے ایہا رب دی رضا

ایویں مفتی توں نادان جھیڑے کریں بوبکرؓ تے علیؓ دے بکھیڑے کریں
کجھ اللہ توں ڈر، کر چنتا فکر، ایویں بے فائدہ شر، ہر گھر نہ مچا

بن رب دے محمدؐ الیندا نہیں کہینوں آپوں اگوں سائیں کھڑیندا نہیں
جینوں مدنیؐ کھڑائے، کوئی کیویں ہٹائے، تینوں ذاکر بھلائے، حق بیٹھوں بھلا

جیندیاں قرآن رب دا گواہیاں ڈیوے جینوں مالک زمیناں تے شاہیاں ڈیوے
پیا ودھ گھٹ الائیں، ایویں بہتان لائیں، کجھا پنا ونجائیں، رلا چیتا تیڈا

اصحابہؓ بنا دین بچدا نہیں کہیں حیلے اے قرآن بچدا نہیں
نبوت نبی، نہ کتاب اے سچی، تھئے ہر گل کچی تینوں ڈیواں ڈسا

پھر لازم ہے آوے بیا کوئی نبیؑ گل پہلی تیں ساری ختم کر ڈتی
آیت اَلْیَوْمَ دی، کیوں رب نے بھیجی، اے کملا بھائی، ڈس نام خدا

قوم سن سن روایتاں غلط بھل گئی کرو تحقیق لوگو سنو گل پکی
تساں ڈوہڑے ٹپے، ایویں سندے رہے، ہتھوں خالی تھئے، ارمان اے ہے وڈا

اصحابہؓ بنا سن اے پیارا سجن کیویں بنڑدا علیؓ سائیں ہے خیبر شکن
جیہڑا خیبر اڈائے، اوں نوں عمرؓ ڈرائے، زوریں بیعت کرائے، گل وچ رسیاں پا

رب ڈیوی ہدایت میڈی ہے دعا تینوں کمتی حقیقت ڈتی ہے ڈسا
تجل پوویں متاں، ایہے سچیاں گلاں، تینوں ول ول ڈساں، سُنی مذہب سچا

۹۵

عجب صفتاں نظر آون محمدؐ سائیں دے یاراں دیاں
ثنائیں خود خدا کردا نبیؐ دے جانثاراں دیاں

مجاہد مرد غازی سن نمونہ سن عبادت وچ صداقت وچ عدالت وچ سخاوت وچ شجاعت وچ
نبوت نال ایویں سجدے جیویں جھلکاں ستاراں دیاں

اے ہر مشکل توں مشکل وچ بھی خوش رہوون نگھراون　　تروڑے چابک لگن تن تے صبر دی پئے لذت چاون
نبیؐ دے عشق وچ مانڑن پئے سیجاں انگاراں دیاں

ڈینہ گذریندے جنگاں وچ مُصلّے تے کٹن راتاں　　نبیؐ دے مدرسے تے رب دیاں ہوون پیا ڈاتاں
آوے گھن گھن پیا جبریل ڈاکاں سائیں دے یاراں دیاں

خدا دے دین توں صدقے کریندے بن جانیداں　　ضرورت گر تھیوے کہیں جا کرن قربان اولاداں
ڈکھائیاں کر کے نبھیاں محمدؐ دے اشاراں دیاں

جنہاں دے احسان دا صدقہ سانوں کلمہ نصیب ہویا　　اساں نزدیک رب دے تھئے محمدؐ سا ڈے قریب ہویا
حشر وچ ہن سانوں تانگاں محمدؐ دے سہاراں دیاں

اجاں بھی شک انہاں تے بن کریندے لوگ تحقیقاں　　جنہاں دے ایمان صادق دیاں کرے قرآن تصدیقاں
خدایا کر دلاں کھریاں تعصب دے بیماراں دیاں

ولائے رفض وچ دنیا ہزاراں مُبتلا ہوئی　　دلاں تے مرض غالب تھئی نہ چارہ گر ددا ہوئی
تھیاں برباد نسلاں ہن مسلماناں بے چاراں دیاں

خدایا اس زمانے تے کوئی ثانی عمرؓ آوے　　تیڈے اسلام دی عزت زمانے تے نظر آوے
سچیاں تے تھیون صفتاں انہاں ایمان داراں دیاں

ساڈی تعظیم تے صدقہ صحابہؓ دا کرم ہووے　　زمانے تے تیڈی مولا عزت ہووے بھرم ہووے
ہوون کمتر صدائیں پھر خدا دے ناں تے نعراں دیاں

(٩٦)

مسلمان پہلے عمل کر ڈکھا گئے ❁ اور رب دے تھئے رب نوں اپنا بنا گئے

فضائل مناقب انہاندے میں گاواں　　سنے نال مدنیؐ دے اج تائیں ڈکھاواں
وفادار بن کے وفا نوں ہنڈھا گئے

صداقت دے سہرے جینوں سائیں پوائے　　طریقے عدل تے سخا دے سکھائے
سکھے جو محمدؐ توں جگ نوں سکھا گئے

اے شاگرد اُستاد دے راز دار ہن جنہاں تن وطن دھن محمدؐ توں وارن
نبیؐ دے اشاراں تے ہر شے لُٹا گئے
جدوں مصطفےٰؐ نوں منیندا نہ کوئی تداں دی رفاقت نبیؐ نال ہوئی
ازل دی لگی پریت نوں واہ ہنڈھا گئے
ڈُتے گھر اتے زر انہاں مصطفےٰؐ نوں نہ لجوایا ہرگز حبیبؐ خدا نوں
ایہے دین احمدؐ دے کر حق ادا گئے
جیئوں اج اے بھنگی منافق سڑیندا صفائیاں انہاں دیاں خدا خود کریندا
اور رتبے انو کھے محمدؐ توں پا گئے
ثناخوان قرآن ہووے جنہاندا بھلا کوئی کیویں ہووے دُشمن انہاندا
جہڑے شاہ علیؓ نوں نمازاں پڑھا گئے
جہڑے ہن علیؓ دے اماماں دے دشمن سو ہنڑیں مصطفےٰؐ دے غلاماں دے دُشمن
عمر بھر دی سب کیتی کرتی ونجا گئے
شالا جگ تے ہو دن اے تنظیم والے بخاریؒ، قریشیؒ تے تونسے والالے
جو مکتی جہیاں تے بھی احسان لا گئے

(۹۷)

پیارا سجن عرض ایہا من تحقیق کر نبیؐ دے منبر تے دُشمن نے قبضہ جمایا ہے کیوں
سوہنڑیں ابوبکرؓ جاں پایا قدر محمدؐ دے ویر زمانے دے پیر اینہے ہتھ اُتے ہتھ ٹکایا ہے کیوں
تینوں ذاکر پٹے ہن بھلیندے دین حق تے پٹے پردہ پیندے
ابوبکرؓ دا جے دُشمن ہوندا، اے شیرِ خدا، نہ بنڑ مقتدی، اے کھرڑا کدی
ایں سیدؐ ذیشان پچھوں اس جوان دے کھرڑے تعلق جتایا ہے کیوں
جے ابوبکرؓ ہوندا نہ یارے رَل وسدا نہ حیدرؓ کرارے
صدیقؓ ہے سچا، تاہیں مرتضےٰؓ چارشتہ ڈتا، بھرادی کنوار، ڈتی کر کے پیار
اوجعفرؓ دی زال، ابوبکرؓ نال علیؓ نے نکاح چا پڑھایا ہے کیوں

فوت ہوئی ہے جاں دھی نبیؐ دی   فاطمہؓ زوجہ شیرِ جلی دی
زوجہ بوبکرؓ، سڈی اپنے گھر، حسنؓ دے پدر.... اے ہے پکی گل، ڈتا ایں غسل
جے دشمن اے ہا، سوہنڑیں مرتضےٰؓ غسل فاطمہؓ دا کرایا ہے کیوں

بی بی حفصہؓ نوں سوہنڑیں ڈسایا   تیں کیتے گھن میں خوشخبری آیا
ایہا ہے خبر، پہلے بوبکرؓ، اوندے بعد عمرؓ..... نبیؐ دا ارشاد، ہوسن میڈے بعد
ایہے حکمران، میڈا مہربان، شوح صافی تیڈی ڈسایا ہے کیوں

تیڈی اپنی ایہا تحریرے   جس جا ہوندا جیندا اخمیرے
انتقال او دفن، ہوندا ہے سجن، ایہا عرض من..... صدیقؓ و عمرؓ، جتھے جلوہ گر
جے شیخینؓ دی، نہ ہا او مٹی، خدا تے دفن اُتھ کرایا ہے کیوں

جے زبردستی ہوئے دفن   جاں خلافت کیتی شاہِ زمن
کڈھیندا کرارؓ، اپنا ہا وقار، ایہو ذمہ وار..... جہڑا ہا بیتُ اللہ دے بُت بھندا ہا
محمدؐ دے گھر، آئے بُت نظر، علیؓ نے سبق او بھلایا ہے کیوں

جے ایہے نام ہوندے نہ پیارے   گھر رکھدا نہ حیدرؓ کرارے
ایہے ناں مٹھے، علیؓ نوں لگے، پیا گھر سڈے..... ابوبکرؓ عمرؓ، ساری حیاتی اندر
رکھیندے رہے، سڈیندے رہے، علیؓ سُنی بنڑ کے ڈسایا ہے کیوں

بی بی شاہ بانو دھی یزدجرد دی   ڈتی فاروقؓ تھئی نونہہ حیدرؓ دی
ہے سادات دا، اے محسن وڈا، عمرؓ باوفا..... جے ایماندار، نہ ہا اے جرار
سوہنڑیں مرتضےٰؓ، ایں شبیرؓ دا، نکاح خواں عمرؓ نوں بنایا ہے کیوں

ایہا تنظیم دی مہر بانی   ہویا کمتق تے فضلِ ربانی
صحابہؓ دی شان، کراں میں بیان، ذرا کر دھیان..... صدیقؓ عمرؓ، غنیؓ حیدر
اے اکیٹھے دے یار، چواں دا ہے پیار، تُساں ختر نکما چھایا ہے کیوں



(۹۸)

جس دل وچ عشق محمدؐ نے وس وس کے اپنا گھر کیتا

تھئے دو جگ تے ذیشان جیں تے احسان نبیؐ سرور کیتا

سب توں پہلے صدیقؓ اکبر پڑھا کلمہ ذات محمدؐ تے
اس یار خدا دے دین اُتے گھر بار تمام نذر کیتا
جس رات نبیؐ ہجرت کیتی صدیقؓ کیویں خدمت کیتی
محبوب نوں چا کے مونڈھیاں تے صدیقؓ عجیب سفر کیتا
سر حضرتؐ دا پا جھولی وچ رکھا پیر اُس غار دی جھیت اُتے
سپ ڈنگ مارا نہیں پیر ہلا توڑے جتنا زہر اثر کیتا
ڈوجھا دلبر فاروق عمرؓ جیں توں اج تائیں کفر وسنجے ڈر ڈر
پڑھ کلمہ ذات محمدؐ تے منظور حضورؐ دا در کیتا
اُس ڈینہ کعبے وچ بانگ ملی تھیا دین دا چرچا گلی گلی
بوجہل دے گھر تھرتھل مچیا جاں نعرہ اللہ اکبر کیتا
احسان امیر عثمانؓ کیتا زر دین توں جیں قربان کیتا
دو دختراں سائیں دیاں گھر اس دے داماد نبیؐ سرور کیتا
حیدرؓ کرار ہے شیر خدا جرار محمدؐ عربی دا
کہیں بھی نہیں اس دا وار جھلا اس وچ فتح خیبر کیتا
اے ملکتؔ در اصحاباںؓ دا توں چھوڑ کے ولیں کیہڑے در
اے رحمت دے دروازے ہن جتھوں ہر کہیں آن گذر کیتا



(۹۹)

نبیؐ دے در جہیاں دُنیا اُتے دارالشفا کوئی نہ
چوّاں دی محبت سوا اس مرضِ عصیاں دی دوا کوئی نہ

ہزاراں سال دا عابد رکھے چوّاں نال گر کینہ — بہشتیں جا نہیں سکدا توڑے ہووس خطا کوئی نہ
جہڑا صدیقؓ اکبر دا ہووے دشمن زمانے تے — نبیؐ دے در اُتے اُس واسطے آونڑ دی جا کوئی نہ
جہڑے غاصب آکھن فاروقؓ نوں مومن نہیں ہوندے — عمرؓ وانگوں زمانے تے علیؓ دا یاوفا کوئی نہ
امیر عثمانؓ ذی النورین دے رُتبے ڈساں کیا کیا — اے ہے دامادِ نبویؐ آپ توں ہرگز جدا کوئی نہ
علیؓ دے در اُتے ہرگز رسائی ہو نہیں سکدی — ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ توں ملدا سوا کوئی نہ
جہڑے مومن سڈا کے سب الاون نال سُتیاں نوں — انہاں دی اکھ دے وچ ہرگز محمدؐ دا حیا کوئی نہ
جیں تے راضی محمدؐ ہے خدا راضی یقیناً ہے — جیں تے ناراض ہے مدنیؐ اوں تے راضی خدا کوئی نہ
زبانی کر نہیں دعوے ذرا پچھ کملی والے توں — یا پچھ قرآن ناطق توں جیندے وچ شک ذرا کوئی نہ

مقدر ہو پووے کھوٹا جنہاں دا جگ اُتے کمتر
ھدایت پا نہیں سگدا رہیا اِس تے گلا کوئی نہ

---

(۱۰۰)

محسن دینِ اسلام دے ڈسدے بیشک پاک نبیؐ دے یار
سارے جگ توں رنگن والے چار ہن چار ہن چار ہن چار

مدنیؐ سائیں جیندے اُستاد ہن — سبق انہاں سب کیتے یاد ہن
ہن قرآن دے عامل کامل اُمتِ عاصی دے غمخوار

ُتن صفتاں توں وارو واری — جے دم جی رکھ چوّاں دی یاری
یاریاں توڑ نبھاونڑ والے پاک محمدؐ دے دِلدار

سب توں اول یار صدیقؓ جو محبوب دا خاص رفیق
دلبر نوں مونڈھا تے چا کے بنڑیا آپ دا ساتھی غار
ڈوجھا میر عمرؓ وڈ شانہ جانڑدا جس نوں کل زمانہ
جس دا رعب تے دہشت ویکھ کے دشمن سارے تھئے مُردار
تریجھا یار امیر عثمانؓ جانڑدا جس نوں جمل جہان
مدنی سائیں دو دختراں ڈتیاں جس عثمانؓ نوں نمبر وار
چوتھا دلبر پیر علیؓ ہے ہر جا جس دی شان بھلی ہے
شیر خدا دا صاحب وفا دا بے شک ہے حیدر کرارؓ
ملکتی جو چوں دا جیدا رے مدنیؐ دا اُس نال پیارے
اصحاباںؓ دے تھر تھرے بردے بے شک جنت دے حقدار

---

(۱۰۱)

گل مکدی ہے رب دے قرآن تے توں باقی گلاں چھڈ ساریاں
کر شک نہ خدا دے فرمان تے توں باقی گلاں چھڈ ساریاں

رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ مدنیؐ دے یار ہن مدنیؐ دی فوج دے چارے اے سالار ہن
وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ والیاں تے چیٹھیاں نیں غفاریاں
ثَانِیَ اثْنَیْنِ وچ نظراں ٹکائی رہ راویاں دے جُڑے بنڑیں ڈوہڑے نہ پکائی رہ
لَا تَحْزَنْ شان ہے صدیقؓ دا تے مانڑیاں جیہیں دلداریاں
لَا تَنْکِحُوْا اِلَی الَّذِیْنَ رب فرمیندا ہے حیدر کرارؓ کیوں رشتے جُڑ یندا ہے
کرے بیعت صدیقؓ پیار دی تے جُڑ جُڑ لائیاں یاریاں
لفظ بنات والا وچ قرآن دے بنت دی جمع وچ عربی زبان دے
تینوں آنڑ کے کیسے نے بھُل پا ڈتی تے جاری تھیاں بیماریاں

تُحفۃُ العوامؒ تیڈی فریبندی ہے تیڈی اے اصول کافی تینوں جتیلندی ہے
وِھیاں چار ہن رب دے حبیبؐ دیاں چارے سائیں نوں ہن پیاریاں
حیدر کرارؓ نال عمرؓ دی دامادی ہے اُمِّ کلثومؓ نال ہوئی ایندی شادی ہے
تیڈی اپنی فروع کافی بولدی محبتاں ہن بھاریاں
مدنیؐ دے نال اے صدیقؓ تے عمرؓ ہن روضۂ رسولؐ وچ آندے اے نظر ہن
ذرا پڑھ لاَ تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ اے تفسیراں سچیاریاں
رب دے حبیبؐ دا داماد عثمانؓ ہے تیڈی ہی کتاب کیتا ہر نوں بیان ہے
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی توں کر نہیں بیزاریاں
حیدر کرارؓ دا امام اے صدیقؓ ہے احتجاج طبرسی کیتی تصدیق ہے
پڑھ وَاصْبِرْ نَفْسَکَ آیت نوں تے کر نہیں بیزاریاں
ملک تو ادنےٰ غلام تنظیم دا ڈسے تینوں فیصلہ قرآنِ کریم دا
میڈے ہر ہر لفظ کلام تے قرآن دیاں ذمہ واریاں!

(۱۰۲)

رسولِ پاکؐ دا روضہ ڈسے جنّت کنوں برتر
ایہو مسکن محمّد دا ڈسے مائی عائشہؓ دا گھر

اِسے روضے اُتے رحمت خدا دی لایاں برساتاں
فلک توں ساوے روضے تے ڈیلوں نور دیاں لاٹاں
چھتے نوری ملک ہر وقت پڑھدے آ کے صلوتاں
نبیؐ دی ذات تے بھیجے صلوتاں آپ ربِ اکبر
خدا دی سب خدائی توں اے افضل آستانہ ہے
مزارِ مصطفےٰؐ اُتے ہر گھڑی فضلِ یگانہ ہے
درِ احمدؐ اُتے آندا پیا سارا زمانہ ہے
ڈسے اے منبعِ رحمت اتھوں کئی جھولیاں گئے بھر

میں قصہ حضرت نوحؑ دا سناواں سن ذرا بھائی
عذابوں او بچی خلقت جہڑی کشتی اُتے آئی
تینوں نوحؑ توں فضیلت مصطفےٰؐ دی گھٹ نظر آئی
او ہے ایمان توں خالی جہڑے وسدے پٹے اندر

ہنڑ حضرت شعیبؑ والی داستاں بھی سامنڑیں آوے
جو حضرت شعیبؑ دے دامن تلے آوے او بچ جاوے
کلاوے مار کے کملا جینوں سینے نبیؐ لاوے
توں آکھیں او نہیں مومن خدا دے قہر توں کجھ ڈر

عذاب رب توں حضرت ہودؑ دے ساتھی بچے سارے
نبیؑ توں ہٹ گئے جہڑے تھئے برباد گئے مارے
محمدؐ مصطفےٰؐ سارے نبیاں دا جو سردارے
تیں سمجھا ہودؑ توں بھی گھٹ جو پیغمبراں دا پیغمبرؐ

حسینؓ ابن علیؓ چا نبیؐ کوہاں تائیں بخشوینداہے
تیڈا قول طفیل ایندے خدا رحمت بھجیندا ہے
نواسہ اے جہیاں نانا نہ بغلاں وچ چُھڑیندا ہے
او کیویں ساری خلقت دی شفاعت چیسی اپنے سر

توں ڈیکھیں باہروں روضے نوں تاں حاجی پیا سڈیندا ہیں
مُسلماناں کنوں ہتھ بیر اپنے پیا چُمیندا ہیں
جہڑے بغلاں دے وچ وسدے انہاں تے شک کریندا ہیں
عقل تیڈی گئی ماری دوا ہنڑ عقل دی کٹی کر

نبیؐ دی عائشہ صدیقہؓ کیڈے شان والی ہے
جیندا حجرہ خدا دے عرشِ اعظم توں بھی عالی ہے
رہیوں اندھا نہ اج تائیں تیں اکھ انصاف دی بھالی ہے
او ہا نہیں مومنہ جہڑی نبیؐ دی خاص ہمبستر

کلام اللہ تے کملا اگر تیڈی منظر پووے
عذاب اُتھ نہیں بھیجیندا رب محمدؐ جس جگہ ہووے
ڈسے قرآن خالق دا تیڈے در تے کھڑا ہو کے
اُتھے رحمت دیاں ٹھاٹھاں جتھے شیخین جلوہ گر

ہدایت رب تینوں ڈیوے اساڈی ہے دُعا بھائی
گیوں بُھل حق دے رستے توں تینوں بُھل ذاکراں لائی
ایں ضد نوں چھوڑ ڈے ہن کر اندھیری قبر دی کائی
تینوں وَل وَل کے سمجھاوے ایہو تنظیم دا کمستی

---

(۱۰۳)

دُکھیاں کیتے دارِ امن دربارِ محمدؐ
بے وارثاں دا ہر جگہ غمخوار محمدؐ

جس گھر دیاں نوری ملک دربانیاں کردے — تاجاں والے گئی شہنشاہ اس در تے ہن بردے
وسدا اُتھے کونین دا سردار محمدؐ
مسکن ایہو محبوبؐ دے رتے محباں دا — بغلاں وچ کلی والے جنہوں ڈتی ہے جا
لجدار ہے لجدار محمدؐ
صحابہؓ ہن محمدؐ دے محمدؐ ہے صحابہؓ دا — جنت مل گئی انہاں نوں مدنیؐ ڈتا فرما
منکرِ صحابہؓ توں ڈسے بیزار محمدؐ
کوثر تے صدیقؓ عمرؓ نے ہونڑاں ساقی — اسلام تے صدیقؓ دا قرضہ اجاں باقی
جس دی وصولی دا ہے ذمہ وار محمدؐ
جس ڈینہ اُتھاں صدیقؓ دیاں قربانیاں تکسن — دشمن اُتھاں صدیقؓ دے جا جا تے رلسن
صدیقؓ دا ہر جا ہوسی دھڑدار محمدؐ

رحمت کیتی تقسیم واہ کو بین دے سائیں　　چہرہ جنہاں زخمی کیتا یندے گئے دعائیں
دشمن دا بھی خواہ ہے من گھار محمدؐ
سردارِ دو عالم تیڈے ہر حال توں صدقے　　صدقے تیڈے اخلاق توں اقبال توں صدقے
کافر توں بھی بھاندا تیڈا کردار محمدؐ
اے جہیں نحی لجپال نال آ وچ بنا مکتر　　بخشی شفیع اُس روز دا لجدار لجپور
چھڈسی نہ تینوں رے کے چلسی پار محمدؐ

---

(۱۰۴)

خدا دے دین کوں دُنیا تے چمکایا صحابہؓ نے

لکھاں بھلیاں اتے بھٹکاں نوں راہ لایا صحابہؓ نے

خدا دے دین دے داعی سپاہی یار مدنیؐ دے　　جیندی قرآن وچ مدحت سرائی یار مدنیؐ دے
بحر بر کوہ کیبر وچ رب نوں منوایا صحابہؓ نے
زباں مجبور ہے مجبور آکھن توں نہیں رکدی　　زمانے تے کیتی کرتی صحابہؓ دی نہیں چھپدی
صلہ رب توں رضا مندی دا واہ پایا صحابہؓ نے
بالآخر ظالماں نوں حق پرستی کیں سکھائی ہے؟　　مقابل کفر دے ہر موڑ تے رت کیں وہائی ہے؟
او کہڑھا بار ہا جہڑھا نہیں چایا صحابہؓ نے
لہو مکے دے بازاراں دیو وچ چلدا رہیا کیندا؟　　اُتے بکھدے انگاراں دے بدن جلدا رہیا کیندا؟
کہڑھا صدمہ بنڑا سائیں تے جو نہیں چایا صحابہؓ نے
نہیں مگھ تُس توں گھبرائے نہ سر ڈیون توں کتراۓ　　لہو وچ تھی کے بھی لت پت نہ دلبر توں پرم چائے
تعلق اے جہیاں سائیںؐ نال ہے لایا صحابہؓ نے
اجاں اسلام تے صدیقؓ دا قرضہ بقایا ہے　　ڈتا جیندے ہتھوں اُس آخری ضامن ڈسایا ہے
وصولی دا نہ ہا چنتا نہ لکھوایا صحابہؓ نے

خلافت وچ ایہے لوگاں دیاں مزدوریاں کردے ادھی راتیں ایہے بیوہ دے گھر پانی رہے بھردے
مدینے وچ محل کہڑا ہے بنوایا صحابہؓ نے
جے مکتی سچ الاوے سچ نوں سن چھڑ دا زمانہ ہے سراسر ہے حقیقت یا خیالِ شاعرانہ ہے
جہاں تے پرچمِ توحید لہرایا صحابہؓ نے

---

(۱۰۵)

گلستانِ نبوت دے گل پھل صحابہؓ انہاں دی بدولت بہارِ چمن ہے
صحابہؓ دا صدقہ اساں حق سنجاتا دہر وچ تھیا دین جلوہ فگن ہے

نہ کہیں جا انہاں سنگ نبوت دا چھوڑا تعلق حقیقی نبیؐ نال جوڑا
نہ دکھ سکھ دی پروا نہ گھر زر دا پیار ہے رسولِ خدا نال کیتے جہیں لگن ہے
صحابہؓ دی عزت تے عظمت بلند ہے صحابہؓ تھئے رب توں ایڈے پسند ہے
انہاں نال سائیں نوں کراوے صلاحیں انہاں دیاں صلاحیں دا کتنا وزن ہے
صحابہؓ دا ہر فعل معیارِ دین صحابہؓ تے رب سائیں نوں پورا یقین ہے
نبیؐ نوں بنی لوڑ جیں جا انہاں دی اے ٹر پئے چلے سر تے بنھ کے کفن ہے
اول یار صدیق اکبرؓ نوں ڈیکھو وفا وچ رفیقِ پیغمبر نوں ڈیکھو
نبیؐ دے اشاراں تے قربان ہر شے کیتا قطعے جیں تن وطن مال دھن ہے
کرے کون صدیقؓ دی ہمسری ہے جیندوں دلربا دی ملی دلبری ہے
جیں مسکن تے ڈیہں رات رحمت ہے وسدی ایں مسکن دے اندر ملی جا دفن ہے
ایں جھوٹی نبوت دے کوٹاں نوں بھناں پکایا ایں ختمِ نبوت دا بنّاں ہے
کیویں کوئی بھلاوے ایندے کارنامے ہے شاہد زمانے تے دشمن سجن ہے
عمرؓ دے کمالات کیتوں گینوں نے پئے شیر بکری رلے پانی پیون نے
ایندے ڈر توں سر بت پرستاں دے جھک گئے بتاں دے پجاری تھئے بت شکن ہے

نبیؐ اپنے ہتھ نوں سڈے ہتھ غنیؓ دا ۔۔۔ ایں پیارے تے کتنا یقین نبیؐ دا
کیتا ظلم اچھڑدے تاریخ دانے ۔۔۔ گیا تجّل یقیناً غلط اس دا ظن ہے
اسے صف دیوچ قوتِ حیدریؓ ہے ۔۔۔ مَعاذؓ و مُعَوّذؓ دی زور آوری ہے
نہیں کفر نوں بھلنڑاں خالدؓ دا حملہ ۔۔۔ عطا رب کیتا فتح نصرت دا فن ہے
جنہاں دی محبت صحابہؓ دے نالے ۔۔۔ نہ تکلیف انہاں نوں کہیں جا نوالے
نہ خوفِ حشر نہ قیامت دا چنتا ۔۔۔ بلاشک او جنت انہاں دا وطن ہے

---

(۱۰۶)

مدینے وچ بیا وسدا محمدؐ نال یاراں دے
ایویں سجدا فلک تے ہے جیویں چن نال تاراں دے

ے دربار تے فلکی ملک دن رات آندے ہن ۔۔۔ فقط ویکھن کیتے دربار وچ جلوے مزاراں دے
ے دربار دے رتبے بلند ہن عرشِ اعظم توں ۔۔۔ ادب توں جھک ونجن بے خود جتھاں سر جلداں دے
ے گنبد اتے ہر وقت ہن رحمت دیاں ٹھاٹھاں ۔۔۔ جتھاں ہن مستقل ڈیرے ڈوہاں خدمت گذاراں دے
ے حال محرم راز ہن پیارے محمدؐ دے ۔۔۔ ایہے واقفِ حقیقی ہن محمدؐ دے اشاراں دے
تا قرب دا موقعہ وسیع جبرئیلؑ نوں ملیا ۔۔۔ جیویں سائیںؐ نال ہن ڈیرے لگے مخصوص یاراں دے
ازلی جیندے رہنے رلائے تا قیامت ہن ۔۔۔ مزے چھیندے پئے باغات جنت دیاں بہاراں دے
ن قائم ہوسی کوثر اتے محبوبؐ حق تعالٰے ۔۔۔ ابوبکرؓ و عمرؓ دے ہتھ ہوسن ساغر ونڈاراں دے

تیڈی مدحت صحابہؓ تے قلم چلدی رہے مکتی
کہ شاید ٹل ونجن ڈکھڑے کنہاں دلدے بیماراں دے



(۱۰۷)

میں دیندڑاں ملنگاں توں جواب ہے ـــ ساڈے سائیں دے صحابہؓ نال پیار ہن

جنہاں یاراں تے تیڈی تنقید ہے ـــ ایہے سوہݨیں نبیؐ دے دلدار ہن



اوکھے ویلے سنگتاں رلیاں ـــ لگیاں پریتاں کیویں پلیاں

چیتا اُنہاں شریفاں دا خراب ہے جنہاں فدک دے چھیڑے تکرار ہن

ہن روز ازل دے بھیڑے ـــ سائیاں نال جیں کیتے جھیڑے

سچ پچھو تاں وڈے مردود ہن جتھے کتھے پئے بلوندے پھٹکار ہن

جھڑے محسن ہن حیدرؓ دے ـــ اے بدبخت ہن شکوے کردے

اُنہاں پیاراں تے رب دیاں رحمتاں آندے جاندے پئے ستر ہزار ہن

کوثر بھلاوے نام عمرؓ دا ـــ جس توں دشمن اج تائیں ڈردا

مزے پچھے ایرانیاں تے شامیاں فتح کیتے جیں کئی سو شہر ہن

عمرؓ دی آمد عید خوشی دی ـــ ڈھڈیں بھر گئی دید نبیؐ دی

ودھا عمرؓ توں زور اسلام دا خوش ہوئے نبیؐ دے سب یار ہن

ویری عمرؓ دے سارے ننگی ـــ اٹھدیں باہندے چال بے ڈھنگی

بھتے حالوں اے سارے بے حال ہن ایہے جنت دے وڈے ٹھیکیدار ہن

جو شیخینؓ دے نام توں جلدے ـــ آخر راہسن تلیاں مَلدے

منتھے لیسی نہ حیدر کرارؓ ہے گئے مارنے اے بازی بیٹھے ہار ہن

مکتی اصحاباںؓ دا بردا ـــ ہردم راہسی صفتاں کردا

شالا تولوں ہوون منظوریاں ٹٹے پھٹے اے چند اشعار ہن



(۱۰۸)

آپچوں دے درتے آنہ بھل وچ رُل سجناں

انہاں چوں نوں پیر بنا نہ بھل وچ رُل سجناں

چوں نال جے آونج ہووے کیوں دین دے وچ بھل پووے
گیا پاک نبیؐ فرما نہ بھل وچ رُل سجناں

محبوبؐ خدا دے پیارے چن نال چمکدے تارے
روضے ول دید بھنوا نہ بھل وچ رُل سجناں

صدیقؓ دا شان اُچیرا سر تاج خلافت سہرا
گیا مسند نوں ٹھمکا نہ بھل وچ رُل سجناں

جینوں قوم چنا سردارے جھٹ تنگیاں نال گذارے
کیوں بیٹھا فدک بچا نہ بھل وچ رُل سجناں

ذرا تول کمال عمرؓ دے جیں توں دشمن گھر وچ ڈردے
گیا عدل دے سبق پڑھا نہ بھل وچ رُل سجناں

ثالث مظلوم عثمانؓ رے جیندا شاہد خود قرآن
گیا شان شہادت پا نہ بھل وچ رُل سجناں

رکھ نال علیؓ دے پیارے جینوں ملیا لقب کرار
کیوں کر بیٹھا تقیہ نہ بھل وچ رُل سجناں

جہڑے ہن چوں توں بیزارے رب توڑدے جندرے مارے
گئے پٹیندیں عمر نبھا نہ بھل وچ رُل سجناں

شیخینؓ جے فدک کھیندے کوئی رنگ محل بنوندے
نہ مفت دی تہمت لا نہ بھل وچ رُل سجناں

تینوں کمتر عرض سنائی تیں ضد وچ عمر نبھائی
کجھ حشر دا کر چنتا نہ بھل وچ رُل سجناں

(۱۰۹)

جَیں دِل دے وچ صدیقؓ دی الفت نہیں او دل نہیں
تُوڑے ہووے اعلیٰ نسب ایمان وچ کامل نہیں

صدیقؓ نوں چھڈدا نہیں سائیں نال جیندا پیار ہے — مدنیؐ دا ہر مشکل دے وچ پہلا ایہو غمخوار ہے
صدیقؓ تے جو شک کرے جاہل ہے او عاقل نہیں

صدیقؓ دا او ہتھ علیؓ جس ہتھ اُتے بیعت کیتی — کیویں علیؓ دا یار جیں صدیقؓ تے لعنت کیتی
ایسے شقی سینے دے وچ ایمان دا اِک تل نہیں

صدیقؓ دے ایمان دا شاہد خدا سائیں آپ ہے — اس دی امامت مقتدی شاہ مرتضےٰؓ سائیں آپ ہے
مدنیؐ مصلےٰ کیوں ڈِتا صدیقؓ جے عادِل نہیں

بھنگیاں جو پایا شور ہے بھولے سب بکواس ہے — ہر جاتے صدیقؓ دے دُشمن دا ستیاناس ہے
بھنگیاں دی گت بنسی اَنتاں رب کہیں گلوں غافِل نہیں

صدیقؓ دے خدمات دی کیتی قدر پیارے نبیؐ — قدماں دے وچ صدیقؓ نوں سائیں تا قیامت جاء ڈتی
اس شان وچ فاروقؓ بِن کوئی بیا بشر شامل نہیں

صدیقؓ دا مقروض ہے اسلام فرمایا نبیؐ — اس دا جچیں ایمان توں نادان مت ماری تیڈی
اس شک دے وچ جو غرق ہے ملنڑاں اُنوں ساحِل نہیں

منداہے جو صدیقؓ نوں منداہے او کرارؓ نوں — منداہے رب رحمان نوں محبوبؐ رب غفار نوں
منکر جیڑھا صدیقؓ دا کہیندا ابھی او قائل نہیں

مدنیؐ تے ساری زندگی کئی مشکلاں آیاں مگر — رل کے گزیا صدیقؓ ہے سائیں نال رل کیتا سفر
ہجرت دی اوکھی رات جیہیں کائی رات آئی مشکل نہیں

صدیقؓ دی تعریف ہے تعریف شاہ لولاک دی — تک غار وچ دربار وچ سنگت رسولؐ پاک دی
جتھ ذکر نہیں صدیقؓ دا کتھ تاں او کوئی محفل نہیں

۱۱۰

مدنیؐ دے پیارے یار دا، صدیقؓ جہیں سچیار دا، حق دے علمبردار دا انکار ہوندا نہیں
امت دے ایں سالار دا، سائیں دے رفیقِ غار دا، محبوبؐ دے غمخوار دا انکار ہوندا نہیں

صدیقؓ تے گر شک ہووے پچھ حیدرؓ کرار توں　　پیارے نبیؐ دے ویر توں ہر گل دے ذمہ وار توں
بیعت کیتی صدیقؓ دی، حد مک گئی تحقیق دی، کرارؓ دے کردار دا انکار ہوندا نہیں

بچڑاں دا ناں کیوں بوبکرؓ رکھیا ہے سوہنڑیں شاہ علیؓ　　اے دوستی یا دشمنی ہے توں ڈسا ہنڑ گل کھلی
حیدرؓ دی سنت کرادا، سوہنڑیں علیؓ گل لے لیا سوہنڑیں علیؓ دے پیار دا انکار ہوندا نہیں

کھڑے نکاح دے سن گواہ پڑھا جدوں پیارا علیؓ　　صدیقؓ تے فاروقؓ سن تیڈے گھروں اطلاع ملی
ہنڑ ڈس نکاح کیویں پکا، منبر اتے کھڑ کے ڈسا، ضد چھوڑ تیڈی ہار دا انکار ہوندا نہیں

مائی فاطمہؓ دا داج بازاروں خریدا کیں بھلا ؟　　سوہنڑیں نبیؐ یا خود علیؓ ضد وچ تیڈا چیتا رلا
بھیجا نبیؐ سائیں بوبکرؓ، جا توں پسند جس شے نوں کر، محبوبؐ دے اعتبار دا انکار ہوندا نہیں

مائی فاطمہؓ جاں فوت تھئی ڈس کیں ڈتا آخر غسل　　صدیقؓ دی ہا گھر والی تیڈے گھروں ملدی نقل
پہلے کتاباں نوں جلا، ضد چھوڑ سینہ کر صفا، صدیقؓ دے کہیں کار دا انکار ہوندا نہیں

ضد وچ لکھاں برباد تھئے ضد چھوڑ ہنڑ کملا نہ تھی　　مدنیؐ دے اول یار نوں من گھن نہ پینڑ کملا نہ تھی
نادان توں رہ بھل گیوں، بک بک کے مفتی رل گیوں، محبوبؐ دے راہوار دا انکار ہوندا نہیں

کملا جہڑے کم تیں کیتے کیا کر گیا پیارا علیؓ　　چھٹے وچ لاٹے پٹ کٹ کٹی کپڑاں تے کالی رنگ ملی
سر وچ جو پائی تیں سواہ، کیا آکھیا شاہِ کربلا، سنیاں دے ایں سردار دا انکار ہوندا نہیں

مکتوب مکا ہنڑ اے ڈس کیا پٹ پٹی زہرا دے حسنؓ　　یا پٹیا زین العابدینؓ کربل جو خود موجود سن
ہلیں توں سچا یا او سچے، عاقل کوئی ذاکر ڈسے تنظیماں دی مار دا انکار ہوندا نہیں



(۱۱۱)

اج رات مشکل ھجرت دی آئی ہے
صدیقؓ چلئے سانگا خدائی ہے

صدیقؓ نوں سائیں گھروں آجگایا — او کہے سفر دا ساتھی بنایا
بارِ نبوت صدیقؓ چایا ترٹے بیل توڑے اوکھی چڑھائی ہے

پہلی جو منزل آئی غار والی — بستر ہا جھولی غمخوار والی
لوری جو سک تھئی دیدار والی رُخ دلربا توں نہ دیچائی ہے

رُخسار ڈِہدیں رجیاں نہ اکھیاں — ویکھن دی چس توں اصلوں نہ تھکیاں
جُڑ جُڑ اے لذتاں صدیقؓ چکھیاں چس ہر توں وکھری صدیقؓ چائی ہے

ترٹے راتیں کٹیاں محبوب نالے — خدمتگذاری وچ تھئے کمالے
گل غار والی بنڑ گئی مثالے، صدیقؓ اے جہیں لوری نبھائی ہے

ڈنگ ناگ مارا عاشق پچایا — عاشق نہ پیر اصلوں ہلایا
سائیںؐ نوں نہ بالکل نندروں جگایا تکلیف دُکھ دی خود پئی پچائی ہے

سائیںؐ نال جہڑے جھٹ ایں گذارے — تا نگاں تکیندے اصحابؓ سارے
فاروقؓ آکھے اے بار بارے، اک رات بدلے ساری کمائی ہے

اک روز سارے اے راز کھلسن — صدیقؓ تیڈے ویری جو رُلسن
کنڈڑے تے تیڈے اعمال تلسن ہوسی جو تیڈی عزت سوائی ہے

ہن شانان والے سب یار تیڈے — سائیں نال جیندے ہن پیار تیڈے
منظور ہووے دربار تیڈے مکتی جو کیتی مدحت سرائی ہے



(۱۱۴)

جے صدیقؓ تے نہیں اعتبار تینوں تک مدنیؐ دا دربار آجا
ہر پاسوں وسدیاں رحمتاں نیں ذرا پا جھاتی اک وار آجا

تیڈا ضد وِچ چیتا رلیا ہے　　تینوں حق باطل دی جانچ نہیں
ذرا پُچھ حیدر کرارؓ کنوں جھیڑا ہر گل دا ذمہ وار آجا
تینوں اوہ ڈینہہ کیوں نہیں یاد آندا　　جدوں دشمن آپؐ دا جگ سارا
تصدیق نبیؐ دی کئیں کیتی ڈس کئیں کیتا اِقرار آجا
بھاویں غار تے بھاویں مزار ہووے　　ڈکھو ڈکھ ڈوہاں دیاں لذتاں نی
ثَانِیَ اثْنَیْنِ دی آیت دی ہر جا تے ویکھ بہار آجا
اس بھنگ بدرنگ وچ غرق تھیوں　　تینوں حق بھاندا نہیں بدبختا
آ توبہ دے دروازے تے رب ہر دا بخشن ہار آجا
تینوں ذاکراں حق توں روک ڈِتا　　تیڈا دارومدار ہے نعریاں تے
ایویں نعریاں نال نہ رب ملدا شبیرؓ دا تک کردار آجا
صدیقؓ ہے جنت وچ وسدا　　توں اج اُس دا ایمان پچھیں
بے عقل عقل دا کر چنتا توں قسمت دا بیمار آجا
نت مکتی تیڈی خیر منگے　　توں دشمن سمجھ کے نسدا ہیں
آپڑ تحریکِ تنظیم دے بیڑے تے جے ونجناں چاہدیں پار آجا



۱۱۴

صدیقؓ تے سایاں یاراں توں سب وکھریاں رحمتاں گھلیاں نیں
کیا مٹھیاں راتاں غاردیاں سائیں نال جو گذریاں کلھیاں نیں

کیا ھجرت والی رات بھلی جس رات رسولؐ دی ذات چلی
صدیقؓ اکبر دے مونڈھیاں تے محبوبؐ خدا دیاں تلیاں نیں
آئی پہلی منزل غار دی ہے ازمائش یار دے پیار دی ہے
عاشق نے خبراں نانگ دیاں کئی وار تلی تے جھلیاں نیں
کیویں نانگ دی زہر پچا بیٹھا اکھیاں رخسار تے لا بیٹھا
ہنجوں رخ محبوبؐ تے کریاں نیں جیویں تریاں گل دیاں ٹلیاں نیں
جاں دشمن پہنچے غار اتے آئی موتجھ فراق یار اتے
صدیقؓ دے حزن ملال کیتے رب بھیجیاں آپ تسلیاں نیں
اتھے بستر اتھے بستر والا خدمت وچ خدمت گار اعلے
اتھے خاص امانت خالق دی اتھے عام امانتاں ولیاں نیں
اک رات معراج دی چھوڑ چلا اے توڑ دے رشتے جوڑ چلا
جے اکٹھے ہوندے تھی یک وینداکیویں ابدی سنگتاں رلیاں نیں
فاروقؓ آکھے صدیقؓ تائیں محبوبؐ دے خاص رفیق تائیں
میڈی زندگی بھر دیاں نیکیاں توں ترے راتاں تیڈیاں بھلیاں نیں
شب ہجرت کفر ہویا سفلی تھیا کمتو کلمہ حق علیا
اس رات خوار ہو کے ول کفر دیاں فوجاں ولیاں نیں



۱۱۴

مدنیؐ دے یارِ غار دیاں سائیں نال ویکھ یاریاں

خدمت گذار توڑ دے سُتیاں بھی جپھیاں ماریاں

ہر دم طلب دیدار دی محبوب ربّ دے پیار دی — مسرور وچ سُرور دے چھٹدی نہ دید یار دی

جلوے رُخِ حبیبؐ دے صدیقؓ اکھیاں ٹھاریاں

بنڑیا ہے ساتھی توڑ دا دامن نہ سائیںؐ دا چھوڑدا — مدنیؐ ابوبکرؓ دیاں لگیاں نہ سنگتاں تروڑدا

موںڈھے تے کیتیاں سوہنڑیں نبیؐ سواریاں

ہجرت دی رات نال ہے رہوار باکمال ہے — وچ غار دے حضور دا حجرہ جڑ لُٹا جمال ہے

صدیقؓ وانگ پیار وچ کہیں نوں نہ ملیاں واریاں

دُشمن حضورؐ دا جہاں سن قتل کیتے کوششاں — بنڑیاں ہے یار بوبکرؓ ساتھی رہیا جتھاں کتھاں

دُکھ سُکھ تے مشکلاں سبھے ایں رَل کے ہنڑ گذاریاں

ہوندا نہ سائیں نوں پل جدا عاشق رسولِ پاکؐ دا — ازلی سنجوک پیار دے وکھرا نبیؐ توں کر ڈکھا

ہتھ حیدر کرارؓ دے ہنڑ سب اے ذمہ واریاں

صدیقؓ توں جو دُور ہے او دُشمنِ حضورؐ ہے — مدنیؐ دے جانشین نوں منڑاں پوندا ضرور ہے

بیشک نبیؐ دے عشق وچ صدیقؓ تریاں تاریاں

صدیقؓ باوفا دیاں ہمرازِ مصطفیٰؐ دیاں — تصدیقاں ہر جگہ کرن آیتاں کلام اللہ دیاں

مُنکر تیڈے ایمان نوں لگیاں لکھاں بیماریاں

تحقیق کر ایمان دی ذاکر دے ہر بیان دی — کمتر دی ہر دلیل دی تنظیمی ترجمان دی

ضد وچ نہ دُور دِل دیاں ہوسن اے بے قراریاں

۱۱۵

دِلوں اساں پِیر منیا مدنیؐ دے یار نوں
آپؐ دے وزیر پیار ے خدمت گذار نوں

رحمتاں دے کوٹ وچ لے لگا ڈیرہ ہے — رب نے لوایا جتھے ملکاں دا پہرہ ہے
آندا جاندا ڈیکھ اُٹھے ستر ہزار نوں

اکھیں نال ڈِٹھے جیہڑا وچ دربار دے — مُدتاں دا ساتھی لکڑ لگا لجدار دے
اس نوں توں من بھنگی چھڈ تکرار نوں

روضۂ رسولؐ اُتے آنڑاں نہ عذاب ہے — ویریا ایمان ایویں کریں نہ خراب ہے
چھڈ جھوٹے راویاں دی جھوٹی گفتار نوں

تحفے جتھے بہنچدے دُرود تے سلام دے — تمغے جہان بھیجے رب دے کلام دے
شرف انوکھا مِلا اس دربار نوں

زور دے نہ لگدے جے دِلوں کوئی لوے نہ — حیدر کرارؓ تھیں اپنے سماوے نہ
کر تحقیق ذرا پُچھ ذمہ وار توں

حیدر کرارؓ دے سمائے نہیں اُٹھدے — رب دے رلائے سنگ کہیں تو نہیں ٹُٹدے
سارِیاں توفیقاں ہن رب غفار نوں

جس توں بے آسرِ نوں ملنڑاں سہارا ہے — قسمت والیاں نوں مِلا پہلا وارا ہے
کہیں جاتے چھوڑیا نہ جنہاں لجپار نوں

گل پیاں لاجاں جیہڑا ہر دیاں پلیندا ہے — قدمیں جو سُتے پئے کیویں او جھلیندا ہے
جس نے سنبھالنا ہے ہر گنہگار نوں

جس دا حضورؐ دے قدمیں ٹھکانا ہے — مک گئی اس اُتے فضلِ یگانہ ہے
جاری اساں رکھنڑاں ایں ذکر اذکار نوں!

(۱۱۶)

صدیقؓ دیاں جبداراں نوں ہجرت دا زمانہ نہیں بھلنڑاں
ثَانِی اثْنَیْنِ دی آیت دا مفہوم تے معنیٰ نہیں بھلنڑاں

دُشمن جس رات ہزاراں سن — سر تے ننگیاں تلواراں سن
اُس اوکھی رات محمدؐ نوں مخصوص اے باہنہ نہیں بھلنڑاں

اُس مشکل رات اے نال چلا — دولت صدیقؓ سنبھال چلا
سائیںؐ نوں اس سخت چڑھائی تے صدیقؓ دا شانہ نہیں بھلنڑاں

جاں غار تے یارِ غار آیا — محبوبؐ دا پہرے دار آیا
اُس رات صدیقؓ دے پہرے نوں اپنا بیگانہ نہیں بھلنڑاں

جھولی وچ یار نوں پا بیٹھا — اکھیاں رخسار تے لا بیٹھا
صدیقؓ دی جھولی بسترا حضرتؐ دا ٹھکانہ نہیں بھلنڑاں

ہنجھ آئی رُخِ محبوبؐ اُتے — صدقے جندڑی مطلوب اُتے
صدیقؓ اُتھے کر پیش دِتا سر دا نذرانہ نہیں بھلنڑاں

افسوس ہے اُس انسان اُتے — جینوں شک اس دے ایمان اُتے
اِس غار دے منظر مخفی نوں رب دا دہرانا نہیں بھلنڑاں

کیتا عجب و پار و پیاری ہے — ہر چیز رسولؐ توں واری ہے
روضے وچ اس دیاں کیتیاں دا دِتا ربّ عوضانہ نہیں بھلنڑاں

کمتر جس دل وچ کینہ ہے — او بِینا بھی نابینا ہے
صدیقؓ دے مدحت خواناں نوں مدحت دا ترانہ نہیں بھلنڑاں

۱۱۷

رُتبہ صدیقؓ جہیاں کسے بھی نہ پاونڑاں
ہر او کھا ویلا رتے یار دے نبھاونڑاں

مکّے دے بازاراں وچ لوگ جدوں ماردا — کھا کھا کے ماراں سنگ چھڈدا نہ یاردا
کہیندا صدیقؓ اگ عشق نوں نہیں لاونڑاں
عاشقاں دے نام نوں نہیں اصلوں لجاونڑاں
مکّے دے قریشی تجویزاں سن جوڑدے — سائیں تے صدیقؓ وانے سنگ نوں اوتروڑدے
کلمہ رسولؐ دا نہیں دل توں بھلاونڑاں
بنڑ کے صدیقؓ اَج جگ نوں وکھاونڑاں
ظالماں جاں مکے وچوں ٹوریا حضورؐ توں — رب نے صدیقؓ تائیں بھیجیا پُر نور نوں
بار نبوت والا اج اِسے چاونڑاں
کل جو مصلّے تے سائیں اس نوں کھڑاونڑاں
بُغض ہٹا کے ذرا یاد کرو غار نوں — جھولی وچ پا کے کیویں بیٹھا اپنے یار نوں
توڑے چا کے پیر اُتھے ویریاں نے آونڑاں
رب دے رسولؐ نوں نہیں اصلوں جگاونڑاں
پیر نال بند کیتا رخنہ او غار دا — توڑے کھڑی تے سَپ ڈنگ رہیا ماردا
زہر پچا کے نہیں پیر نوں ہلاونڑاں
یار دے نظارے توں نہ اکھ نوں ہٹاونڑاں
رب نے حبیبؐ نال بھیجیا صدیقؓ ہا — انعام رب ایں توں ڈیونڑاں ودھیک ہا
ثانِیَ اثنَین والا لقب اِسے پاونڑاں
کل جو رسولؐ رلے اپنے سماونڑاں

چندے دے کیتے جدوں سائیں فرمیندا ہا — ساریاں صحابہؓ کنوں قدم ودھیندا ہا
ترکہ صدیقؓ سارا چندہ گنڑ ونڑاں
کل جو لوگاں نے جھنڑاں فدک والا ونڑاں

سائیں دے اشاراں اُتے گھر لٹویندا رہیا — سائیں دے اشاراں اُتے عمراں نبھیندا رہیا
مسلماناں توں ہا ایہو کجھ لہو ترڑاں
کر کے تبرا اُمت اُٹھناں تے باہو نڑاں

اُمت نبیؐ دی اج پچھدی ایمان کیندا — ڈھوئیں سہارے وچ رب ڈسا شان جیندا
ایسے اعتقاد نال غیراں نوں ہساونڑاں
روضے والے سوہنڑیں دے رب نوں رنجاونڑاں

ساڈی تنظیم تاں اے جنہاں لائیاں یاریاں — سُن قرآن دُور ہویاں نیں بیماریاں
کم تتر کسے نال جھیڑا کیہاں لاونڑاں
جگر جلے دا روزنڑاں جگ نوں سناونڑاں

---

(۱۱۸)

کوئی نہیں ہمسر بعد نبیؐ صدیقؓ اکبر وڈشانے دا
خالق اکبر شان ودھایا احمد دے پروانے دا

واہ صدیقؓ اکبر سپہیارا — دین نبیؐ توں سب کجھ وارا
ولت ساری — دختر پیاری — مدنیؐ توں واری
اس صدیقؓ نوں غاصب آکھن اُلٹا طور زمانے دا
ہے شاگرد اے پاک نبیؐ دا — واقف ظاہر تے مخفی دا
کے جہیں پیار ہن — ساتھی غار ہن — ربے مزار ہن
کیا بے اُنت صدیقؓ تے ہویا دان حسینؓ دے نانے دا

عشق نبیؐ دی واہ چس چائی   لوڑ نہیں زر مال دی کائی
تن من دھن نے کول پیارے وطن کول وار اسجن تور
ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْهُمَا دا لقب ملا عوضانے دا

جے کر روضے دے وچ جاواں   نال صدیقؓ اکبر نوں پاواں
وسدے رہے سچے گلے صاف اٹلے
حضرتؐ اپنے نال بنایا بستر اپنے باہنے دا

جے کر ہے قرآن سچیرا   بوبکرؓ دا شان اچیرا
رکھ ایمان نے پھیر دھیان سلے نادان
منبڑاں بلوس بند کر بیٹھوں رستہ آپ بہلنے دا

پھر بی جے تینوں شک پووے   روضے اندر کیوں کر ہووے
جے دشمن اسے نال دفن اسے عقل نہ منّے
ذمہ وار علیؓ خود ہویا روضے وچ دفنانے دا

لکھتو کر مضمون نوں بندے   جہڑے تھی گئے عقل دے اندھے
گئے ہن مارے جیت کے ہارے کر انکارے
ہرگز جام او پی نہیں سکدے مدنیؐ دے میخانے دا

---

(۱۱۹)

لکھاں تاجداراں توں ودھ گئی درِ مصطفےٰؐ دی گدا گری
کرے کون بعد از انبیاء سو ہنڑیں یارِ غار دی ہمسری

نقش ڈسے صدیقؓ دی ہر آن ہر میدان وچ   صفت و ثنا تورات وچ انجیل وچ فرقان وچ
رب توں ملے اعلیٰ قدر دشمن توڑے سڑ سڑ توں مر
روضے اندر کریں ویدگر دلبر دی مانڑیں او دلبری

صحاب سب منندے گئے صدیقؓ دے اقبال نوں   صادق دے صادق عشق نوں ہر کار نوں ہر حال نوں
الیوم سن سب خوش تھئے پر اک صدیقؓ اکبر رووے
آکھے مینوں آندی نظر الیوم آیت غم بھری

جس کم کیتے آیا نبیؐ تکمیل اُس دی ہو چکی   نظرے فراقِ یار ہنڑ فرماوے ہمرازِ نبیؐ
اصحابؓ سب رووݨ لگے غمِ یار وچ چھوٹے وڈے
بلبل توں پچھ گل دی قدر جوہر نوں جانڑیں جوہری

رے ڈرینہ رہیا وچ غار دے خدمت نبیؐ وچ بوبکرؓ   لذتاں رُخِ محبوبؐ دیاں لٹیاں اکلیاں ذیقدر
آکھے عمرؓ سودا چا کر جتنا کمایم عمر بھر
اک رات دے بدلے توں گھن ساری میڈی دین پروری

وڑا نمونہ بوبکر صدیقؓ دا سائیں مصطفےؐ   اُمت دے پہلے جنتی انسان نوں دھرتی مٹھا
ہوکا اے جگ وچ ہل گیا سارا زمانہ جُل گیا
گل خوشنما خوش رنگ پھر چاونڑ لگی پیغمبری

ر پاسوں یار آونڑ لگے دربارِ رحمت کھل گیا   سائیں رحمۃ للعالمینؐ دا ہر طرف مچ غل گیا
ظلمت اتھوں رخصت تھئی رحمت دی ہر جا دھم پئی
کونین وچ ظاہر تھئی اُستاد دی کاریگری

درسِ محمدؐ کھل گیا تعلیم جگ پاونڑ لگا   ہر دل دا رشتہ نال رب دے مصطفےؐ لاونڑ لگا
لگی کسوٹی توحید دی توحید ربِ مجید دی
باطل تے حق نظرن لگے نترن لگی کھوٹی کھری

یقؓ وانگوں کون خدمت دینِ حق دی کر گیا   درِ مصطفےؐ توں جھولیاں علم و عمل دیاں بھر گیا
عزتاں عجب ذیشان دیاں ڈاتاں اے رب رحمان دیاں
لکھتس ہووے رب دی نظر تاں ملے دماغ سکندری



(۱۲۰)

صدیقؓ سوا دو عالم وچ مومن دا گذارہ نہیں ہوندا
لجپال سجن دیاں کیتیاں دا حیدرؓ توں وسارا نہیں ہوندا

لوگو دربارِ الٰہی توں صدیقؓ تے کیہڑا دانہ بھیا
محبوبؐ خدا دا یار بنڑا پہلے سب توں ایمان ڈھیا
اس محرمِ رازِ نبوت نوں رب توں لَاتَحْزَنْ شان ڈھیا
صدیقؓ دے دل وچ حُزن ہووے ایہہ توں لے گوارا نہیں ہوندا

ہر حال نبیؐ دے نال رہیا ہر جا منزل دُشوار دے وچ
صدیقؓ رفیق شبِ ہجرت کٹیاں ترتے راتاں غار دے وچ
جس روزِ ازل دیاں لگیاں دی پیا چیند الطف مزار دے وچ
صدیقؓ سوا ہرگز وکھرا مدنیؐ دا نظارہ نہیں ہوندا

واہ یار دے قدماں توں وارا صدیق سچار نے گھر دا گھر
محبوبؐ خدا نوں صدیقہؓ نوں سال دی پرنائی دُختر
ہر چیز رسولؐ دے قدماں تے قربان کیتی صدیق اکبرؓ
صدیقؓ رسولؐ دے سہورے توں سُنیاں دا کنارہ نہیں ہوندا

صدیقؓ انوارِ نبوت دا اے توڑ دا ابر کار دے وچ
صدیقؓ جہیاں منظور نہیں کوئی بھی نبوی دربار دے وچ
ہر آن صدیقؓ تیار دِسے ارشاد دی انتظار دے وچ
سب یار آکھن صدیقؓ جہیاں کوئی راج دُلارا نہیں ہوندا

اے یار بنڑاں جدوں دھرتی تے محبوبؐ دا کوئی یار نہ ہا
اس کفر دیاں تاریکیاں وچ کوئی محرم کوئی غمخوار نہ ہا
اج وانگ مگے دیاں گلیاں وچ اسلام دا اے وچکار نہ ہا
اُس وقت دے یار نہیں بھلدے جدوں کوئی سہارا نہیں ہوندا

لجدار علیؓ صدیقؓ دیاں قربانیاں نوں واہ یاد کیتا
ڈتا حیدرؓ ور بھرجائیؓ، دا صدیقؓ دا گھر آباد کیتا
صدیقؓ دا دشمن اس جگ اُس جگ بُغض تینوں برباد کیتا
صدیقؓ توں جہڑا دُور تھیا حیدرؓ دا او پیارا نہیں ہوندا

صدیقؓ دی شان رسولؐ ڈسے کرارؓ ڈسے قرآن ڈسے
صدیقؓ دی شان فاروقؓ ڈسے لجدار امیر عثمانؓ ڈسے
صدیقؓ دی شان حسینؓ ڈسے بن کربل دا میدان ڈسے
بعد اس دے جینوں اقرار نہیں اُس دا چھٹکارا نہیں ہوندا

جا ویکھ نبیؐ دے روضے وچ صدیقؓ عمرؓ دی شان عجب
محبوبؐ خدا دے لڑ لگیاں تے داتے کیتے دان عجب
کمّے تو جا ویکھن اے اکھیاں او مکین عجب او مکان عجب
بن ساقیاں دے در احمدؐ تے رحمت دا ونڈارا نہیں ہوندا

---

(۱۴۱)

احمدؐ دا یار سوہنڑاں صدیقؓ پیارا سُنیاں دے دِل دا سہارا
رسولؐ نال غار یں رلیا، غار یں رلیا جی او مزار یں رلیا

مکے شہر جاں ہوئی منادی تصدیق کیتی رسولِ خدا دی
لبیک کر کے پکارا، رسولؐ نال غار یں رلیا غار یں رلیا جی او مزار یں رلیا
جس دم محمدؐ دا دشمن زمانہ صدیقؓ اکبر تے جوڑیا رانہ
قسمت دا چمکا ستارہ، رسولؐ نال غار یں رلیا، غار یں رلیا جی او مزار یں رلیا
حضرتؐ تے آئی جاں ہجرت دی راتِ مکے نوں چھوڑا محمدؐ دی ذاتِ
بنڑیا محمدؐ دا سہارا... رسولؐ نال غار یں رلیا، غار یں رلیا جی او مزار یں رلیا

جھولی اندر مصطفےؐ نوں سما کے بیٹھا کیوں غار وچ ڈیرے لا کے
ڈینا محمدؐ تے پہرہ... رسولؐ نال غاریں رلیا غاریں رلیا جی او مزاریں رلیا
دل ول توڑے سپ رہیا ڈنگ مر بندا سوراخ توں پیر ہرگز نہ چھیندا
عاشق نبیؐ دا نیارا... رسولؐ نال غاریں رلیا غاریں رلیا جی او مزاریں رلیا
ہر جا نبیؐ نال رل کے گذاری اج تائیں پلیندا محمدؐ دی یاری
سائیں بن نہ ہوندا گذارا... رسولؐ نال غاریں رلیا غاریں رلیا جی او مزاریں رلیا
بے شک ملے ہر توں وکھرے انعام سارے صحابہؓ دا بنڑیا امام
پہلا ٹو تا سائیں تے وارا... رسولؐ نال غاریں رلیا غاریں رلیا جی او مزاریں رلیا
اج تائیں بیانال سائیںؐ دے بھیندا دلبر دے رخسار دیاں لذتاں چھیندا
ستیاں بھی اکھیاں نوں ٹھارا... رسولؐ نال غاریں رلیا غاریں رلیا جی او مزاریں رلیا
کمتر جے اکھ ہووے انصاف والی صدیقؓ یا جھوں ڈسے رات کالی
ایمان دا ہے خسارا... رسولؐ نال غاریں رلیا غاریں رلیا جی او مزاریں رلیا

---

(۱۲۲)

کون ہو جو بوبکرؓ وانگوں وفاداری کرے
مدنیؐ دے ہر ارشاد تے لبیک ہر واری کرے

یاراں وچوں اول ایہو ہر جا تے اس دی پہل جس دم نبیؐ ٹریوے حکم تعمیل وچ لیندا نہ ڈھل
ہر توں اول مکے دے وچ حق نال اے یاری کرے
دشمن محمدؐ مصطفےؐ دا جس گھڑی سارا دہر تاج رفاقت سب توں پہلے آن پایا بوبکرؓ
ہر ہر گھڑی مشکل دے وچ سائیں نال غمخواری کرے
ساری عمر وچ آپ تے ہجرت دی اوکھی رات ہا دولت سراتوں چھوڑ کے چلنا نبیؐ دی ذات ہا
موڈھاں تے چا کے آپؐ نوں صدیقؓ اسواری کرے

معراج دی تصدیق وچ سبقت دا اے سردار ہے　　صدیقؓ نوں صادق دی ہر گفتار تے اعتبار ہے
دشمن بھی من گئے بو بکرؓ مدنیؐ دی دلداری کرے

اک روز جاں یاراں کنوں منگیا ہے چندہ مصطفیٰؐ　　صدیقؓ توں اَج وَدھ وَدھوں آکھے الویں ہر دلرُبا
پر کون جو صدیقؓ توں اپنا پلا بھاری کرے

راتاں انوکھیاں غار دیاں گھڑیاں عجب او پیار دیاں　　لذتاں صدیق اکبرؓ نے لٹیاں آپؐ دے رخسار دیاں
رب ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ پیا جاری کرے

شادی علیؓ دی جاں تھئی مختیار ہا اے بو بکرؓ　　مائی فاطمہؓ دا ڈاج بازاروں خریدے ذیقدر
مدنیؐ دے گھر دی عمر بھر صدیقؓ مختیاری کرے

حیدرؓ متھے لیندا نہ جو صدیقؓ توں بیزار ہے　　صدیقؓ توں جو ہٹ گیا مدنیؐ دا کیویں پیار ہے
دو جگ دے وچ مارا گیا اِس توں جو بیزاری کرے

محبوب رب نوں بو بکرؓ صدیق تن مَن دھن ڈِتا　　چھوڑا وطن سارا قبیلہ ہر سہارہ بھن ڈِتا
محبوبؐ نوں نوںؓ سال دی دُختر نظر پیاری کرے

جھگڑا خلافت وچ کہیاں تحقیق ہے تصدیق ہے　　جب خود محمدؐ چن گدا حقدار اے صدیقؓ ہے
مسند ایں نوں بخشے جاں خود روضے دی تیاری کرے

مک تو جے ترصدیقؓ دا پھڑ لوتاں بیڑا پار ہے　　مدنیؐ دا او مقبول جو صدیقؓ دا غمخوار ہے
تنظیم ہر تقریر وچ پوری ذمہ واری کرے

---

(۱۲۳)

باب عمرؓ دے ڈیکھو ہن جھنگ وچ نظارے
حق پاک نے ودھایا فاروقؓ دا وقارے

آیا عمرؓ بہادر خوشیاں نبیؐ منایاں　　چا بندہ ہا جو محمدؐ رب نے ایویں پیجائیاں
کھِلیا چمن نبیؐ دا آئی سدا بہارے

کسریٰ دے کوٹ ڈل گئے تھر تھل پئی چدھارے　　او آ گیا نبیؐ نوں ہا جدی انتظارے
دھرتی تے تھی ختم گیا ظلمت دا دھوں اندھارے

مسند نبیؐ تے جس دم وارہ عمرؓ دا آیا ۔۔۔ جنگلاں دے وچ رلا کے بکری نہر پوایا
پیغام سُن عمرؓ دا دریا چھڈن کنارے

ایران والیاں نوں کلمہ ہے کیں پڑھایا ۔۔۔ ہا رُعب شامیاں تے کیویں عمرؓ دا چھایا
نوکر سوار آکھے دا آقا نبیؐ مُہارے

کینڈی فتح وچ آئے ترے سو تے سٹھ شہر ہِن ۔۔۔ فارُوقؓ دی عدالت لائے عدل نُوں پر ہِن
سرتے ہے تاج شاہی رعیت دا پہرا دارے

محسن عمرؓ علیؓ دا پیارے شبیرؓ دا ہے ۔۔۔ آپس دے وچ تعلق جو کھنڈ تے کھیر دا ہے
رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ دے قرآن وچ اشارے

دشمن تے رُعب اج تائیں ابنِ خطاب دا ہے ۔۔۔ ڈر مجرماں نوں جیویں یوم حساب دا ہے
ویری عمرؓ دے اج تائیں پھردے نیں مارے مارے

باب عمرؓ تے لکھیا ناواں ایویں عمرؓ دا ۔۔۔ چوڈی دا چن فلک تے جیویں ہووے نظر دا
او مالکے نہ جایا جہڑا ایس نوں آتارے

اس باب دے شہیداں ساراں توں واری واری ۔۔۔ مر مُڈے کے جہڑے ہاں لائی فارُوقؓ نال یاری
ابدی حیات پا گئے سارے او جاں نثارے

سوہنڑیں عمرؓ دا جس نے دِل وچ ہے رکھیا کینہ ۔۔۔ اُس نوں مِتھے نہ لیسی او شہنشاہِ مدینہ
ہرگز نہ کہیں توں لہندے جتھے رب نے جندرے مارے

مدحت عمرؓ دی مکتو ذریعہ سمجھ نجاتِ ۔۔۔ اُتھے کون ڈینہ ابھارے جتھے رب نے کیتی راتِ
تقسیم ہے ازل دی قسمت دے ہِن ونڈارے



(۱۲۴)

او کہڑا یار ہے جہڑا محمدؐ دی دُعا ہووے
شہنشاہ کون ہے ایسا جیندا کُرتا پھٹا ہووے

کہڑا حاکم جہڑا نوکر کیتے بنڑیا مہاری ہے
یتیماں بے کساں دی جیں کیتی خدمت گذاری ہے
بہادر اے جہیاں جیں کُفر تے لائی ضرب کاری ہے
ہتھوں جیندے خدا دے گھر دا دروازہ کُھلا ہووے

او کون عادل عدالت وچ جہڑا اپنی مثال ہووے
یتیماں دے جو باغاں دی کریندا جو ڈیکھ بھال ہووے
جیندی صورت اُتے ہیبت دے وچ ایسا جلال ہووے
ہتھوں قاتل دے صُورت ڈیکھ کے خنجر چھٹا ہووے

کیندی شاہی دے وچ اے خیر بکری ارل کے چردے سَن
فقیری وچ کیندے قدماں اُتے شاہ تاج دھردے سَن
کیندے خط نال دریا نیل دے پانی اُبھردے سَن
جیندی چادر دے وچھن نال بھا کردی جیا ہووے

ہے باوی[۲۲] لکھ مربع میل تے کس نے فتح پائی
ڈسو ایسے دِلاور نے لیاقت کس کنوں پائی
اینڈے اُستاد کامل لے جہیں کئی رمز سمجھائی
کریندا وار جاں دُشمن دا سر دھڑ توں جُدا ہووے

او کیندا دور ہا جس وچ علیؓ سائیں مشورے ڈیندا
کیندے دربار وچ ٹُر کے شہر بانو کیتے ویندا
میڈی گفتار دے انداز نوں خوش بخت پر کھیندا
او کامل مَن نکاح شبیرؓ دا جس نے پڑھا ہووے

ہے ایسا کون جیں کیتے رہیا سِکدا نبیؐ ہووے
جیندی آمد خدا دے دین دی رونق تقئی ہووے
جیندی منشا مُطابق عرش توں نازل وحی ہووے
اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ فرمایا خدا ہووے

ایہے صفتاں ڈسوئیں کس دیاں گن گن کے سنوائیاں
سبھے اے خوبیاں ربّ نے عمرؓ فاروق وچ پائیاں
خدا تے مصطفٰےؐ توں اس دیاں اکھیاں نہ شرمائیاں
ایسے بدبخت دیاں کیتا عمرؓ دا جیں رگلہ ہووے

ہے ایسا کون جو سائیںؐ دی مُراد ہووے مُرید ہووے
ہووے عابد محمدؐ دے مُصلّٰے تے شہید ہووے
او مکتی کھٹ گیا رب دی اوں تے رحمت مزید ہووے
رسولؐ اللہ دے دامن تلے اَج بھی سُتا ہووے

---

(۱۲۵)

مُرید محمدؐ مرادِ پیغمبرؐ او جرار ابنِ خطاب آگیا ہے
رسولِ خدا دی دُعا دا خدا توں خلاصہ عمرؓ لاجواب آگیا ہے

صحابہؓ توں پہلے سبھے صدمے بُھل گئے نبوت تے اسرارِ نصرت دے کُھل گئے
تھیا برپا ماتم ابوجہل دے گھر
جو ہر گھر دے وچ انقلاب آگیا ہے
تمنا رسالتؐ دی آیا عمرؓ ہے جیندے آنڑ سیتی کُھلا رب دا گھر ہے
منور تھیا گلستانِ نبوت
فتوحات دا آفتاب آگیا ہے

جیندے خوف توں کوٹ کسریٰ دے ڈل گئے ڈروں جیندے کافر مہنتاں دے رَل گئے

ابولہب عتبہ وعتیبہ دے کیتے

پیامِ قضا بے حجاب آگیا ہے

عمرؓ دین تے آیا بنڑ کے بہار ے فتح جس کیتے شہر چھتی۳۶ ہزار

پئے شامی آکھن نبیؐ دا خلیفہ

خلافت دا ثانی نواب آگیا ہے

خلافت دے منصب تے رعیت دے پہرے مدینے دا بنڑ کے پھرے چوکیدارے

جیندے رعب توں کفر کنبدا گھراں وچ

سمجھدے جو یومِ حساب آگیا ہے

جنگل وچ نگہباں نہر بکریاں دے اور کھوائے کل بکریاں نوں جو کھاندے

اے سنداتاں جیتے کریندے غلامی

عدالت تے عالم شباب آگیا ہے

عمرؓ دے علیؑ نال وکھرے پیار ہن او بدبخت جیہڑے عمرؓ توں بیزار ہن

اے تنظیمی گلستن دا آخری مصرعہ

بخاری دا وقتِ خطاب آگیا ہے

(۱۲۶)

آیا عمرؓ سائیں نے خوشیاں منائیاں لایا صحابہؓ نے نعرہ

تے کافراں دے دِل جل گئے دِل جل گئے ویری سڑ بل گئے

لوکو عمرؓ مصطفےٰؐ دی دعا ہے اسلام دی آکے عزت ودھائے

رحمت دا ہویا ونڈارا تے کافراں دے دِل جل گئے

آیا صحابہؓ دا سالارِ اعظم بوجہل دے گھر وچ وچھی صفِ ماتم

دشمن دا چلیا نہ چارہ تے کافراں دے دِل جل گئے

پیارا دلاور بہادر نبیؐ دا ۔۔۔ بن ٹھن کے آیا جنگاور نبیؐ دا
مار ابوجہل مارا تے کافراں دے دل جل گئے

جیندے کتنے منتظر گھر خدا دا ۔۔۔ آیا عمرؓ نامور مصطفیٰؐ دا
ملیا عدل نوں سہارا تے کافراں دے دل جل گئے

آیا عمرؓ دین حق دا شباب ۔۔۔ برپا تھیا ہر طرف انقلاب
آیا عمرؓ دا جاں وارا تے کافراں دے دل جل گئے

آیا صدیقؓ و علیؓ دا مشیر ۔۔۔ فاروقؓ ایمان والاں دا پیر
عاقل نوں کافی اشارہ تے کافراں دے دل جل گئے

قیصر تے کسریٰ دے گنبدے محل ۔۔۔ فاروقؓ اعظم دی سُن کے ہلکل
ہوئڑاں اتھاں پارہ پارہ تے کافراں دے دل جل گئے

ہو کے جاں فاروق اعظمؓ دے تل گئے ۔۔۔ شامی یمن کنجیاں ڈیون تے تل گئے
ہر پاسوں ڈرسدا خسارہ تے کافراں دے دل جل گئے

جیڑھے محمدؐ دے منظور ہو گئے ۔۔۔ بندے تو کیا شیر مجبور ہو گئے
عداوت نہ ہوندی گوارہ تے کافراں دے دل جل گئے

ملکتی عمر باجھ جینا بھی مرنا ۔۔۔ ہووے عمر تاں ہے نیکی دا کرنا
کر نہ عمرؓ توں کنارہ تے کافراں دے دل جل گئے

---

(۱۴۷)

شاناں والا عمرؓ جرار آگیا
مدنیؐ دا منگا ہویا یار آگیا

جس دیاں رب دے حبیب تانگاں کیہاں ۔۔۔ راہ جیندے تکن رسولؐ دیاں اکھیاں
آیا او ہو دل دا قرار آگیا ۔۔۔ توڑوں چلکے ننگے تلوار آگیا

کھڑھیاں ارادیاں نال گھروں ٹرچلیا ۔۔۔ پھر دا پھراندا کھڑھے سنگ آکے رلیا
دل وچ مدنیؐ دا پیار آگیا ۔۔۔ بنڑ کے نبیؐ دا تابعدار آگیا

مکے دے امیراں نال کر اقرار چلا
بنڑ کے شکاری اک کرن شکار چلا
نظر جاں یار دا دیدار آگیا
اکھیں وچ عشق دا خمار چھا گیا

مکے والا سنڑیا جاں حال ایں جوان دا
دان ہویا ابن خطاب تے ایمان دا
غصے وچ ہر سردار آگیا
ساراں تے فاروق دا وقار چھا گیا

آیا اے جوان لگا نعرہ تکبیر دا
ہر کہیں نوں پتہ لگا سوہنڑیں دے وزیر دا
مدنی دی فوج دا سالار آگیا
ساریاں صحاباںؓ دا سنگار آگیا

بیت اللہ دے در کھلوانڑ والا آگیا
کافراں دے چھکے چھڑاونڑ والا آگیا
بنڑ کے اے دین دی بہار آگیا
مدنی دا پیارا جاں نثار آگیا

بیکساں یتیماں دیاں لہنڑیاں سنبھالاں اس
عدل انصاف دیاں دینڑیاں مثالاں اس
مظلوماں بکھیاں دا یار آگیا
رعیت دا ہو کے پہریدار آگیا

شاہاں جیندے قدماں تے رکھ دیتڑیں تاج ہن
ملنڑیں زمیناں اتے رب ولوں راج ہن
امت دا خدمت گار آگیا
منبر نبیؐ دا الجدار آگیا

کملے تو عمرؓ دے پیار وچ شان ہے
غازیاں شہیداں اتے وڈا احسان ہے
تائیں سانوں عمرؓ دا پیار آگیا
نظر نبیؐ دا دربار آگیا

---

(۱۴۹)

اج آیا عمرؓ جوان دشمن جل جل گئے
چنڑ بھیجیا رب رحمان دشمن جل جل گئے

بوجہل عمرؓ نوں بھیجیا کر تدبیراں
کر قتل نبیؐ سرورد اتے ئے جاگیراں
تقدیراں کھے اج معاف ہویاں تقصیراں — تیں ہو ونڑاں مسلمان ... دشمن جل جل گئے

جینوں منگیا آپ محمدؐ کر کر دعائیں
رب عمرؓ دے نال عزت اسلام ودھائیں
خود رب نے بھیجیا عمرؓ نوں احمدؐ تائیں ، تھئی رحمت دی باراں ... دشمن جل جل گئے

خوش ہوئے حضرتؐ آندا ڈیکھ عمرؓ نوں سائیں سینے نال چا لایا صاحب قدر نوں
فاروقؓ ملا القاب قدر برتر نوں.... ڈتی رب اکبر نے شان.... دشمن جل جل گئے

توں عمرؓ دی ڈیکھ خلافت کیوں ہے روندا جے بعد نبیؐ دے ہور نبیؐ کوئی ہوندا
تاں تاج نبوت عمرؓ دے سر تے سہندا اے.... ایویں مدنیؐ دا فرمان.... دشمن جل جل گئے

ایندی ہیبت ڈیکھ کے کافر پئے گھبراون ایندے جھنڈے ہر ہر ملک اتے لہراون
ایندی ڈیکھ قدر شامی ہتھیار نہ چاون.... بیٹھے من اس نوں سلطان.... دشمن جل جل گئے

واہ عدل امیر عمرؓ دا دنیا آہی ہے کیویں شیر تے بکری رل کے چر دی رہی ہے
چٹھی دریا نیل تائیں جاں عمرؓ دی گئی ہے.... آیا موج دیوچ اُس آن.... دشمن جل جل گئے

راتیں بھیس وٹا کے حال رعیت دا چاوے پیا بکھیاں کیتے روٹیاں آپ پکاوے
ایہو پاک نبیؐ دیاں عادتاں یاد ڈواوے.... جیندا پچھدیں توں ایمان.... دشمن جل جل گئے

کھڑ منبر تے ساریہ نوں پیا ہکلاں مارے ذرا پرت پچھاں پیا دشمن کردا وارے
جاں پرتیا لشکر دشمن دی تھئی ہارے.... ہو فتح گیا میدان.... دشمن جل جل گئے

کدی کاغذ قلم دوات کیتے ترساویں کدی گھر گھر کے بہتان فدک دے لاویں
جیکر کجھ حیدرؓ صفدر توں شرماویں.... ڈتی دختر شاہ مردان.... دشمن جل جل گئے

کر ہوش نہ ایویں اصلوں عمر نبھا توں فاروقؓ نوں نہ بے ادبی نال الا توں
کمتیؔ تنظیم دے نال پریتاں لا توں.... اج وقت ہے امتحان.... دشمن جل جل گئے

---

(۱۲۹)

منگیا سچی سرکارؐ دا سائیں احمد مختار دا بھیجا رب غفار دا اج آیا عمرؓ
بانہہ سید ابرار دا ساتھی رفیق غار دا شاہ حیدرِ کرار دا اج آیا عمرؓ

حضرت نوں جس دی تانگ ہا او یار بنڑ کے آ گیا رحمت بدی بدلی وس پئی فاروقؓ نمبر پا گیا
کسریٰ دے کنگرے ہل گئے — مکے دے مشرک جل گئے — کافر نہ کوئی دم مار دا — اج آیا عمرؓ

کعبے دا در کھولن کیتے حضرت عمرؓ بن ٹھن چلا　　مکے دیاں گلیاں دے وچ حیران کر دشمن چلا
آندی لسک شمشیر دی ــــ دُھم نعرہ تکبیر دی ــــ کفار نوں للکار دا ــــ اج آیا عمرؓ

مکے شہر وچ نکلدے اسلام دے غازی چلے　　قدمے رسول اللہ دے سردھڑ دی لا بازی چلے
اسلام دے داعی چلے ــــ حضرتؐ دے شیدائی چلے ــــ دل خوش تھیا ہر یار دا ــــ اج آیا عمرؓ

ڈس کیں خدا دے گھر دے وچ نعرہ لایا تکبیر دا　　کس نے مُسودہ بھن ڈتا کفار دی تدبیر دا
در رب دے گھر دا کھل گیا ــــ اعلان جنگ دا وچ ہل گیا ــــ اسلام دے جرار دا ــــ اج آیا عمرؓ

آمد عمرؓ دی جاں تھئی یاراں دی بھر گئی دید ہے　　سوہنڑیں رسول اللہؐ نے اُس دن منائی عید ہے
خوش مصطفیٰؐ دے یار ہن ! ! ــــ دشمن ذلیل و خوار ہن ــــ ماتم تھیا کفار دا ــــ اج آیا عمرؓ

او آ گیا بھاگاں بھرا نصرت جیندے چمدی قدم　　عادل عمرؓ دے خوف توں کئی بت گراں چھوڑے صنم
آتش پرست ایران دا ــــ فارس تے ترکستان دا ــــ خادم تھیا دربار دا ــــ اج آیا عمرؓ

فاروقؓ علیؓ دا یار ہے آپس دے وچ بہوں پیار ہے　　فاروقؓ دا منکر جیہڑا اُس توں علیؓ بیزار ہے
قرآن توں او دُور ہے ــــ حضرتؐ دا نا منظور ہے ــــ موسم نہیں تکرار دا ــــ اج آیا عمرؓ

کم تر صحابہؓ دی سدا تعریف کر تحریر وچ　　مدحت عمرؓ دی کر بیان ہر ہر جگہ تقریر وچ
دلبر رسولؐ پاک دا ــــ شاہ سید لولاکؐ دا ــــ محسن ہے آل اطہار دا ــــ اج آیا عمرؓ

---

(۱۳۰)

جانڑیں جہان سارا رتبہ عثمانؓ دا
ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا

پنجویں پیڑھی وچ سوہنڑاں رلیا رسولؐ نالے — رشتہ دامادی والا رب دے مقبول نالے
پہلے سمجھاواں تینوں مصرعہ عنوان دے دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
صلح حدیبیہ وچ کیڈی توقیر ڈٹھی ہے — جیں ویلے چودہ سو دی حضرتؐ نے بیعت لئی ہے
اپنے ہتھ سانحہ توں حضرت عثمانؓ دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
نہج البلاغہ دے وچ خطبہ ہے شاہ علیؓ دا — حیدر تحریر کیتا رتبہ رب دے ولی دا
تینوں وسواس ہویا جیندے ایمان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
باقی کیا کیا سناواں رتبے رب دے ولی دے — تریجھا خلیفہ بنڑ کے بیٹھا منبر نبیؐ تے
پیارا اے ناشر سنڑیا رب دے قرآن دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
شہر مدینے اندر قحط دا سال آیا — کر کے خرید گندم سوہنڑاں عثمانؓ لایا
بکھیاں تسیاں تے چلدا فیض ایندے دان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
شہر مدینے اندر حضرت نے کھو کھٹایا — پیاسے لوگاں توں پانی اپنے کھو دا پلایا
اج بھی موجود ہے او منبع فیضان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفانؓ دا
سارے جگ توں زیادہ ڈسدا صاحب حیا دا — خادم ساری عمر دا پیارے رسول اللہ دا
مدنیؐ مشکور ہویا جیندے احسان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفانؓ دا
عزت شہادت والی حضرت عثمانؓ پائی — ملی اعلیٰ فضیلت جانڑیں ساری خدائی
در تے حسنینؓ ڈیندے پہرہ سلطان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفانؓ دا
حیدرؓ کرار جدوں کیتی پہلی سگائی — گانڑیں تلوار رکھی پیارے عثمان غنی چھڑائی
کیڈا علیؓ تے احسان ایں مہربان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
مرضی ہے رب اکبر دی جینوں ہدایت کرے — ابوجہل نبیؐ نوں آکھے اے جادوگرے
کھوٹے کھرے پئے نترن وقت امتحان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا

مکتی جیہڑی کسے دی اکھ ہووے ڈیکھن والی — رُتبے پچھاں دے نظرن ساری امت توں عالی
انھے نوں کیا ڈیہوے چن آسمان دا — ہے ذی النورین درجہ ابن عفان دا

(۱۳۱)

میں عثمان دی شان توں جان واراں
جیں اسلام تے خرچ کیتے ہزاراں

جیں نوں شرف ملیا نبی دی دامادی
تھئی گھر محمد دے دو بار شادی
جیندے سر تے سجدی ہے چادر حیادی
مگر شرم کیتا نہیں بغض ماراں

اہں عثمان دی شان پچھ توں علی توں
یا پچھ مصطفٰی رب دے پیارے نبی توں
یا تحقیق کر توں کتاب ربی توں
جیں تے خونِ عثمان دیاں ڑھیاں دھاراں

نہ قرآن ناطق نوں پڑھ کے ڈھوئی
لے بیعت رضوان کیں کیتے ہوئی
نہ حسنین توں اس دی عظمت پچھوئی
ڈتا در تے پہرہ جنہاں پہرے داراں

ہے مشہور جگ تے غنی دی سخاوت
سکھی اپنے آقا محمد توں عادت
نصیب ہووے اُس دی قبر دی زیارت
ڈتا جس نے چندہ اُٹھاں دیاں قطاراں

جنّت دی بشارت ڈتی مُصطفےٰ ﷺ ہے
رضا دی چِٹھی آپ بھیجی خدا ہے
مگر اج دا بھنگی غنیؓ تے خفا ہے
ڈسیوں جلیندے ہتھ اے چٹے مطہراں

جہالت دے وچ بھُل گیوں کیوں قبر نوں
اوں مشکل عدالت تے رب دے قہر نوں
رنجایا ئیں ہر جا تے رب اکبر نوں
جہنم دے وچ کھاسیں جڑ جڑ کے ماراں

محمّد دے یاراں دے رُتبے نرالے
گئے کر کمائیاں او سب شاناں والے
لدھی دین نبویؐ دی ہر جا سنجالے
انہاں دی بدولت ڈسن اَج بہاراں

تہیں جیں دا مکتو غنیؓ نال پیارے
ہوسی اُس توں بیزار حیدرؓ کرارے
وصول ہوسن اُس روز اَج دے اُدھارے
ہیں رب سائیں دے فرمان کبھیں وساراں



دیوان کمتر

حصّہ دوم

۱

ایمان والو اے بھولے بھالو اس شرک توں باز آؤ آخر نہ اپنی ونجاؤ
اوہدا مالک خالق تے پالک سمجھو تے سوچ بھراؤ آخر نہ اپنی ونجاؤ

اول اس مہربان احسان لایا، ناپاک قطرے توں بندہ بنایا۔
ہر انگ ٹھہایا جڑ جڑ سجایا، کوئی نقص ہے تاں ڈساؤ ، ،
ڈساکیں غذا دا کیتا انتظام، زمیناں تے موسم اُسے دے غلام
ہر شے اگاون پالن پکاون، شربت پیو میوے کھاؤ ، ،
ہر پھل دی لذت اتے رنگ جُدا ہے، ایویں بن گئے دِل تیڈی جیویں چاہے
کوئی ہور آوے کر کے ڈکھاوے، آؤ سانوں ڈکھاؤ ، ،
اس نال جوڑے تیں کئی حصے دارے، کئی پیر مُشرک تیڈے تیر مارے
نہ شکل کشا ہن نہ ڈکھڑے ہٹاون، کوڑاں توں دامن چھڑاؤ
اِس شرک برباد کیتا لکھاں توں، سارے پیغمبر رُٹھے مُشرکاں توں
گئے لیندے چارے بلا آخر او مارے، قرآن وچ جھاتی پاؤ ، ،
مُشرک کیتے جب شفاعت حرام، جھک جھک کریں توں انہاں سلام
دوزخ دی بھاہے رب سائیں بچائے، اِس بھاتوں جندڑی بچاؤ
اگر شرک کیتا ہے چاچے نبی دے، رب نے جہنم ڈتا کر رسیدے
قرآن کھولو جندڑی نہ رولو، اِس شرک نوں ہُن بھلاؤ ، ،
محمد دے شاناں توں قربان جاواں، طاقت نہیں کیویں گن کے سناواں
اے مسئلہ ڈسایا ہر ڈکھ اٹھایا، اِس نال دلڑی رلاؤ ، ،
ایندا شان تک پڑھ بے کلمے تیجھ ہے، مگر مشرکاں تے نہ ہوندا اثر ہے
اپیے مارے سارے گئے بازی ہارے، اس راہ توں پیر اہٹاؤ

محمدؐ دے منکر تے لعنت خدا دی، مشرک اُتے اس توں سمجھیں زیادی
ولی جو کھرے ہن او بیشک سچے ہن، کوڑاں نوں متھے نہ لاؤ
نہیں شرک جتنا گناہ کوئی ہور ہے، توحید چھوڑن حقیقت دے چور ہے
تو ڑیں ہووے سید یا عالم ہو جید، اس ہتھ نوں اُس توں بچاؤ
آخر نہ اپنی ونجاؤ

---

(۲)

پہلے اپنا عقیدہ بنا ساتھیا، شرک وِچ آخرت نہ ونجا ساتھیا

سَاڈے کئی وَسدے گھر شرک برباد کر ڈِتے
ساتوں پہلے کئی سُنج شہر کر ڈِتے

ذرا قرآن دے نیڑے آ ساتھیا
شرک دِی رب ڈِتی کیا سزا ساتھیا

شرک کیتا جنہاں کیویں برباد تھئے
ایسے برباد تھئے ول نہ آباد تھئے

شرک دی مرض ہے لا دوا ساتھیا
اس توں بچ باقیاں نو بچا ساتھیا

شرک سانگے محبت دے آندا رہیا
اس محبت توں ہر دھوکا کھاندا رہیا

اس توں ڈَرا اِے گناہ ہے وڈا ساتھیا
لیسیا نہ متھے مصطفےٰ ساتھیا۔

نام جیں دا خدا شرک توں پاک ہے
ایویں فرما گیا شاہ لولاک ہے

سائیں دے فرمان نہ ہر گز بھلا سا تھیا
کملی والے دا دل نہ رنجا سا تھیا

رب ہی نذرانیازاں دا حق دار ہے
اُس دا کوئی نہ کہیں جا حصے دار ہے

توڑے ہن انبیا اولیا سا تھیا
جھولیاں چا کے منگدے دُعا سا تھیا

لائق سجداں دے او لائق سدڈسور دے
ہر کیتے منت نعرے نہ لا زور دے

حق رکھدا او سدڈسور دا سا تھیا
جیڑھا ہر اک دا مشکل کُش سا تھیا

ہر گھڑی ہر جگہ جہڑا موجود ہے
کل خدائی دا معبود مسجود ہے
رب رحمان داناں پکا سا تھیا
ڈیندا چھری تلے جو بچا سا تھیا

ساری کونین تے اِس دی شاہی ڈِے
ایندی محتاج ساری خدائی ڈِے
اپنا سر اس دے در تے جھکا سا تھا
رو کے ہر عرض اپنی سنا سا تھیا

اپنے کمتر دیاں عرضاں بھلاویں نہ توں
کوڑے ڈُٹ دھوکے بازاں دے چاویں نہ توں
اِسے توحید وچ ہے بقا سا تھیا
کوئی چارہ نہیں اس سوا سا تھیا۔

(۳)

اِس شرک توں بچ شرک دے وِچ کئی گھر گل گئے
بچ گئے در محبوب محمد دا جو مل گئے

واحد ہے فقط اس دی ہے کونین تے شاہی ہر چیز تو ظاہر اوندی قدرت دی گواہی
محتاج اوندے در اُتے ہر وقت خدائی اودر ہے جتھوں ڈر کے لکھاں منگدے فضل گئے۔
اس شرک جہیں ہور نہ مردود بیماری اس شرک دے وِچ غرق تھیا امت جیندی ماری
افسوس ایں توں بچ نہ سکی قوم بے چاری توحید نوں سمجھ نہیں چیتے جیدے دل گئے۔
توحید دا مضمون نبیاں ہے ڈسایا اس شرک کنہاں قوماں نوں دھرتی تے رُلایا
جیں خالق و مخلوق دے وِچ فرق نہ پایا برباد تھئے بنڑ دے جہنم دا او بل گئے۔
مخلوق نوں خالق دے وانگوں سوریں تے پکاریں اس ضد وِچ فرمان محمد دے وساریں
آنبض ڈکھا شرک دا توں سخت بیماریں توحید جنیوں بھا گئی ڈکھڑے سبھے ٹل گئے۔
مدد توں سوا ہر اُتے کئی مشکلاں آئیاں بن رب دے ڈسا کون ہے جیں ٹال ڈکھائیاں
قرآن دیاں آئتاں تینوں نظر نہ آئیاں اس شرک دے چکر وِچ کئی مارے عقل گئے۔
جیں ہور نوں ڈیویں نہ جو حق خاص خدا دے لوکاں نوں بھلے روز ازل کیتے جو وعدے
ہر اک کنوں پچھناں ہے خدا روز جزا دے قرآن دے وِچ فیصلے تھی صاف اٹل گئے۔
جا اُتے معبود ہوا رب دے نہ کوئی اللہ دی اِس صفت نوں جا جا تے ونڈ وئی
نبیاں تے ولیاں اُتے الزام لیوئی او حاضر ناظر نہیں جو آئے تے وَل گئے۔
کمتر نوں تیڈی خیر ہے درکار بھرا او توحید سوا زندگی بے کار بھرا او
توحید دا دل نال کر اقرار بھرا او دل نال جیں توبہ کیتی او گر دے سنبھل گئے

(۴)

ناداں نہ تھی کجھ فرق رکھ خالق اُتے مخلوق دا
بچ شرک توں اِس شرک وچ اپنی قیامت نہ وِجا

عملاں توں پہلے دِل دے وچ اپنا عقیدہ جوڑ توں
رب توں سوا سڈ سوروچ غیراں دا دامن چھوڑ توں
اے شرک ہے دوزخ دا راہ اِس شرک توں منہ موڑ توں
توحید بن تیڈے عمل دائل ہن پونڑاں ٹکا۔

آکھیں توں حضرت پیر ہے بڈھڑی دا بیڑا تار د
سڈ سوروچ کھڑ توں بہاول حق توں ہکلاں مار
تحقیق کر راہ بھُل گیوں توحید دے بازار د
اس شرک دی منڈھی دے وچ وکدا پیا سودا

اِس شرک پہلے کر ڈتے کئی وسدے گھر برباد ہن
تعداد وچ ہوسن لکھاں جیڑھاں دے ناں نہیں یاد ہن
اِس شرک توں بچ گئے جیڑھے اس اُنہاں جہاں او شاد ہن
توحید دا مسئلہ سمجھو اسلام دی ہے ابتداء

سڈ سورا وس نوں جیں اُتے آتی کڈیں مشکل نہ ہو
منگ اس کنوں جیڑھا کسے در دا تھیا سائل نہ ہو
میڈے اشاراں کوں سمجھیں او جیڑھا جاہل نہ ہو
ہنڑ اے جیہاں صفتاں والا ڈس کوں ہے رب تو

عزت نفع دِھی پتر جے تینوں ہووے درکار ہے
رب توں سوا کہیں ہور توں منگڑاں تیڈا بے کار ہے
اُس دی خدائی وچ اوندا کوئی نہ حصہ دار ہے
مالک اکلا ہر جگہ ساری خدائی دا خدا

کامل اُستاد ڈے رہنما و پیشوا ہن سب دے سب
منگیں فقط اک رب کنوں جس چیز دی ہووی طلب
اے سب اوندی مخلوق نوں گئے ہن ایہو رستہ ڈکھا

مشرک جہنم وچ سدا رہسن خدا بھیجی سزا
مشرک کیتے ہرگز نہیں کرسی شفاعت مصطفےٰ
مشرک تے جو ہوسی عذاب اُس دی نہیں کوئی انتہا
اس شرک دے نیڑے نہ جا بھل کے کدی دھوکا نہ کھا

توحید بن تیڈا عمل اُس روز کم نہیں آوناں
اِک پل دا اتھ مہمان توں آخر تئیں اِک دن جاونڑاں
تنظیمیاں تے فرض ہے دل دل تینوں سمجھاونڑاں
تنظیم دے خادم تیڈے کمتر نے کیتا حق ادا۔

شانِ

رسالت

۵

چڑھا آمنہؓ دا چن پیار اتے سارا جگ رنگیا گیا
ایہو ہاشمی راج دُلار اتے سارا جگ رنگیا گیا

عرشیں فرشیں تھئی روشنائی
پہنچی آنڑ حلیمہؓ دائی
ڈِتا رب سائیں پہلا وارا

جاگے بخت گنہگاراں دے
روندیاں ڈردیاں بے چاراں دے
ہر بیکس دل دا سہارا

بنڑ گئے بگڑے کاج لکھاندے
پھر گئے دِن کُل مظلوماں دے
آیا مطلب دا ماہ پارا

ڈھا پھا پئے گئی بُت خاناں وِچ
کُفر تے شرک دے ایواناں وِچ
جدوں باطل نوں للکارا

دوروں آئے کئی عزتاں پا گئے
یاریاں لا کے توڑ نبھا گئے
کیتا رب سائیں آپ ونڈارا

اوّل یار صدیقؓ سچارے
ہر مشکل وِچ یار دا یارے
نہیں کہیں جا ہمت ہارا

کمتر اس درنوں نہ چھوڑیں
نت نت نویاں نعتاں جوڑیں
اس دَر بِن نہیں چھٹکارا



(٦)

کونین وچ ختم نبوت مصطفےٰ دی شان ہے
بعد اس دے جو دعوےٰ کرے کذاب ہے شیطان ہے

صدیق دے دورِ خلافت وچ اُٹھے جتنے نبی — یک لخت اوتھے تیغ تھلے ساراں دی گت بڑوی گئی

تاریخ داناں توں پچھو جھوٹاں دا کیا میزان ہے

انگریز دا خود کاشتہ پودا غلام احمد تھیا — آیا فرنگی پالتو اسلام دی چادر چھکا

بہروپیاں دے روپ وچ آیا اے بے ایمان ہے

جھوٹا نبی اسلام وچ مرتد ہے مردود ہے — ذریت جیندی ناپاک اَج ربوے دیوچ موجود ہے

جیندے طفیلوں ملک وچ کتنا تھیا نقصان ہے

مرزے دے ہر کردار دی اسلام وچ تردید ہے — کافر ہے اِس کافر دی جو کردا اکھڑا تائید ہے

ہر جھالا ہوا اِس ملک وچ تنظیم دا اِعلان ہے

ختم رسل سائیں مصطفےٰ دا اے وڈا گستاخ ہے — مائی فاطمہؓ دا بے ادب حسنین دا گستاخ ہے

بدبخت پڑھ کے بھُل گیا اللہ دا فرمان ہے

منکر جیہڑھا ختم نبوت دا وڈا دجال ہے — مردود تھی کے مر گیا حالوں تھیا بے حال ہے

دعوےٰ میڈا الاریب ہے تائید وچ قرآن ہے

کمتر سمجھ بدبخت تے تیڈی نظر ہے بے اثر — ختم نبوت دا جہڑا منکر او ندی تردید کر

مؤمن اُتے کافر کیتے تیڈی نظم پہچان ہے

اُمت دی کشتی کھاندی ہلکلارا — شافع محشر سانوں تیڈا سہارا

بے عملاں بے کاراں نوں محشر دا ڈر ہے — شفاعت تساڈی تے ہر دی نظر ہے

ہتھوں رب دے رحمت دا ہونڑاں اونڈارا

ڈِٹھا آمنہؓ ہر توں پہلے نظارہ صحابہؓ دی قسمت دا چمکا ستارا
مِلا پہلا صدّیق اکبر نوں وارا

خدائی توں وکھرے مِلے تینوں شانِ فلک تے تیڈا حق تھیا میزبانِ
جتھے توں گیوں نوریاں دم نہ مارا

توں آیوں منوّر تھئی کُل خدائی اندھیراں دے وِچ تیں کیتی روشنائی
تیڈے دم کیتا کفر نوں پارا پارا

تیں مخلوق نوں رب دا رستہ ڈِکھایا لکھاں مشرکاں نوں موحّد بنایا
صِداقت تیڈی سارے جگ نوں سنوارا

اِنہاں دا توں وارث جنہاں دا نہ کوئی جہڑا در تے آیا گیا رنگیا سوئی
تیڈا در تھیا ہر بے چارے دا چارا

تیں بُکھیاں تے تسیاں دیاں خبراں لیاں تھیاں خوشیاں حاصل سبھے مونجھاں گیاں
اُوتر گئے جنہاں سمجھا تیڈا اشارا

نہ صدّیقؓ وانگوں کسے عزتاں پائیاں عمرؓ وانگ نہ کیتیاں کہیں کمائیاں
کیویں رنگیا پیارا حبشؓ دا دُلارا

ذرا لوکو سمجھو تے سوچو اے گلّ ایں قرآن دے فیصلے ہن اٹلّ
کیتا حق تے باطل دا جس تے نتارا

محمدؐ دیاں صفتاں پڑھ پڑھ سنیسوں صحابہ دی مدحت وظیفہ بنیسوں
انہاں باجھ کمتر نہ ہوندا گذارا۔

(۸)

جنہاں دلوں دلوں اکھیں نال مدنیؐ دے لائیاں
رب ڈِتیاں انہاں نوں کیویں شاہاں اتے شاہیاں

اِنہاندے نصیباں نال کہندی کیا مجال ہے — سُتیاں بھی آئی رَلے مدنی دے جال ہے
جنہاں تک تک مکھڑے نوں صدراں لہائیاں

ابن قحافہ کیویں بنڑیا صدیقؓ ہے — ساریاں صحابہ کنوں قدر وِدھیک ہے
جَیں یار نال سنگتاں فی رَل کے نبھائیاں

عجب نصیب جاگے عمرؓ غیور دے — بنڑکے مرید آیا قدمیں حضور دے
جیں شیراں نال بکریاں رل کے چرائیاں

ایڈے وَڈے رُعباں والا جمیانہ جایا ہے — جس نوں رسول پیارے منگ کے لے آیا ہے
جیں مدنی دے ویریاں توں واریاں لہائیاں

شادی علیؓ دی تھئی خرچ عثمانؓ دا — محسن کیڈا اُچا شاہؓ مردان دا
گھر جیندے مدنیؐ دیاں دو دھیاں آئیاں

یار اندا یار سوہنڑاں خیر جیندا ہے — دشمن کیتے رب دی تقدیر ہے
جس مرحب جیہاں دیاں دھجیاں اُڈائیاں

تقیہ کریندا ہوندا بندہ دل جہڑا ہے — تقیے دا جوڑ ساڈے پیر نال کیڑھا ہے
جیندے بچیاں دیاں مرنوں نہ دلاں گھبرائیاں

مدنی دے یار سارے شیر اندے شیر ہن — جتھے کتھے کافراں دے منہ ڈِتے پھیر ہن
کیویں اسلام کیتے انہاں لڑیاں لڑائیاں

قسمت ماری جیندی حق نہ سِکھاندا ہے — رب دے قرآن نوں اے کنڈ کر باہندا ہے
انہاں اُچے اُچے نعریاں تے کیتا وڈائیاں

بھیڑیاں نوں بھیڑ کدے چھوڑنا نہ چھوڑیا — حق نال دل انہاں کدے بھی نہ جوڑیا
توڑے کمتر لکھ لکھاں نظماں سنائیاں

۹

محمدؐ دے سر تے امامت دا سہرا خدائی جیندی ہر گھڑی مقتدی ہے
حقیقت کھلی رات معراج والی جاں سدرا تے پہنچا اساڈا نبیؐ ہے

گیا رک جو سدرہ اُتے تاں جاند ا یقیناً اوہ سردار ہا نور یاندا
اُوندی انتہا ہے، ایندی ابتدا ہے محمدؐ دی

چواں پاسوں عربی دے رحمت دا گھیرا، گیا کوئی نہ جتھ مصطفیٰؐ پایا پھیرا
اُتھاں جا کے دیدار اللہ دا کیتا، محمدؐ دے شاناں دی حد نہ رہی ہے

اے پہلا سفر چلیا جبرائیلؑ نال اے دوجا سفر نال چلنا محال اے
گھروں جا کے صدیقؓ نوں سائیں جگایا اے ہجرت دی رات تے مشکل گھڑی ہے

او اے رات جتھ خوف ہے دشمناں دا، اِتھاں جا کے لاڑاں ہے سودا سر اندا
مگر یار صدیقؓ نہ ساتھ چھوڑا، وفا دیکھ حیران ہویا وحی ہے

او جبرئیلؑ ہا جہڑا سدرہ تے رکیا، اے صدیقؓ جو اج تائیں نال ستیا
نہ دامن محمدؐ دا اج تائیں چھوڑا، مگر ویری بدبخت اج بھی شکی ہے

محمدؐ نے بازو پکڑ کے ڈکھایا، بہشت بریں وا بھی ذمہ اُٹھایا
مگر چمٹے خیلاں اجاں ضد نہ چھوڑی، خدا جانے اے ضد کتھوں جا سکھی ہے

میڈوں شک اے ابن سبا دی پیاری، اس ہر چال اُلٹی انہاں نوں سکھائی
علیؓ دا ہے نعرہ عمل سارا الٹا، علیؓ نال کے جئیں صحبت پکی ہے

اے سب دین رب سیانے بنایا، جہڑا چمٹے خیلاں جہاں نوں سکھایا
نبیؐ نہ ڈسایا علیؓ نہ پڑھایا، اے قوڑوں کسے لکھ بھیجی چٹھی ہے

مہربان نہ نار اُضل کمتر تے ہوویں، جے ہوویں تاں اپنے وڈیراں نوں رودیں
جنہاں تینوں اے دین گھڑ کے سکھایا، نہ اپنے ہتھ نال لکھ کے ڈتی ہے

(۱۰)

درِ مصطفٰےؐ تے جو آگیا رب توں او مرتبے پا گیا
محشر دا فکر او کیوں کرے ضامن جو سائیں نوں بنا گیا

خوش بخت او خوش نصیب ہن ، وسدے جو سائیں دے قریب ہن
کتنا نرالا اے قرب ہے ، حیدرؓ جنہاں نوں رلا گیا۔

جس جا اُتے وسدا ہے نبیؐ ، جنت توں شان اُس دی ودھ گئی
نادان ہے جہڑا شک کرے ، دھوکہ کسے توں او کھا گیا

اوّل جو بڑا یار رفیق ہے ، صدیقؓ ہے او صدیقؓ ہے
باقی اینداقرضہ دین تے ، خود مصطفٰےؐ فرما گیا

اس تے فدک دا جو شک کرے ، پہلے علیؓ توں او پک کرے
مسئلہ فدک دا ہے سچ اگر ، چُپ کر علیؓ کیوں نبھا گیا

ترّے راتاں او مٹھیاں غار دیاں ، کس چائیاں لذتاں دیدار دیاں
اس نال کیندی کیا ہمسری ، دھوتا کفن جہڑا پا گیا

جو فیصلہ سائیں دا مُجھل گیا ، او پٹڑے پٹڑے ہے رُل گیا
حضور رب دے عذاب دا ، اس توں جہڑا کنڈ وَلا گیا

ہے مقتدی جس دا شاہ علیؓ ، امت توں شان اِسدی ہے بھلی
ساراں دا روحی اِمام ہے ، جس نوں محمدؐ بنا گیا

کمتر سنیندا ہے گل کھری ، سُنی اصل وِچ ہے حیدری
حیدر دے ہر ایک فعل نوں سُنی ہے جو اپنا گیا۔

(۱۱)

آیا غم عاصیاں دے کھانڑ والیا بھُلیاں نوں سدھا راہ لانڑ والیا

نبیاں دا اُمتاں تے تھیا جاں ونڈارا ہے
رب سانوں اپنا حبیب ڈتا پیارا ہے
سُتی مخلوق نوں جگانڑ والیا
رب نال بنداں نوں ملانڑ والیا

ایہو جیہاں شاناں والا آیا نہ کوئی آنڑاں ہے
اس جیہاں شان کسے پایا نہ کہیں پانڑاں ہے
جوڑے پلکے عرشاں تے جانڑ والیا
رب تائیں عرضاں پچانڑ والیا

بتاں دے پجاریاں نوں رب نال جوڑیا
کفر دے کوٹاں نوں اشارے نال توڑیا
پتھراں توں کلمے پڑھانڑ والیا
چپے چپے فیض نوں کھنڈانڑ والیا

نیڑے نیڑے وسدے کئی ہوندے گئے دور ہن
بھاگاں والے دوروں آکے تھئے منظور ہن
فارسی نوں اپنا بنانڑ والیا
رُتبے بلالؓ دے ودھانڑ والیا

کسے جاتے چھوڑا نہ صدیق سنگ یار دا
مکے دے بازار اوکھی غار تے مزار دا
جھولی وچ یار نوں سمانڑ والیا
لذتاں دیدار دیاں چانڑ والیا

جس دا صدیقؓ اُتے آندا نہ یقین ہے
اُس دا علیؓ دے نال رلدا نہ دین ہے
دین اوندا اچھے وچھانڑ والیا
دُورے اُتے اُچے نعرے لانڑ والیا

ڈِتیاں علیؓ دے جنیں نکاح دیاں گواہیاں ہن
انہاں دے ایمان اُتے تہمتاں تیں لائیاں ہن
کتھے ہتھ پایو ہتھ پانڑ والیا
غیراں نوں عقیدے تے ہسانڑ والیا

لے دا بھی سنی جیہاں پکا نہ عقیدہ ہے
سنی جیہاں کوئی بھی مرید نہ علی دا ہے
ہوش کر حیدری سڈانڑ والیا
ہبر رسول نوں لجانڑ والیا

کمتر کوڑے ڈٹ کے دے نہ چیندا ہے
مدنی دے یاراں دیاں صفتاں لکھیندا ہے
حق نوں اے کھول کے سُنانڑ والیا
بھنگیاں دے دھوکے توں بچانڑ والیا

جیئں گھر دیاں نوری ملک دربانیاں کردے
تاجاں والے کئی شہنشاہ اس در دے ہن بردے
وسدا اُتھے کونین دا سلطان محمدؐ

مسکن ایہو محبوب دے رلڑے مجاں دا
بغلاں دیوچ کملی والے جینوں ڈتی ہے جا
لجدار ہے لجدار ہے لجدار محمدؐ

صحابہ ہن محمدؐ دے محمدؐ ہے صحابہ دا
جنت انہاں نوں مل گئی مدنی ڈتا فرما
منکر صحابہؓ توں ڈسے بے زار محمدؐ

کوثر اُتے صدیقؓ عمرؓ نے ہوونڑاں ساقی
اسلام تے صدیقؓ دا قرضہ اجاں باقی
جس دی وصولی دا ہے ذمہ دار محمدؐ

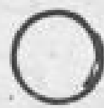
جس ڈیں اتھاں صدیقؓ دیاں قربانیاں تکسن
دشمن اتھاں صدیقؓ دے جا. جا اُتے رُلسن
صدیقؓ دا جا. جا ہوسی دھڑ دار محمدؐ

رحمت کیتی تقسیم واہ کونین دے سائیں
چہرہ جنہاں زخمی کیتا گئے لیندے دعائیں
دشمن دا بھی خواہ ہے من ٹھار محمدؐ

سرکارِ دوعالم تیڈے ہر حال توں صدقے
صدقے تیڈے اخلاق توں اقبال توں صدقے
کافر نوں بھی بھاندا تیڈا کردار محمدؐ

اسے جیہی سیجی سرکار نال آ و نج بنا کمتر
بنڑسی شفیع اس روز دا لجپال لجپردر
چھڈسی نہ تینوں لے کر چلسی ا. محمدؐ

شان



حضرت ابراہیم علیہ السلام

(۱۳)

پیارے خلیل اللہ نوں حق پاک ازماونڑ لگا
ڈاڈا محمدؐ دا خدا توں مرتبے پاونڑ لگا ۔

دل وِل ڈٹھا جاں خواب ہے کردا ہا تعمیل ہے — آخر آکھے اسے ہاجرہ رب منگدا اسمٰعیل ہے
بن ٹھن کھڑا پیارا پسر امڑی توں مکلاونڑ لگا ۔

اتنا انوکھا امتحان ہویا نہ زیر آسمان — کہیں بھی ڈٹھا نہیں اے جہاں کوئی کارنامہ دو جہان
فرزند نوں کہونڑ کیتے پیو آپ لے جاونڑ لگا

اک ہتھ چھری ہے تے ہتھ رسی دلبند دی انگلی نپی — اے بھی نبی او بھی نبی حد مک گئی تعمیل دی
ڈوہیں ٹرپئے بھاگاں بھرے رحمت نوں جوش آونڑ لگا

لیٹا در یچ منہ بار ہے پالنڑ لگا اقرار ہے — ذبح کیتے تیار ہے رب دی رضا درکار ہے
اکھیاں اُتے بھچا پٹی دل پیو نوں سمجھاونڑ لگا

ہتھ وچ چھری چا کے نبی بچڑے دی گردن تے رکھی — گل تے رکھی دل دل چھکی لیکن چھری وکدی گئی
منظوریاں دی ڈاک عرشاں توں وحی چاونڑ لگا

مونجھا نہ تھی ربدا نبیؑ توڑوں تھیاں منظوریاں — جبرئیلؑ آکھے مرحبا تیں کر ڈکھایاں پوریاں
سنت تیڈی باقی رہسی رب آپ فرماونڑ لگا

کمترؔ کرے منظور حق ہر اک دیاں قربانیاں — محبوب دی اُمت کیتے اُس ڈیہنہ ہوون آسانیاں
جس روز دی پیشی کنوں دل ہر دا گھبراونڑ لگا

---

(۱۴)

اَج ابراہیمؑ دی سنت نوں ہر مومن پیا دہریندا اے
محبوب دی آخری امت دے درجے حق پاک ودھیندا اے

جاں ابراہیمؑ نے خواب ڈٹھا، تعمیل کیتے بے تاب اُٹھا
دل حضرت اسماعیلؑ تائیں اِس خواب دا حال ڈسیندا اے

دل ہاجرہ نال کلام تھئی، چا ترت ڈسائی گال نبیؑ
لکھ واریں اسمٰعیل ڈیواں رب جیکر طلب کریندا ہے
فرزند نوں غسل کرا بیٹھی، ڈے کنگھیاں جوڑ تھیا بیٹھی
سونہڑیں پوشاک لوا بیٹھی، ارب نیتاں دے پھل ڈیندا ہے
ہوا اسمٰعیلؑ تیار کھڑا، وچ تار صبر دے تار کھڑا
قربان ذبیحؑ دیاں صبراں توں پیا موتوں آپ سڑیندا ہے
پیو پتر نوں لے کے نال چلا، چھری بھی تیز سنبھال چلا
ہر قدم تے رب دی حمد و ثنا، سائیں جاں جاں قدم اٹھیندا ہے
منہ بار اے پتر لٹا بیٹھا، چھری نوں ہتھ وچ پا بیٹھا
رکھ اسماعیلؑ دی گردن تے پیارا ابراہیمؑ چھکیندا ہے
حد صبر خلیلؑ دی مک گئی ہے، چھری بھی چلن توں رک گئی ہے
اس تیز چھری دے دھارے تلے دنبہ حق پاک بھجیندا ہے
سچ خواب نوں کر ڈکھلایا ہے، واہ شان خلیلؑ نے پایا ہے
کھل گئے دروازے رحمت دے، پیا ہر کوئی عزتاں پیندا ہے
کمتر دل نال جو لا گئے ہن، رتبے حق پاک توں پا گئے ہن
جنت ہے ورثہ مومن دا، رب عملاں باجھ نہ ڈیندا ہے۔

---

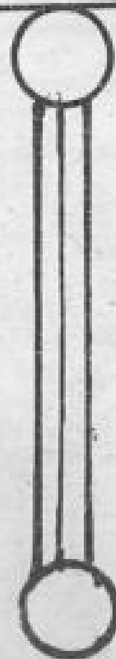
(۱۵)

کارنامہ پھر میں دہراواں خلیلؑ اللہ دا
ہاجرہؓ دے کھیر دی تاثیر تے صد مرحبا

بھل نہیں سکدا کوئی مومن تیڈے اس کار نوں   گوشۂ جگر ڈے کے کیتو راضی رب غفار نوں
فلکاں اتوں تیڈا عمل حیران تھی ملکاں ڈٹھا

کیویں ذبیحؑ نوں دُھو دھوا اُمڑی کیتا تیار ہے   واہ پیو دا استقلال ہے فرزند بھی لجدار ہے
رب دی رضامندی کیتے کہیں بھی نہیں سر فا کیتا
پیو پتر رَل کے ٹُر پئے ہسدی گھڑی تقدیر ہے   میدان وچ پوری تھئی واہ خواب دی تعبیر
حد تک گئی پیو دے ہتھوں نور نظر کُسد ا پیا
اِک دے کُسن دی شوق توں گردن ذرا ہلدی نہیں   بیٹے نوں کُہن دا شوق ہے لیکن چھری چلدی نہیں
اِس دے صبر دی انتہا اُس دے صبر دی انتہا
مالک چلن ڈیندا انہیں چھری تھئی مجبور ہے   قربانی اسمٰعیلؑ دی رب توں تھئی منظور ہے
بدلے ذبیح اللہ دے چھری تلے دنبہ کُٹھا
کمتر دُعا منگ ہر دی قربانی دی منظوری ہووے   بخشش گنہگاراں کیتے سکدا اں دی سِک پوری
روضہ محمد داد ڈِکھا ہر دی ایہا ہے التجا۔

وَل فرمایا چھری کوں تے خلیل خدا دے پیارے
اِسے کو ہنڑ دے کیتے وَل وَل کے تیڈی تیز کیتی ہیں دھارے
گَل اسماعیلؑ تے کیوں نہیں چلدی کر حال اپڑاں اظہارے
چل اسماعیلؑ دے گَل تے جلدی رب نال میڈا اقرارے



شانِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا



(۱۶)

اُمُّ المومنین عائشہؓ ذیقدر ہے جیندے گھر حبیبؐ خدا جلوہ گر ہے

صلوتاں دے تحفے لکھاں تے ہزاراں جتھے رب دی رحمت نے لائیاں بہاراں
جھڑی لائی رحمت نے شام و سحر ہے

ہے روضہ نبیؐ دا بہشتاں توں برتر جیندے وچ محمدؐ ستا لاکے بستر
ایہو شاناں والا صدیقہؓ دا گھر ہے

خدا دے اَمر نال مدنی ؐ لیندا کیویں اپنی مرضی دی شادی کریندا
محمدؐ کیتے رب نے چُنیا اے دُر ہے

جینوں خود خدا نے نبی کیتے چنڑیا ہے افسوس ظالم اُسے نوں تیں پُنڑیا
ستمگر تینوں کجھ خدا دا نہ ڈر ہے

حشر وچ خدا نوں کیویں منہ ڈکھیسیں کیویں مصطفےٰؐ نوں توں شافع بنیسیں
اندھیری توں کر بیٹھوں اپنی قبر ہے

نبی دا حرم مومناں دی اَمّا ہے پکی مومنہ ہے تے صاحب وفا ہے
ہے ارشاد رب دا قرآنی خبر ہے

صداقت صدیقہؓ دی مالک ڈسائی ایندے شان وچ ہونہ گستاخ بھائی
بہوں سخت ڈسدا اوروزِ حشر ہے

محمدؐ دی ڈیکھ عائشہ نال اُلفت تھئے جس گھڑی آپ دُنیا توں رخصت
صدیقہ دی جھولی محمدؐ دا سر ہے

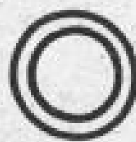
محمدؐ دی پیاری وڈے شان والی جیندے گھر دی عظمت جہاں توں نرالی
جے تاں مدینے وو بھالیں نظر ہے

اے کمتر دا مضمون سمجھیں جوابی پچائی ہے تیں دین دے وچ خرابی
تنڈے سب ستم سُن کے جلیا جگر ہے

(۱۷)

مانواں دے شکوے جہڑے کریندے   دوزخ دیوچ پئے ہن گھر بنڑیندے

اُزواج سائیں دے امت دیاں مانواں، قرآن رب داپڑھ کے سُنانواں
آنور سورۃ تینوں ڈکھاواں، تینوں صبائی پئے ہن بھلیندے
بدبخت جئیں تے تہمت تئیں لائی، رب آپ ڈیندا اس دی صفائی
جس روز عائشہ گھر سائیں دے آئی، نو سال دی ہا عالم ڈیندے
معصوم آہی تھئی ہے جان شادی، صدیقہؓ پیاری سائیں مصطفےٰ دی
جگرے جیندے تے رحمت خدا دی، نوری فرشتے پئے آندے ویندے
روضہ نبی دا عائشہ داگھر ہے، سارے جہاں دی جس تے نظر ہے
ڈیندا اسلامی سارا دہر ہے، جتھ جا کے حاجی اکھیاں ٹھریندے
عائشہؓ دے درجے رب نے وَدھائے، جھولی جیندی سائیں بستر بنائے
رب دے نبیؐ توں کجھ کر حیا ہے، ایمان تیڈا اذا کر لیندے
روزِ قیامت ہے سخت بھائی، اَج کرتوں توبہ ہے وقت بھائی
اُتھ کم نہ آ سن اے تخت شاہی، جمیئے کلا ہے اُتھ کم نہ ڈیندے
مانواں دے دشمن جہڑے بھی ہوسن، اُو کھے ڈیہاڑے کھڑ کے او رُوسن
چنگیاں دے کمتر کیا شان ہوسن، کائی کیتی کرتی پئے ہن وجنیدے





شانِ صِدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۸)

جس دل دیوچ صدیقؓ دی اُلفت نہیں اودل نہیں
توڑے ہووے اعلیٰ نصب ایمان وچ کامل نہیں

صدیق نوں چھڈدا نہیں سائیں نال جس دا پیار ہے — مدنی دا ہر مشکل دیوچ پہلا اہو غم خوار ہے
اس یار تے جو شک کرے جاہل ہے او عاقل نہیں

صدیقؓ دا او ہتھ علیؓ جس ہتھ اُتے بیعت کیتی — کیویں علیؓ دا پیار جئیں صدیقؓ تے لعنت کیتی
ایسے شقی سینے دیوچ ایمان دا اِک تِل نہیں

صدیق دے ایمان دا شاہد خدا سائیں آپ ہے — اس دی اِمامت مقتدی شاہ مرتضےٰ سائیں آپ ہے
مدنیؐ مصلیٰ کیوں ڈِتا صدیقؓ جے عادل نہیں

بھنگیاں جو پایا شور ہے سمجھو لے سب کوا سے — ہر جَھا اُتے صدیقؓ دے دشمن دا ستیاناس ہے
بھنگیاں دی گت بنڑسی اُتھاں رب کہیں گلوں غافل نہیں

صدیقؓ دے خدمات دی کیتی قدر پیارے نبیؐ — قدماں دے وِچ صدیقؓ نوں سائیں تا قیامت جا ڈِتی
اس شان وِچ فاروقؓ بن کوئی بیا شامل نہیں

صدیقؓ دا مقروض ہے اِسلام فرمایا نبیؐ — اِس دا اُچھیں ایمان توں نادان مت ماری تیڈی
اس شک دے وِچ جو غرق ہے مِلڑاں اُنوں ساحل نہیں

مندا ہے جو صدیقؓ نوں مندا ہے او کرتارؐ نوں — مندا نبیؐ سائیں نوں او ہو مندا ہے ربّ غفار نوں
منکر ہے جو صدیقؓ دا کہندا ابھی او قائل نہیں

مدنیؐ تے ساری زندگی کئی مشکلاں آئیاں مگر — رل کے اکڑا صدیقؓ ہے سائیں نال رل کیتا سفر
ہجرت دی او کھی رات جہیں کائی رات آئی مشکل نہیں

صدیقؓ دی تعریف ہے تعریف شاہ لولاکؐ دی — تک غار وچ دربار وِچ سنگت رسول پاک دی
جتھ ذکر نہیں صدیقؓ دا کمتر او کوئی محفل نہیں

---

(۱۹)

یار نال یار چلا موڈھیاں تے چا کے — اوکھیاں چڑھائیاں اُتے قدم جما کے

ایڈی اوکھی رات کدی آونڑی نہ آئی ہے — مدنی دی ہوندی پئی مکے توں جدائی ہے
کِس نوں بُلایا سائیں کُنڈا کھڑکا کے

راتاں اِہیے غار دیاں ہن شاناں والیاں — جگ ترساندا رہیا صدیقؓ نے پالیاں
رَج کے دیدار لُٹے جھولی وِچ پا کے

اَندھیاں دی مَت ماری مارے نی خیال وِچ — مَست صدیقؓ بیٹھا یار دے جمال وِچ
خالی ولے وَیری جھیڑے آئے سیرا چا کے

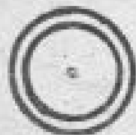
جھولی وِچ پائی بیٹھا رب دے حبیبؐ نوں — کیویں اے جگیندا رہیا اپنے نصیب نوں
ضَرباں او نانگ دیاں کھُری تے جھلا کے

جگ وا امین آیا پکھڑے صدیقؓ دے — قَدر ودھائے رب آپ دے رفیق دے
گیا سارے یاراں وچوں قدم ودھا کے

رب نے رُلایا کیویں سنگ رُلا توڑ دا — اکھیں وِچ اکھیں لَڑیار دا نہ چھوڑ دا
وسدا رسول رَلے اپنے سَما کے

ثَانِیَ اثْنَیْنِ جینوں رب فرمایا ہے — وَکھرا اِنعام ایہو صدیقؓ پایا ہے
اتھوا تھو گیا سارے جنتے لَہا کے

ویری جو صدیقؓ دا ہے ویری ہے رسول دا — اُس نے رنجایا دِل فاطمہؓ بتولؓ دا
کمتر جانڑاں تینوں حق سمجھا کے





۴۰

صدیقؓ خلافت دا جے حقدار نہ ہوندا ہتھ بنھ کے پچھوں حیدر کرارؓ نہ ہوندا

صدیقؓ دے ایمان دی تصدیق علیؓ ہے کیتی ایندے اوصاف دی توثیق علیؓ ہے
ڈکھ ہوندا خلافت داتاں اے پیار نہ ہوندا
صدیقؓ دا انکار ہے انکار علیؓ دا مردود ہے منکر ہے جو لجدار علیؓ دا
منندا توں علیؓ نوں تاں اے زیر دار نہ ہوندا
صدیقؓ نوں محبوب دے رب نال رلایا بستر شب ہجرت ہے علیؓ آپ ہنڈایا
سمدا نہ جے صدیقؓ تے اعتبار نہ ہوندا
مسلک تیڈا تینوں نہ ڈسے تیڈی کتاب بھر وپیا کھولے تیڈے تنظیم نقاب
توں نچدا جے تنظیم دا دجکار نہ ہوندا
دل نال جے توں حیدر کرار نوں منندا یاران محمدؐ دے کدی بھولے نہ بھندا
حق نال اے ہر روز دا تکرار نہ ہوندا
مخلوق نوں گمراہ کیتو تقیے دے بہانے شبیرؑ مٹایا کیویں تقیے دا نشان
بعد اس دے تقیے دا اے پرچار نہ ہوندا
غاصب نہیں جو پا کے سُتا دھوتا کھویہ پہلوئے محمدؐ کیتا حیدر تے دفن ہے
شک ہوندا اگر ساڈڑیں دربار نہ ہوندا
ذاکر نے بھلایا تینوں سُرتان سُنا کے تنظیم نے سمجھایا ہے قرآن سُنا کے
گل ٹک ویندی جے عبدالستار نہ ہوندا
کمتر تیڈی تحریر دے انداز نرالے سمجھے کیویں ڈیہنہ دات جو حالوں ہے بے حال
گل مندا جے بھنگی تا شر مسار نہ ہوندا

۲۱

صدیق رضؓ تیڈا سینہ رحمت دا خزینہ ہے   ضامن تیڈی قسمت دا دربار مدینہ ہے

ساراں توں اوّل آکے سائیں نال تیں لائی یاری   آقا نے تینوں بخشی مسند دی ذمہ واری ہے
سجدا جو تیڈے ہتھ وچ امت دا سفینہ ہے

سر تاج تیڈے ٹھہندا مدنی دی خلافت دا   تینوں ہے فخر حاصل کرّار دی بیعت دا
لوگو اے خلافت دا انمول نگینہ ہے

تیں وانگ تھئی کیں توں ڈس فرمان روائی ہے   اس دین توں سخیا تیں کیا چیز بچائی ہے
جا جا اُتے کیتا تیں اِک خون پسینہ ہے

صدیق تیں سوئی بھی باقی نہ رکھی گھر ہے   مقروض تیڈا دین فرمان پیغمبر ہے
ایویں کیتو جیویں جو سخیاں دا قرینہ ہے

محبوب خدا نوں جاں شادی دی پئی لوڑ ہے   تیں عرض کیتی مولا کہیں چیز دی نہیں تھوڑ ہے
آقا توں ڈتو عائشہ رضؓ کردار حسینہ ہے

کیا پیار علیؓ دا ہے بچڑا اندا ایہو نام   سازش ہے جیہاں جوڑی حیدر رضؓ کیتی ناکام
اِس نال دی علی رضؓ دے گھر اولاد نرینہ ہے

یارانِ محمد ﷺ دا آپس دے اندر پیارے   تصدیق کریندے ہن قرآن دے ترینہ پارے
کمتر نہ او سمجھیسی دل وچ جیندے کینہ ہے

شانِ

فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَساں صدیقؓ دے بعد عمرؓ سمجھیا (۲۲) باقی ساراں کنوں ذیقدر سمجھیا

اِس عمرؓ کیتے سِکدا رِیہا مصطفٰےؐ، ڈُو وِچوں منتخب کر کے بھیجا خدا
اس دی آمد نوں مدنی فخر سمجھیا، پر ملنگاں نے رب دا قہر سمجھیا
اس عمرؓ نوں علیؓ چُنیا داماد ہے، کیوں ملنگاں نوں اے گل نہیں یاد ہے
اُمِ کلثومؓ داسنیاں وَر سمجھیا، تقیہ بازاں نے اِس نوں جبر سمجھیا
مُشرکاں نوں عمرؓ نام بھاندا نہیں، پر علیؓ اس عمرؓ با جھ راہندا نہیں
ہے علیؓ ہے علیؓ اپنا جان و جگر سمجھیا، اِس عمرؓ نال آباد گھر سمجھیا
آیا فاروقؓ جاں دِین پُھلیا پُھلا، اِسُ دی آمد تھئی گھر خدا دا کُھلا
مومناں اِس نوں وقتِ سحر سمجھیا، منکراں نے عذابِ حشر سمجھیا
اِس دے دورِ خلافت دِیاں کیا ڈساں، رل کے پانی پیون شیر تے بکریاں
اِس دی عظمت نوں ہا بحر و بر سمجھیا، اِس دی ہیبت نوں ہر اک گبر سمجھیا
اِے مُریدِ محمدؐ مرادِ نبیؐ، ایندی منشا مطابق ہے آندی وحی
ایندی غیرت نوں ربّ اکبر سمجھیا، ذاکراں نوں اَساں پیشہ ور سمجھیا
اِس نوں بکدے جہڑے ایویں بکدے رہن، مَرے اپنے ہتھاں نال چکھدے رہن
اِنہاں پٹ کُٹ نوں اپنا ثمر سمجھیا، ایسے بدبخت نوں اساں خر سمجھیا
تیڑے قرآن دے سبق آندا نہیں، اپنے ایمان دی خیر چاہندا نہیں
اِنہاں لازم فقط شور و شر سمجھیا، دورے ڈنڈ کے نوں دھرِ رگڑا دھر سمجھیا
کوئی صاحب عقل جا علیؓ توں پچھے، چھتری ۳۶ سو شہر کس نے فتح کر ڈتے
ہر بہادر نے اِس نوں نِڈر سمجھیا، ایندی للکار توں یزدجرد سمجھیا
منگورل کے دُعا سارے سُنی بھرا، رہوے کمتر صحابہؓ دا مدحت سَرا
سُنی مسلک نوں میں بہتر سمجھیا، ایہو تنظیماں دا ثمر سمجھیا۔

---

(۲۳)

سائیں دی دعا بھیجا خدا آیا عمرؓ آیا عمرؓ — جس دی آمد کافراں نوں آزمایا در بدر

گھر خدا دا آپ دے آون توں پہلے بند ہا — جیندے کھلنڑ دا مصطفےٰ مدت توں حاجت مند ہا
او کھل گیا اج تیں کھلا ہوئی سحر ہوئی سحر

دین تے آئیاں بہاراں جاں عمرؓ اندر آگیا — ظلم دی طاقت ختم تھئی کفر مرجھاندا گیا
اے مصطفےٰ دی فوج دا سالار آیا بنھ کمر

ہے کون او مل پا سکے جہڑا عمرؓ دے شان دا — اج تائیں ٹکرا ہے گواہ شام و مصر ایران دا
توں ہی ڈسا کینویں خدا بخشا ہے فاتح دا فخر

اس عمرؓ دا نگوں ملک تے جے ہور ہک ہوندا عمرؓ — تاں کفر دا نام و نشاں باقی نہ راہندا تا حشر
صاحب عقل غیراں دی گل ہے کفر تے کتنا اثر

جس عدالت تے عدل نوں ناز کہیں دا دور ہا — دور فاروقی دے وچ ظالم نہ ہا کوئی چور ہا
ایڈا ہا ڈر جنگلاں اندر رل کے چرن بکری تے ٹہر

خط جیندے دریا منیندے دور تک پہنچے ہکل — کوٹ جیں دے رعب توں گئے قیصر و کسریٰ دے ڈل
ایں پہلوان دی کیا ڈساں تہہ تیغ کیتے کئی گبر

کیں فتح کیتا ہا بائی لکھ مربع میل نوں — شامیاں جیں دم ڈٹھا تورات تے انجیل نوں
او من گئے محکوم تھئے ڈیکھی جدوں اس دی قدر

گھر علیؓ دے ہے عمرؓ روضے دے اندر ہے عمرؓ — پیار ہن کتنے انوکھے ہر جگہ شیر و شکر
اللہ توں ڈر او کھا حشر فاروق دے شکوے نہ کر

جس عمرؓ دی شان ہے قرآن کمتر کیا لکھے — رب صحابہؓ پاک دی مدحت ڈتی تیڈے حصے
اس ذاکر م ہو دم بدم گذرے ایویں ساری عمر

شانِ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۴)

ہن عیاں دھرتی تے رُتبے حیدر کرارؓ دے

کل ولیاں دے ولی سوہنڑیں علیؓ سردار دے

مصطفیٰ دا ویر ہے سُنیاں دا سوہنڑا پیر ہے　　عطیہ جیندا سانوں ولایت دی علی جاگیر ہے
ایسا سخی حاتم جہیں نامی بھی دم نہیں مار دے
جیں جا آوے نام علیؓ سُنی دا سینہ ٹھر ونجے　　دشمن علیؓ دا خارجی سڑ سڑ ونجے مر مر ونجے
بڑ بڑ کے کولے بنڑسن دوزخ دی بلدی نار دے
پٹیا کیویں خیبر دا در شیر ببر سوہنڑیں علیؓ نے　　سائیں دی نظر کیتا اثر عزت ملی عظمت ملی
مُرحب کنوں جا پچھ ذرا جوہر اینددی تلوار دے
کافر ڈرن کنب ونجن سوہنڑیں علی دے نام توں　　آہیں بھرن واقف تھیون پہلاں دے جا انجام توں
رگڑے جدوں یاد آونجن شاہ قاتل کفار دے
مَن کُنتُ مَولاَ دے لقب پاتے نبیؐ دی ذات توں　　کیا دوستی دا شرف ملیا ذات بابرکات توں
بستر شب ہجرت ہنڈھائے احمد مختار دے
کعبے دے بُت بھندا گیا یوم فتح شاہ لافتیٰ　　ہل چل مچی کفار دا صف دَر دَر لا چیتا ڈِتا
بنڑدے گئے خادم رسول اللہ دے دربار دے
صدیق دا بنڑ معتقد ہی یاراں دا بنڑیا یار ہے　　بچڑاں داناں رکھو بوبکرؓ سوہنڑیں جتایا پیار ہے
شیر و شکر تھئے سب دے سب اصحاب سائیں لجدار دے
حبِ علیؓ مشیر جلی تنظیم دا ایمان ہے　　آل نبیؐ اصحابؓ توں ہر آن جند قربان ہے
ہر جا نہ کیوں چرچے تھیون کمتر تیڈی تیڈی گفتار دے

۲۵

دین دا ضامن نبی دے بعد ساڈا پیر ہے
شیر یزداں حیدرؓ کرار دی توقیر ہے

لافتیٰ مشہور جیہڑا قاتلِ کفار ہے
مصطفیٰؐ دی فوج دے وچ نامور سالار ہے
اللہ اکبر کرے حیدرؓ جتھاں بھی وار ہے
دراصل دشمن دے کیتے اللہ دی تقدیر ہے

مرتضےٰؓ نوں رب اکبر نے قدر بر تر دتا
ویراپنے نوں رسولِؐ پاک اپنا ور دتا
بوبکرؓ، عثمانؓ، عمرؓ، شادی تے مال و زر دتا
رُحماءُ بینھم دی کھل گئی تفسیر ہے

بعد اس دے توں سُنیں جوڑ کے اپنا سوال
معاویہؓ کیوں جنگ کیتی حیدرؓ صفدر دے نال
جو صلح کیتی حسنؓ اس حیدرؓ صفدر دے لال
اہلسنت واسطے اے سند عالمگیر ہے

بوبکرؓ نوں حیدرؓ کرار نے منیا امام
بوبکرؓ دے ہتھ اُتے بیعت کیتی عالی مقام
بوبکرؓ صدیق دا حیدرؓ نے کیتا احترام
احتجاج طبرسی اپنی تیڈی تحریر ہے

گل ولیاں دا ولی سوہنڑاں علیؓ صاحب سخا
اُج تائیں سُنیاں اتے جاری ہے منبع فیض دا
اہل سنت وچ ولایت ہے علیؓ دی جا بجا
حیدرؓ کرار دی ساڈے اتھیں جاگیر ہے

وِچ تہجد دے کرے ہک رات وِچ قرآن ختم
ماتمی ذاکر سُنیدے حیدرؓ صفدر دا کم
حافظِ قرآن حیدرؓ رب کیتا ساں تے کرم
حفظ ہے قرآن سانوں پیر دی تاثیر ہے

سُن ذرا سو ہنڑیں دے قاتل اتاداں حال ہے
مہربان شفقت کیتی واہ اپنے قاتل نال ہے
پیر ساڈا حیدرؓ کرار واہ بُچپال ہے
سمجھ کے مہمان قاتل نوں پلیندا کھیر ہے

اہلسنت حیدرؓ کرار دی جنبدار ہے
بوبکرؓ فاروقؓ نال حیدرؓ دا کیڈا پیار ہے
خادمِ تنظیم اس کمتر دا اے پرچار ہے
ہر ہر جگہ اس ملک وِچ ساڈی ایہا تقریر ہے

---

(۲۶)

درحقیقت علی پیر سُنیاں دا ہے، شور جھوٹے مریداں مچایا ہے کیوں
بابا حسنینؓ دا شیر دارین دا لوگاں تقیے دا الزام لایا ہے کیوں

اس علیؓ نال جس دا نہیں پیار ہے، سمجھیں بدبخت بے شرم مُردار ہے
اے جیہاں شخص دوزخ دا حقدار ہے، ایسا مَردود دھرتی تے آیا ہے کیوں
پڑھا مَن کُنت مولا لقب پا گیا، قاری قرآن دا فاتح میدان دا
جینوں ساری خدائی آکھے مرحبا، اس علیؓ توں تیں تقیہ کرایا ہے کیوں
ہے علیؓ پیر سُنیاں دا خیبر شکن، جیں علیؓ نے ڈھتے کفر دے کوٹ بھن
جس نوں مرحب جہیں نامور بیٹھے مَن، سبیاں منبر و مصلے کھسیا ہے کیوں

جھڑا منبر مصلے ہے بیٹھا کھسا، زندگی بھر عمرؓ توں ہے ڈردا رہیا
رج ملنگا بنایا ہے مشکل کشا، ذاکراں کوڑتے پیچ رلایا ہے کیوں
جو علیؓ بنڑیا صدیقؓ دا معتقد ہی، دستِ صدیقؓ تے بیعت جس نے کیتی
اج دے ننگاں دھڑنگاں نوں کیوں ضد پئی، ناں ساڈے انہاں فر
مجتہداں لکھا اے عقیدہ تیڈا، زندگی بھر علیؓ کر کے تقیہ رہیا
پیو دی سنت کیویں پتر کیتی قضا، گھر دا گھر کربلا وچ کہایا ہے کیوں
گر عمرؓ نال آدنج علیؓ دا نہ ہا، ام کلثومؓ دا کیوں نکاح کر ڈتا
میں ڈساں جو تیڈے مجتہداں لکھا، مسئلہ ایسا تئیں اج تائیں چھپایا ہے کیوں
گھر خدا دے علیؓ کیتے آباد ہن، پر مرید اج امتیاں تو آزاد ہن
پیر دے فعل سنیاں رکھے یاد ہن، دعوئی غصلی بٹیراں پکایا ہے کیوں
پیر گر مرد میدان غازی ہووے، اس دا خادم کم از کم نمازی ہووے
تاں جو حاصل انوں سرفرازی ہووے، ڈھونگ الٹا مریداں لچایا
کر خدا توں شرم مصطفےٰ توں حیا، غیر ہسدے اے سُن سُن عقیدہ تیڈا
دراصل تونسوی ہے تیڈا خیرخواہ، تونسوی توں تساں دل ہٹایا ہے کیوں
توں بنا نال تنظیم دے یاریاں، تیڈا گھر سنیسی تینوں ساریاں
دل دیاں سب ہوسن دور بیماریاں، وقت تیں مفت اپنا ونجایا ہے

---

(۲۷)

سنیاں علیؓ نوں مناں دلوں دلوں پیر ہے

سنیاں دا پیر ہے رسولؐ دا وزیر ہے

حیدر کرارؓ کیتی جہاندی تائید ہے، سُنی دا او پیر سُنی اُس دا مرید ہے
اس نال ویر جیہڑا رکھے او پلید ہے، وڈا اوزیل ہے شریر ہے بشریر

یا علیؓ نے جینوں اپنا امام ہے، پچھوں جیندے پڑھیاں نمازاں صبح شام

اس تے جیں فدک دا لایا الزام ہے، رب دلوں ملی انوں دھوئیں دی جاگیر ہے

در کرار دی قرآن نال شان ہے، جس کیتے چنڑی رب سنی دی زبان ہے

اس تے جو شک کرے پکا بے ایمان ہے، مکتے وانگوں بھونکناں اوں وقت آخیر ہے

در کرارؓ کیتے دین لئے جنگ ہن، جھوٹیاں مریداں لاتے بھنگ نال رنگ ہن

چمٹے وجا کے کھڑے نچدے ملنگ ہن، رب دے عذاب وچ پھسے او اسیر ہے

ب دی نماز نال بھنگی دا نہ جوڑ ہے، نعرہ لا کے ٹھکر علی پنج جانڑاں توڑ ہے

اس نوں قرآن تے ایمان دی نہ لوڑ ہے، ہتھاں وچ کڑے گل لوہے دا زنجیر ہے

ہیں راتیں متعے اُتے جس دا گذارا ہے، اہدا اساں متعے نال پانڑاں چھڈ کارا ہے

سنیاں ایں سبق دا نہ سمجھا اشارا ہے، عزت بتولؓ تے ایں مارا چھک تیر ہے

نی علیؓ دی کیتی سبیاں توہین ہے، اتنی تاں کیتی نہیں خارجی بے دین ہے

شرم توں بڈ مرو پھٹے جے زمین ہے، ہسدے بے دین تیڈی سن تقریر ہے

یاں دے متھاں اُتے آکھیں کھلے وال ہن، چیکدے چلاندے رہے خیماں وچ بال ہن

کوفیاں نے بکے ایہے جھوٹ دے مقال ہن، ایہے ہن جنہاں خط کیتے تحریر ہے

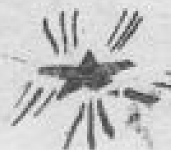
راں نے ڈسی تینوں گھڑی تے گھڑائی ہے، تیڈے تنظیماں نے سچی سمجھائی ہے

قسمت والیاں نے صحت اتھوں پائی ہے، حکمت نسخے جو ڈتے اکسیر ہن

۲۸

او جنت دا حقدار ڈِسے جیدا رجھڑا حیدرؓ رولا ہے
اُس نال نبی دا پیار ڈِسے اس یار دا جھڑا بر دہ ہے

جس لڑ حیدر دا چھوڑ ڈِتا رب نال اوں رشتہ تروڑ ڈِتا
اُہں مدنی توں مُنہ موڑ ڈِتا بل بنڑیا نار سقر دا ہے۔
بن حُبِ حیدرؓ انسان نہیں کجھ بھرم نہیں کجھ شان نہیں
ہر گز کامل ایمان نہیں فرمان نبیﷺ سرور دا ہے
چشمہ کرارؓ ولایت دا سائیں شاہد خاص خلافت دا
صدیقؓ دا شان امامت دا پچھے کھڑ کے دم بھیا بھردا ہے
اصحابؓ علیؓ دے جے دشمن کیوں شیر خدا دا بیٹھا من
تھے آپس وچ کیوں رشتے سُن کجھ فرق نہ زیر و زبر دا ہے
صدیقؓ ہا مرد صفائی دا ڈِتا حیدرؓ ور بھر جائی دا
تینوں بغض حسد نہیں چاہیدا بھوں اوکھا روز حشر دا ہے
صدیقؓ دے نال علیؓ لڑدا جے زوریں منبر تے چڑھدا
رل نال نمازاں کیوں پڑھدا کیوں حیدرؓ تقیہ کردا ہے
نہ پیر علیؓ دے قول بُھلا ہر فعلِ علیؓ تے دیداں لا
اے یار سجن کر صدق صفا بھوں سخت عذاب قبر دا ہے
اے غافل سُن تنظیم دی گل گئی بیت عمر ضد وچ گل گل
کملا سنگ نال علیؓ دے رل سب فیض اسے بر تر دا ہے



شانِ حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۲۹)

جگ نوں سُنانواں کھول کے رُتبے امیرؓ شام دے
حضرت امیر معاویہؓ جہیں محسن اسلام دے

نادان اکھیاں بھال توں ایماں نہ اپنا گال توں
چل نہ سبائی چال توں چھڈ طعن صبح وشام توں

جہڑھی بیعت کیتی حسنؓ اس حیدر صفدرؓ دے چن
سارے ہٹا تے تکرار بھن اعتراض خاص وعام دے

نا آشنا تھی آشنا ڑیا حسنؓ جھگڑے مُکا
حیدرؓ جہیں مدحت سراہن معاویہ دے نام دے

واہ معاویہؓ شیر ببر دشمن کیتے ربدا قہر
کھاون پئے چیتے چکمہ دہشت توں رستم سام دے

قبرص تے قسطنطنیہ تے لہرائے جھنڈے دین دے
ہو کے اول سرزمین تے پہنچے اوندے پیغام دے

عادل عدالت وچ ڈسے چرچے سخاوت وچ تھئے
جوہر عجب رب توں ڈھٹے ہر کم دے انتظام دے

شاہاں دیوچ ہے نامور رعیت اتے جیں دے اثر
احادیث وچ آون نظر اعلیٰ صلے انجام دے

کاتب وحی صاحب قدر واجب جیں تے جنت ڈالگھ
مہدی و ہادی دے فخر تمغے ملے انعام دے

کمتر مناقب جو لکھے احسان ہن تنظیم دے
جس دے طفیلوں پھر گئے رخ گردش ایام دے

---

(۴۰)

مومن کیویں بھلاون رتبے معاویہؓ دے
ایمان والے من گئے ارشاد مصطفیٰؐ دے

فرمان مصطفیٰؐ تے جدا نہ اعتبار دے
اس دی سمجھ بالآخر ہے زندگی خوار دے
کھندی بھی اُتھ نہ چلدی جتھ رب نے جند رمارے
مارے گئے جنہاں دے ناپاک تھے ارادے

جس دم معاویہؓ توں سڈیا علیؓ نے بھائی
بس ہو گئی خلاصہ اعتراض دی صفائی
لیکن کنہاں مچیاں ہے دھاندلی مچائی
شاہاں نہ کیتی بیعت حسنؓ دی یاد دے

دتیاں جنہوں دعائیں پیارے رسولؐ ربدے
مہدی و ہادی والے فرمان شاہ عرب دے
ڈہیں رات معاویہؓ تے بولن جو بول سب دے
لاشک سمجھ انہاں نوں چیلے ابن سبا دے

پہلے پہل سمندر ڈس کیں کیتے عبورے
بیڑے سمندری وچہ پہلا ہا کیندا پورے
خوشخبری کیندے حق وچہ فرما گئے حضورے
قسطن تے کیں پچائے پیغام لاالٰہ دے

احسان معاویہؓ دے کیویں کوئی بھلاوے
قبرص دی سرزمین تے جس کھڑکے جھنڈے لائے
سرسرکشاں دے جس نے قدماں اُتے جھکائے
جس نے مٹائے اکثر کئی کفر دے فساد دے

اُس معاویہ دے ناں توں راہنڑاں ہے کفر ڈردا
ایمان والیاں دا سینہ ہمیشہ ٹھردا۔
ہر معاویہؓ دا دشمن راہنڑاں ہے سڑ دا مردا
کیوں جو کلام حق تے اُس دا نہ اعتماد ے

اصحاب مصطفےٰ دے رتبے خدا ودھائے
والسابقون والی آیت کھڑی گواہ ہے
پیارے رسولؐ کیتی تائید جا بجا ہے
رب واسطے انہاں دے جنت دیکھے وعدے

یارانِ مصطفیٰ دا مدحت سرا قرآن
درجہ بدرجہ ہر دا احادیث وچ بیان
ددھ گھٹ کیویں الاوے کوئی صاحب ایمان
ہے مرتضیٰ انہاں دا او یار مرتضےٰ دے۔

نہج البلاغہ دیوچ خطبہ ہے شاہ علیؓ دا
حضرت معاویہؓ سائیں کاتب تھیا وحی دا
کمتر اتھاں کوئی عمل پوندا نہ گل سچی دا
پر حق بیان کرنا اک بہترین جہاد ے

شان
حضرت بلالؓ رضی اللہ عنہ

(۳۱)

بلالؓ یاریاں رسول نال لا بیٹھا
ہا خوش نصیب محمد توں دل لٹا بیٹھا

سید قریشی مغل ہا نہ خاندان اس دا
نبیؐ دے عشق توں رنگین ہا ایمان اس دا
نسب دا چھوٹا مگر شان اعلیٰ پا بیٹھا

ابولہب ہا بد نصیب بازی ہار گیا
نسب نہ کم آتا دوزخ دا بنڑ انگار گیا
بلالؓ نور نبوت توں دِل لگا بیٹھا

سنو بلالؓ دے ایمان دی سناواں گل
توڑے وجود تتی ریت تے گیا جل جل
چھٹا نہ کلمہ دل نوں اے جیہاں پڑھا بیٹھا

مرینہ دے جتنا بھی توں توں زیادہ پیار ہووے
اثر صحبتِ نبوی دا بار بار ہووے
اصول یاریاں لاونڑ دے وہ پکا بیٹھا

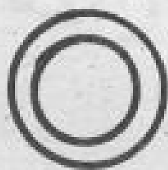
ایندے ایمان دی شہرت گئی جہاں وچ ہُل
زبان توتلی شکل پیاری دا پیا وہ مُل
نبیؐ حبیب خدا سامنڑیں بلھا بیٹھا

نبی دے فیض توں لکھاں نے جھولیاں بھریاں
نگاہ نال تھیاں کھوٹیاں دِلاں کھریاں
حضوری درس وِچ بلالؓ ناں لکھا بیٹھا۔

خدا دے سامنڑیں آسی نہ کم تیڈی زینت
عمل اگھاسن پوسی ایمان دی قیمت
جیویں بلالؓ مُل ایمان دا چکا بیٹھا

درِ نبیؐ دی غلامی سکندری بہتر
کرم کریم توں کمتر لکھاں تھئے برتر
جیویں بلالؓ جنتے قبر دے لہا بیٹھا۔

شانِ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ



(۳۲)

جندڑی قربان ایسے بہادر توں جیں کھیر امڑی دا پی کے لجایا نہیں
ڈیتا مالک نوں گن گن کے قربانیاں جھولی پلڈا بھی سید بچایا نہیں

نوجواناں شہیداں دا سردار ہے، اپنے خویش و اقارب دا سالار ہے
جہڑا سائیں دی شریعت دا لجدار ہے، کہیں امر نوں کسے جا بھلایا نہیں

ہوئے جتنے ستم ہس کے چیدا رہیا، تیر نازک بدن تے جھلیندا رہیا
ظلم سہندا رہیا دکھ جھیندا رہیا، مہنڑاں کہیں جا علیؓ نوں ڈوایا نہیں

کربلا دی تتی ریت تے سم گئے، جیں نبوت دی جھولی دے چاتے مزے
سر تے چیندے رہے ظلم جتنے تھئے، ظالماں نوں ذرا ترس آیا نہیں

درس نانے محمد پڑھایا جہڑھا، استقامت دا جوہر سکھایا جہڑھا
شان بابے شہادت دا پایا جہڑھا، مل کسے شان دا شاہ گھٹایا نہیں

ظلم دے بالمقابل نہ پٹ کٹ تھئی، قدر کیتی ہے نانے دی تعلیم دی
اج دے حبدار پٹ کٹ کتھوں ہے سکھی، کہیں بھی باراں وچوں اے ڈسایا نہیں

ریتاں، سیجاں، پنگھوڑاں تے دلدل دیاں، اج دے رسمی مریداں نے سکھیاں کتھاں
سمجھو سنی بھراؤ میں کیا کیا ڈساں، کیا انہاں دل نبی دا رنجایا نہیں

ایسے کردار تک کے آندی شرم، ایسی حالت تے ناراض شاہ امم
جائز مومن کیتے ہے شہیداں دا غم، پر ملنگا اے قاعدہ پکایا نہیں

تینوں کمتر سنائیاں سبھے کھول کے، ہر سخن جانچ کے ناپ کے تول کے
دھوکے ڈیندے شریفاں نوں اے گول کے، کھٹ گیا ڈٹ انہاندا جیں چایا نہیں



(۴۴)

بنڑ نمازی اے مسلماں رب جو فرمیندا پیا
واہ سیّد خنجر تلے اَج ربّ نوں منویندا پیا

عرش توں ڈیکھن ملک عاشق دے اِس کردار نوں
سرخرو ہوندا پیا ربدی سچی سرکار توں
رب خوش پیا ہوندا ہے ایں سوہنڑے ہیں مٹھے من ٹھار توں
پڑھ کے نماز عرشاں اُتے ملکاں نوں شرمیندا پیا

بھیڑ ہا تیراندی توڑیں ولولہ ہا پیاس دا
ساہڑیں پتراں بھراواں نوں توڑیں کُسدا ڈٹھا
اِتنے اوکھے وقت وچ کیتی نہیں سید قضا
تیڈے اساڈے سب بہانے بھن کے ڈکھیندا گیا

اتنی ہے لازم اے نماز اللہ دی اے بے خبر
تن آہا زخمی توڑیں لاشاں اتے پوندی نظر
گرنہ ہا پانی مگر کیتا تیمم ذلیقدر
کر کے عمل شاہ کربلا سانوں ہے سمجھیندا گیا

کربلا توں منزلاں کئی دور ہا توڑیں وطن
ہر طرف پئے دشمن ڈسن تنہا کھڑا احمد دا چن
ہا ظلم دے بادل دیوچ کیویں تھیا جلوہ فگن
مصطفےٰ دے دین کو بعجز جم کے رنگ لیندا گیا

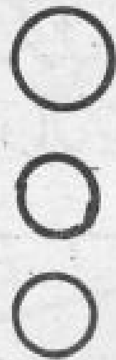
بے نماز اتوں کیویں شبیر دا حبدار ہیں
ربدا بے فرمان توں ہر حکم توں بیزار ہیں
دل دیوچ اللہ دی جنت دا دعویدار ہیں
شمر توں توڑے توں ودھ و دھ کے قدم چیندا پیا

ہر ہک جگہ آباد ہے پر مسجداں ویران ہن
کن گئے ساڈے نمازی ہوگیاں حیران ہن
کوئی نہیں آندا اتھاں خواہ مہر ہن یا خان ہن
بانگ کھڑ کے سُن گِدی مڑ کے چلا ویندا اپیا

مسجداں وچ شرم آوے فلم وِچ پہلا نمبر
بیبیاں لے نال ٹر دے اِس بہشتی گھر اندر
گیلری تے باہونٹراں تھیٹر دیوچ سمجھن فخر
عشق بازی دے سبق دھیاں نوں ہے پڑھویندا اپیا

خود بھی نہ پڑھنی نمازی تے کرن اُلٹا مقال
اے امیراں دی ہے حالت سُن غریباں دا بھی حال
بکھ توڑیں نازل تھئی تاں بھی نہیں آندا خیال
ربدے درنوں چھوڑ کے شیطان کھلویندا اپیا

پھر گیا سارا زمانہ چل گئی اُلٹی فضا
پتر دا کیا حال پچھدیں بے نماز ہن پیو تے ما
کمتر اِس بے نمازی دی پئی ایسی وَبا
ہر بشر چھوٹا وڈا مَدنی نوں لجویندا اِپیا



(۳۴)

کربل دیاں تتیاں ٹبیاں تے اَج یار مناوَنڑاں پیندا ہے
رَبّ نال پریتاں لاونڑ دا اقرار نبھاوَنڑاں پیندا ہے

چکھ لذتاں عشق حقان دیاں، ازمائش دے میدان دیاں
منزل دیاں لاہیاں چاڑیاں تے کردار ڈکھانڑاں پیندا ہے

جدوں یار دے پہنچ سلام و نجن چھٹے عیش آرام تمام و نجن
دیدار سجن دے طالب نوں گھر بار بھلانڑاں پیندا ہے

توڑے کُسدے پتر جوان ہوون، ہمدمے سَر تے ہر آن ہوون
ہَس ہَس بازار محبت وِچ، ہر بار اُٹھانڑاں پیندا ہے

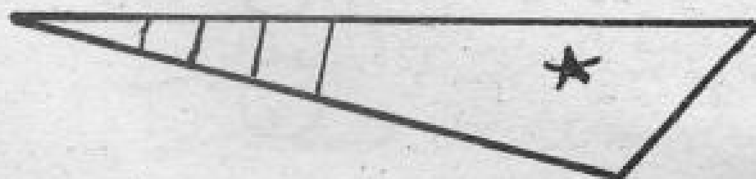
توڑے کھیر لو اِک شہید ہووے، وچ دید سجن دے دید ہووے
لب خشک پیاسے ہوٹاں نوں، ہر بار ہلانڑاں پیندا ہے

کئی روز دی جے کر پیاس ہووے، عاشق نوں عشق دا پاس ہووے
وہندے دریا دیاں کندھیاں تے اعتبار جمانڑاں پیندا ہے

جے آخری وقت نماز ہووے، سجدے دا خاص انداز ہووے
چلدے خنجر دی دھار تلے بھی پیار جتانڑاں پیندا ہے

تک ترت وپار و پاری دا، شبیر دی جنس پیاری دا
چڑھ نرخ و نجن جاں منڈیاں دے بازار دا آنڑاں پیندا ہے

واہ کر گئے بَن کربل والے، اس ملک سریلے تھل والے
کمتر شہداں دیاں کیتیاں دا اقرار کرانڑاں پیندا ہے



(۳۵)

فاطمہؓ دے لاڈلے تے ظلم دے بادل وُٹھے
ڈاڑھیاں لہندے کُٹھے کئی بال تھنج پیندے کُٹھے

کربل دے وچ حق دے اُتے ناحق ستم ہوونڑ لگا
بے کساں دی بے کسی تے آسماں رووںڑ لگا
اے جہیں مظلوم اَج تائیں نہیں کہیں اکھ ڈٹھے

ہو گئے یکدم مخالف میزبان مہمان دے
خط جنہاں تحریر کیتے شاہ نوں اطمینان دے
حرص و ہوا لالچ دے وچ یک لخت وعداں توں ہٹے

جاں کوفیاں نوں آخری خطبہ ڈِتا حقدے ولی
حیران ہو کے کھڑ گئے سارے محبانِ علیؓ
افسوس تھئے قاتل اوہے جہڑھاں مدینے خط چٹھے

بنڑ کے محب قاتل تھئے کوفی نبیؐ دی آل دے
جنگ توں چھپن سینے کُٹن مکار اپنی چال دے
جیویں جو یوسفؑ دے بھراداں خود پئے سینے کُٹے

کئی پٹدے پٹدے مر گئے گل وچ جنہاں دے پٹ پٹی
شاہ کربلا دے قاتلاں دی ہر طرف تھی چپٹ گئی
منکود عا ظالم اے ٹولہ تا قیامت پیا پٹے

پھر گیا دورِ زمانہ چور پہریدار ہن
کوڑدی منڈی دے وچ خونخوار تھے غم خوار ہن
زخم جہڑہاں نے کیتے اج زخمیاں توں ہن رُٹھے

اُلٹی گنگا چل گئی ارمان ہے ارمان ہے
حقدی بغاوت زور وچ مظلوم اج قرآن ہے
جو سن نگہبانی کرن والے بغاوت تے اُٹھے

اَج ظلم بھی موجود ہے مظلوم بھی موجود ہے
مظلوم آخر کھٹ وینداظالم ہوندامردود ہے
کمتراظالم توڑے جتنے اُٹھے آخر ڈھٹھے

---

(۳۶)

گر ہے طلب دیدار دی اپنی خودی مٹا کے مل
او کھی ہے دید یار دی سجدے سر جھکا کے مل

حسینؑ ابنِ علیؑ توں پچھ قاعدے وفا یار دے
توڑے وَسے تیراں دا مینہ عاشق نہ ہمت ہار دے
جور و جفا دے رنگ وِچ پیارا بدن رنگا کے مل

جیویں ہووے اوندی رضا ایویں عمل توں کر ڈِکھا
پیارہی کریں نہ جان توں وس لگی تاں کر فِدا
سوہنڑا دیار عشق وچ ہر قدم ودھا کے مل

ایویں رواجِ عشق ہے ایویں ہوندے ہن امتحان
سوچ سمجھ قدم رکھیں رِیتاں تے رسماں اوکھیاں
نقشہ اے دیدِ یار دا دِل اُتے جما کے مل

توں رہے انتظار وچ جے او منگے گوشہ جگر
توڑے وفائے یار وچ ڈیونڑاں پودے گھر دا گھر
گھر دا گھر لٹا کے مل گوشہ جگر کھا کے مل

اوکھا ہے ملنڑاں یار دا سو کھا سمجھ نہ چیل پودیں
دل دے نال کریں صلاح متاں توں تھمی بے ٹل پودیں
سودے اُتھے سراں دے ہن سر تلی اتے چا کے رل

ڈیکھو وفا خلیلؑ دی ذرا نہ ڈریا بھا کنوں
زوراں تے جوش بھادا ہا پکھی جلن پئے تا کنوں
مثل ابراہیمؑ دی پینگھاں دے جھوٹے کھا کے مل

جیویں کیتی حسینؑ سائیں ایں نوں بیشک وفا آہدن
ڈیکھ ملک فلک کنوں شاہ نوں مرحبا آدھن
توڑے شمر چھکے خنجر سجدے سر جھکا کے رل

کیتا عمل حسینؑ واہ دہویں دے ڈہیں نماز دا
ریت گرم اُتے کیتا سجدہ راز نیاز دا
سجدے وِچ جیویں تھیوے سوہنڑاں ایویں نبھا کے مِل

کمتر کرا دا گئے جہڑھاں دلوں چاہتیاں
مارے گئے ازل کنوں کیتیاں جیں بدنیتیاں
کھلیا بازار عشق دا لیکھا مُکا چکا کے رل

(۳۸)

احمدؐ دے نواسے نوں کیوں لوگ پٹیندے پئے،
حیدرؓ دے جگر دی کیوں توہین کریندے پئے

رب نال جو لیندے ہن کیویں او پٹیندے ہن
سے بار جو سر آون او منہ نہ ولیندے ہن
کردار ملنگاں دے غیراں نوں ہسیندے ہن

صابر نہ پٹیندے ہن ہائے ہائے نہ کریندے ہن پئے
میدان دے فاتح جو جاناں نہ بچیندے ہن
کربل دے شہید اے گل عالم نوں ڈکھیندے ہن پئے

جو یاریاں لیندے ہن او توڑ نبھیندے ہن
خنجر تلے سُتیاں بھی دلبر نوں منیندے ہن
کٹوا کے او سر اپنا گیاں نوں بھیندے پئے

ہر کم ہے جیندا الٹا جبدا ار سڈ یندلے ہن
پٹیندے جو شہیداں نوں مدنی نوں رنجیندے ہن
کرتوت جیندے اُلٹے کجھ اپنا و نجیندے پئے

پچھساں میں مُجاں توں پٹڑاں ہے کتھوں آیا
شبیرؓ تاں کربل وچ صابر ہے لقب پایا۔
پٹڑیں نوں اے غم آکھن لوگاں نوں بھلیندے پئے

کمتر دی وضاحت دی ہر نوں نہ سمجھ آوئے
قسمت ہے جیندی ماری اُس نوں نہ کدی بھاوے
تقیہ ہے جیندا مذہب نعرے کیوں لیندے پئے

باراں وچوں فرمایا یا پٹ کے کیں ڈکھایا
ساری تیڈی بناوٹ کھڑیا جنہاں سڈایا
لپٹ لپٹ کے ملنگ اپنا ہنر جرم چھپیندے پئے۔

(۴۸)

کربلا دی ریت نوں شبیر رنگ لیندا گیا
مصطفیٰ دا لاڈلا واہ مرتبے پیندا گیا

ظلم دے طوفان وچ سید رہیا ثابت قدم
مرحبا آکھن کھڑے عرشاں دے نوری دم بدم
صبر دی منزل ہا باقی ظلم ظالم دا ختم
رب دے ڈتے ہر بار نوں، ہس ہس کے شاہ چیندا گیا

ظلم دے تیراں دی بارش بے تحاشا سُو بسُو
کربلا دے بن وچ سادات دا وہیا لہو
ڈٹ گیا میدان وچ رب دی رضا دی جستجو
جو کجھ خدا منگدا گیا چا کے سید ڈیندا گیا

سامڑیں کُسدے ڈٹھے اکبر جہیں بچڑے جوان
کھیر پیندے کُس گئے بن بر دیوچ اللہ اَمان
خوش رہیا رب دی رضا تے پیا پڑھے ربدا قرآن
ظلم دی شاہی دیوچ لگیاں نوں ٹھمکیندا گیا

جہڑے حسینی اج بھی ہن قرآن نوں چائی کھڑے
جہڑے یزیدی ہن اُوہ سے پٹ کٹ خوں گل لائی کھڑے
ڈھولاں نقاراں نوں بے چارے گل دیوچ پائی کھڑے
سنت یزیدی نوں اے ٹولہ روز دہریندا گیا

اے پٹدے پٹدے مر ویسن گئی پٹدے پٹدے مر گئے
پٹڑیں دی سنت کوفیاں دی جاگ تے زندہ کر گئے
پٹدے رہے ساری عمر پٹ کٹ توں جھولی بھر گئے
پٹ کٹ دیاں طرزاں دے رنگ شیطان سمجھیندا گیا

سنت حسینی اج تائیں موجود ہے سیناں دے گھر
پٹ کٹ اتے ڈھولاں کنوں سنی ڈسیند بے خبر
قرآن دے حافظ تے قاری درس ڈسدے ہر شہر
سادات دی جاگیر نوں سُتی ہے اپنیند اگیا

آزمائش دے سمندر تار وچ شاہ تر گیا
بے نمازی دی سزا ربدی پکڑ توں ڈر گیا
عابداں دی صف دیوچ شاہ نام روشن کر گیا
بے نمازاں نوں سبق تعمیل داڈیند اگیا

ادھی گھڑی وچ وقت تے سید اداکیتی نماز
کفر تے ایمان داسید ڈسایا امتیاز
الغرض عابد اتے معبود دے ناز و نیاز
کمترا مقصد تیڈا عاقل ہے پرکھیند اگیا

(۲۹)

کیویں پر یتاں سید قرآن نال لاگئے لگیاں نوں واہ نبھاگئے
نورِ نظر علیؓ دے واہ ربدی من رضا گئے قرآن توں وِکاگئے

قرآن نال سید لائیاں پریتاں بھلیاں
وچ کربلا دے کیویں لگیاں پریتاں پلیاں
قرآن دے محافظ کر فرض نوں اداگئے قرآن توں وکاگئے

فرات دے کنارے توڑے نبھائیاں پیاساں
قرآن کوں نہ چھوڑیا احمد دیاں نواساں
غازی مدینے والے حد صبر دی مکاگئے قرآن توں وکاگئے

سید دا سب توں ودھ کے قرآن نال پیارے
توڑے جُدا جے ہوون سید دے رشتے سارے
رشتہ قرآن والا کوئی اے جیہاں پکا گئے قرآن توں وکا گئے

سب کجھ سید چھڑیندا ڈیندا نہیں قرآن
وقت آوے ڈیندا سید چا سارا خاندان
جیویں جو کربلا وچ کر کے عمل ڈکھا گئے قرآن توں وکا گئے

قرآن سید دا اگاہنڑاں قرآن سید دی شان
قرآن بن سید دا آباد گھر ویران
واہ کربلا دے سید دشمن توں بازی پا گئے قرآن توں وکا گئے

سیداں قرآن چھوڑا اَج ہو گئے ذلیل
دَر دَر پھرن نمانڑیں سندا نہ کوئی اپیل
اَج چودھویں صدی دے سید جو رنگ وٹا گئے نانے توں ہجدا گئے

بھنگاں شراباں پیون سوٹے دے ہوئے عادی
آیا عذاب ربدا عادت بنی زنادی
ڈاڑھی منا کے اپنی جاگیراں نے کھا گئے نانے توں ہو جدا گئے

سائیں توں شرم کرو کجھ سیدو قرآن والو
جاگیر اپنی نوں ہنڑ تاں ذرا سنبھالو
قرآن ہا تساڈا اَج پاولی یچا گئے سوہنڑیں خدا نوں بھا گئے

قرآن کوں خدا نے بھیجا ہا گھر تساڈے
قرآن نال اُہن سید و فخر تساڈے
استاد کل جہاں دے اپنے سبق بھلا گئے قرآن توں دل چا گئے

تنظیم دا میں شاعر خادم سید دے در دا
بہوں پُرخطا ہے کمتر طالب نظر مہر دا
واصف سید دے در دے رُتبے ہزاراں پا گئے اللہ نوں [illegible]

متفرق

شانِ

صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم

(۴۰)

۱ مدنی دے صحابہؓ تے تنقید نہیں ٹھاہندی
تصدیق سمجھو کافی پنجاں اِتے یاراں دی

اصحابِؓ محمدؐ دیاں خالق ڈیندا گواہیاں
الزام تیڈے جھوٹے حیدرؓ کرے صفائیاں
تائید علیؓ دی کیوں لوکاں نوں نہیں بھاندی

مدتاں دا جو جھیڑا ہے جھگڑا اتیں خلافت دا
ہے پیر علیؓ قائل جیڑھاں دی امامت دا
پر بغض تینوں گھیرا تائیں نہ سمجھ آندی ہے

مدنیؐ دے مصلّے دا حقدار جو ہا آیا
سرکارِ دو عالم نے صدیق دا فرمایا
صدیق مصلّے تے صف ہے پچھوں ساراں دی

صدیق مصلّے دا حقدار نہ ہا جے کر
ہر گز کدی ہتھ بنھ کے کھڑ دا نہ پچھوں حیدرؓ
آ ڈیکھ ذرا اپنی تحریر کتاباں دی

باغاں دا جے طالب ہا باغ پنے نہ ڈیندا اے
سوئی بھی گھروں بچا کے چندہ نہ گھیندا اے
اللہ تے نبی دی حب دولت ہے مجاں دی

دشمن جے علیؓ دے ہن ناں کیوں رکھے بچڑاں دے
ہر اک نوں لیے بھاون ناں پیاریاں سجڑاں دے
کربل دی زمیں تے رت موجود ہے جیہڑھاں دی

ڈیہنہ رات شہیداں دی توہین کریندا توں
صغرا دیاں چاسیجاں غیراں نوں ڈکھیندا توں
بے حرمتی حرماندی زینت ہے قصیداں دی

زینبؓ دیاں آوازاں غیراں نوں سُنیندا توں
وچ شام دے بازاراں سر ننگے پھریندا توں
توہین تیں کیتی ہے جا جا اتے حرماندی

حق نال بنا یاری حق نال رکھیں پیارے
اس روز نہ کم آسن خالی اے تیڈے نعرے
اُٹھ لوڑ تینوں پوسی ایمان تے علماندی

کمتر تے تیڈی رحمت ہر آن رہے جاری
تعریف صحابہؓ وچ ہو صرف عمر ساری
مدحت ہے صحابہؓ دی مرہم میڈے زخماں دی

(۴۱)

صحابہؓ توں سوالو گو سمجھ اسلام آندا نہیں
انہاں تے شک ہووے جس نوں محمد نوں او بھاندا نہیں

توں نیڑے آ ڈساواں میں تینوں جیکر سمجھ آوی
ایہے قرآن دے کاتب ایہے احادیث دے راوی
انہاں باجھوں صحیح قرآن تے ایمان راہندا نہیں

صحابہؓ ہن جنہاں دیاں خود خدا ڈتیاں گواہیاں ہن
ایہے جہیں بے تحاشا کفر تے تیغاں چلائیاں ہن
تہیں تاں کافراں دے دل وچوں اے بغض جاندا نہیں

جد دی دشمن رسول پاک دا سارا زمانہ ہا
محمدؐ نال اوں ڈیں توں انہاں جوڑا یارانہ ہا
انہاں تے اج ہووے ودھ گھٹ ایہ شیوہ مومناں دا نہیں

ڈسا قرآن دا مقصد تے معنی کیں ڈسایا ہے
مفصل دین دا نقشہ اساتائیں کیں پچایا ہے
انہاں دے نام دا پرچا منافق نوں سکھاندا نہیں

وزیر آسماناں تے ہن دو اتے فرشاں اتے ہن دو
اے راہنڑیں نال آقا دے توں بھاویں پٹ بھاویں رو
انہاں توں آمنہؓ دا چن جدائی پل بھی سہندا نہیں

محمدؐ دے صحابہؓ پاک توں قربان جاواں میں
انہاں دے کارنامے جگ اتے پڑھ کے سنانواں میں
نبی دے جانثاراں دا گلہ مومن نوں ٹھہندا نہیں

انہاں تنظیم والاں تے سدا ربدی ہووے رحمت
جنہاں جا۔ جا محمدؐ دے صحابہؓ دی ڈسی عظمت
قریشی، تونسوی، دا قرض اے کمتر توں لہیندا نہیں

---

(۴۲)

سرکار دو عالم نوں ملے یار نرالے
ہر حال دے غم خوار وفادار نرالے

مدنی دے اشاراں توں جیں گھر بار لٹائے
سائیں نال وطن چھوڑ کے سب رشتے بھلائے
ہر کم وچ مدنی دے صلاح کار نرالے

دولت دا جنہاں دین تے کیتا ہے ونڈارا
ڈھدا نہ پچھاں دل کے ملا جس نوں بھی وارا
میدان دے جانباز رضا کار نرالے

کوئی آیا ہے روموں کوئی فارس توں ہے آیا
جبشے توں بلالؓ آکے موذن ہے سڈایا
جس نوں بھی تکو ہر دے نی کردار نرالے

صدیقؓ محمدؐ دی صداقت دا نمونہ
عثمانؓ نبوت دی سخاوت دا نمونہ
فاروقؓ علیؓ فوج دے سالار نرالے

لوگو کیویں شبیر صبر کر کے ڈکھایا
جانباز مجاہدنے ہے باطل نوں ہرایا
چھوٹے وڈے ہن دین دے لجدار نرالے

تقیہ نہ کیتا ڈر کے محمدؐ دے نواسے
زخمی ہا تو ڑے تن اُتے کئی روز دی پیاس
قرآن دے واقف تے سمجھ دار نرالے

جُڑ دے گئے رحمت دی نگہ جن تے بھنوائی
سمجھو ایہے اصحابؓ محمدؐ دی کمائی
مدنیؐ دی اطاعت دے اے شاہکار نرالے

نعراں اتے آوازاں تے مسلک دا مدارے
قرآن تے احادیث توں ہن دور بے چارے
بہر دپئے فنکار تے مکار نرالے

کمتر تیدی تحریر نہ ہر نوں سمجھ آوے
جس دل دے اندر بغض ہے اُس نوں نہ سکھاوے
حالانکہ تیڈی نعت دے اشعار نرالے

(۴۳)

مدنی دے یاراں اللہ دے پیاراں جڑ جڑ کے کیتاں کمائیاں
محمدؐ سکھائے بلہا کے پڑھائے عزت پائی نبوی سپاہیاں رب ڈیتیاں عزتاں سوائیاں

اے او ہن خدا نے جنہاں نوں سنجا تا نبی آزمایا علیؓ شان جاتا
اے جنگاں دے غازی اے مفتی تے قاضی سنداں محمدؐ پنائیاں

صدیق دی شان پچھ توں علی توں یا پچھ شہنشاہ رب دے پیارے نبی توں
تحقیق کر توں نہ چھیڑ شر توں ڈیتاں علی ہن گواہیاں " "

جے کامل نہ ہا کیوں نبی سائیں کھڑایا تھیں اپنے تاج امامت پوایا
علیؓ مقتدی ہے کتاب اے تیڈی ہے، تیں تہمتاں الٹا لائیاں " "

پیارے علیؓ دا جے دشمن عمرؓ ہے کیویں ٹر کے ویندا علیؓ اس دے گھر ہے
دھی بیز وجہ دی نوں تھتی حیدر دی ڈے گھن کیتے جڑ کے سائیاں " "

اے ہک بئے دے یار ہن انوکھے پیار ہن وفادار مدنی دے خدمت گذار ہن
اے شیر و شکر ہن اے یک جان جگر ہن، تیں سنڑیاں گھڑیاں گھڑائیاں " "

شادی علیؓ دی ہے خرچہ غنیؓ دا اے ہے دشمنی یا پیارِ علیؓ دا
اے ہن بھائی بھائی محبت سوائی رحماء محبتاں ڈسائیاں " "

اے سم گئے تاں شیراں ڈتے کھڑ کے پہرے ایڈا رعب غالب کوئی دم نہ مارے
عدالت عمرؓ دی پئی خلق ڈر دی، محمدؐ اے رمزاں سکھائیاں " "

جہاں والو برحق محمدؐ دے یار ہن ستارے ھدایت دے لشکار مارن
اے سب ذیقدر ہن ہدایت دے در ہن محمدؐ جو ڈیتیاں صفائیاں " "

محمدؐ دے یاراں دی مدحت سرائی گنگار کمتر تیڈے حصے آئی۔
اُتھاں ہوواں برداصدیقؓ دعمرؓ دا رحمت کریں مولا سائیں " "
مدنی دے یاراں اللہ دے پیاراں جڑ جڑ کے کیتا کمائیاں رب ڈیتیاں عزتاں سوائیاں
محمدؐ سکھائے بلہا کے پڑھائے عزت پائی نبوی سپاہیاں رب ڈیتیاں عزتاں سوائیاں

(۴۴) جیندا مدنی دے یاراں نال پیار ہے انہاں دا بیڑا پار ہو گیا
چھنڈ دیہ یا انکھاں تکرار ہے انہاں دا بیڑا پار ہو گیا

جنہاں جنہاں اکھیں لائیاں مدنی دے نال ہن
روضے وچ رہے چا سمائے لجپال ہن
اک پل یاراں کنوں ہوندا نہ جدا توڑے جو گذر گئے چودہ سو سال ہن
تینوں کس نے نکمیں بھل پائی ہے، ڈتی حیدر کرار نے صفائی ہے
علیؓ جو ذمہ دار ہو گیا
اک ڈو جھے نال رہے وانگوں کھنڈ کھیر ہن مدنی دے بعد کل مومناں دے پیر ہن
رُحَمَاءُ بَیْنَھُم تمغے انعام دے دشمن کیتے سب ننگی شمشیر ہن
پھیتا بھنگیا دا جتھے کتھے رلیا چال الٹی اے ہر جا تے چلیا -
ہے پٹ پٹ خوار ہو گیا
مدنی دے غیر نہیں اک خاندان ہے ویہ یا توں اکھ کھول کہ پہچان ہے
ذاکراں بھلایا تینوں جھوٹ بول کے تیڈیاں کتاباں وچ ملدا نشان ہے
اساں سچیاں سنائیاں سانوں کھول کے گل ہر اک جانچ کے تے تول کے
توں کیوں بیزار ہو گیا
مسند نبوی تے سجدا صدیق ہے، لقب حضوروں ملا جس نوں عتیق ہے
پچھوں سارے یاراں نے نمازاں پڑھیاں بابے حسنین دے بھی کیتی تصدیق ہے
ایہو حیدر کرار دا امام ہے، جیں تے کریں توں تبرے صبح شام ہے
تے نام حیدار ہو گیا
قسمت ماری جیندی عقل بھی مارا ہے، البغض صحابہ وچ جتی بازی ہارا ہے
کر و تقریراں کجھ ہوندا نہ اثر ہے رب ولوں اس اُس جگ دا خسارا ہے
انہاں کلمے جو پڑھ کے لجایا ہے، کرداراں وچ غیراں نوں ہسایا ہے
انو کھا اے دیار ہو گیا

رب تے رسول ڈیندے جنہاں دیاں گواہیاں ہن، ملیاں زمیناں تے جتھے کتھے شاہیاں ہن
ہر جا تے جھنڈے انہاں لائے اسلام دے اج تائیں یار نال رل کے نبھاتیاں ہن
جتھے آندے جاندے لکھاں پہریدار ہن، موجاں مانڑ دے او یار نال یار ہن
کیڈا اوڈا پیار ہو گیا

کمتر جتھے کتھے عرضاں سنائی رکھ، یاراں دیاں صفتاں دے نغمے بنائی رکھ
انہاں بن کسے دا نہ ہونڑ اچھکارا ہے، متے یا منے کوئی توں سمجھائی رکھ
ایہا رب نے جو تیڈے ذمے لائی ہے، تنظیماں جو تینوں سمجھائی ہے
اے پورا اقرار ہو گیا

۴۵

صحابہؓ دی غلامی توں سوا دلبر نہیں ملدا
سوا اپنے وزیراں دے نبی سرور نہیں ملدا

وفاداراں وفاداری دی آخر حد مکائی ہے
جنہاں نے مٹھے محبوب توں کیا شان پائی ہے
مدینے وچ مٹھے مدنی دا او گھر اگھر نہیں ملدا

جنہاں شان نبوت نوں سنجاتا شان پندے پئے
رفاقت وچ ہر گنبد تلے یاری ہنڈھیندے پئے
انہاں دی خوش نصیبی دا کوئی ہمسر نہیں ملدا

اے ہر مشکل دیوچ محبوب دے رل کے رہبر دے
تاہیں سرکار دے قدماں دیوچ موجاں پئے کردے
انہاں وانگوں کہنوں دیدار دا منظر نہیں ملدا

اسے مسکن اُتے ڈھیہیں رات ہن رحمت دیاں ٹھاٹھاں
مٹھے عربیؐ دے روضے تے ڈِسیون نور دیاں لاٹاں
سوا شیخینؓ دے کیہنوں اتھاں بستر نہیں مِلدا

مُصلے تے جینوں پیارا محمدؐ خود کھڑیندا اہے
جیندی جھولی نوں غارِ ثور وِچ بسترِ بیندا اہے
غلاماں وِچ غلام ایسا کوئی بہتر نہیں ملدا

فتح ہے شام دی جس ہتھ اتے اُس ہتھ مہار ہووے
جہڑھے اُٹھ دی مہار اُس اُٹھ اُتے نوکر سوار ہووے
عدالت نوں عمرؓ وانگوں نہیں کوئی فخر مِلدا

جیندے بازو پکڑ کے مصطفیٰؐ جگ نوں ڈکھیندا اہے
انہاں تے گر کرے کوئی شک محمدؐ شک مٹیندا اہے
جہڑھا ہنر سب کرے کوئی اے جیہاں ابتر نہیں مِلدا

اگر ہے بغض سینے وِچ سمجھ آندی نہیں کمتر
مریض اس مرض دے اس مرض وِچ مارے گئے اکثر
سوا صدیق تے فاروق دے حیدرؓ نہیں مِلدا

شانِ

اولیاء اللہ

(۴۶)

ولی ربدے ہمیشہ یاریاں رب نال لائی رکھدے
محمد مصطفےٰؐ جہیں صورت وسیرت بنائی رکھدے

سنو لوگو ولیاں نوں ملی رب توں وڈی شان
رسولؐ اللہ دی سنت توں ہوندے ہر وقت قربان
ہوندا قرآن دا عاشق ولی دی خاص پہچان
ولی ربدے ولایت نوں زمانے توں چھپائی رکھدے

ولی رکھدے ہمیشہ مصطفےٰؐ دے دین دا پیارے
ولیاں دا جہڑا منکر اساں ہائیں اُس توں بیزارے
نہیں مذہب دا دشمنی اساڈا اُس توں انکارے
ایویں غالی اساں سنیاں اُتے بہتان لائی رکھدے

ولی ربدے خدا دا دین دنیا تے رکھیندے ہن
ایہے خالق اتے مخلوق دا رشتہ جڑیندے ہن
اے بت خانے بھنیندے ہن خدا دے گھر وسیندے ہن
ولی کامل اسے کم وچ عمر اپنی بنھائی رکھدے

ولی ربدے طمع لالچ توں بے حد دور رہندے ہن
اے ہر مشکل توں مشکل وچ رضا مالک دی چاہندے ہن
چڑھن گردار تے پر جان دا نہ خوف کھاندے ہن
ولی حاجت رَوا مشکل کشا رب نوں بنائی رکھدے

ولی حرکات وچ سکنات وچ عادات وچ سوہنڑاں
ولی اخلاق وچ سوہنڑاں ولی برکات وچ سوہنڑاں
ولی گفتار وچ کردار وچ درجات وچ سوہنڑاں
نمونہ ہو بہو سوہنڑیں محمد دا ڈکھائی رکھدے

سُنو لوگو ولی کامل جہڑا داڑھی مُنیند انہیں
نہیں نسدا اور وزاں توں نمازاں نوں چھڑیندا نہیں
ولی لوگاں دے مرقد ماں اتے اپنے جھکیندا نہیں
ولی مخلوق دے سر بارگاہ رب وچ جھکائی رکھدے

ولی دی ہر اَدا ہر ہر نگہ اکسیر ہوندی ہے
ولی دے ہر سخن ممتاز وچ تاثیر ہوندی ہے
اوہ ہر باطل کیتے واحد ازل دا تیر ہوندی ہے
جہادِ زندگانی وِچ ایہو حربہ چلائی رکھدے

ولی دولت نہیں چاہندا ولی شہرت نہیں چاہندا
ولی بھنگاں شراباں وِچ ربابا ں وچ نہیں باہندا
ولی تبلاں ربا ناں دے ترا ناں وِچ نہیں ٹھہندا
ولی رنگ راگ دی محفل کنوں دِل نوں ہٹائی رکھدے

جتھے رنگ راگ دی محفل اُتھے قرآن آندا نہیں
جتھے شیطان دا ڈیرہ اُتھے ایمان راہندا نہیں
جتھے وسدا ولی اتھ شرک دا طوفان آندا نہیں
ولی باہندے جتھے توحید دا ڈنکا وجائی رکھدے

ولایت اے جہیں دنیا تے اَج چھا گئی کمستر
خدا دے دین دے باغی مسلماں ہو گئے اکثر
بھلا توحید دا نغمہ جو ہا فرمانِ پیغمبر
بچارے شرک تے بدعت دا نا سنّت پکائی رکھدے

(۴۷)

اللہ والاں دی سناواں تینوں گل وے
بیٹھے یار دا دوارہ جھڑھے مل وے

دھوتی یار دے دوارے اتے لائی رکھ   ہو کے اک دا تے اِک نوں منائی رکھ
جیویں شمع تے پتنگے وندے جل وے
چھڈا اک نوں جھڑھاں نے اہو ہے ہر گئے   ملگی اک نال جنہاں دی اوتر گئے
کیویں رادھی دا بلالؓ چایا پھل وے
کِسے چھری تلے سِر کے بھلایا نہ   کِسے پچھے اُتے حق نوں چھپایا نہ
چس پیار دی چکھونے ول وال وے
جنہاں پیار دا پڑھا ہے دستور دے   سنگ ساتھ نال تھئے منظور وے
جیندی رت نال وساکر پل وے
کئی اڑاں تلے چیرے ہو کے اک دے   کئی مصر بازار رہے وِکدے
رہی اک والی تانگ پل پل وے
منی یار دی جھڑھاں نے ہر حال وچ   چور چور تھئے یار دے وصال وِچ
لدھی پیار دی آخیر منزل وے
پیشی اوکھی بے نیاز دربار دی   ہووے شوق جیکر اک دے دیدار دی
پلے بنھ کے توں چلیں کوئی عمل وے
آخر اک ڈیہنہ اک کنوں جا نوڑاں   اس حال کیتی کرتی دا چا نوڑاں
واری آئی تیڈی اڈرے اُج کل وے
رکھیں کمتر سِک نِت اِک دی   را ہووے اک کیتے دل تیڈی سکدی
رکھیں اک نال نِت ول ڈھل وے

(۴۸)

کوئی پیر بناوے پیر نہ مَر

کہیں عِلم والے دا دامن پھڑ   بے عِلم دے ہتھ تے ہتھ نہ دھر

عِلم شریعت علم طریقت، بے شک کامل پیر دی دولت
اِس دولت دا بنڑ کے طالب، پیر دے در توں جھولیاں بھر

پیر دے پتر نوں پیر نہ جانڑیں، نبوی سنت نال سنجانڑیں
پیار ہووے گفتار دیوچ، کردار مطابق پیغمبر

پیر دی ٹور تے چول نوں ویکھیں، ہر ہر فعل تے قول نوں ویکھیں
چال تے ڈھال نبیؐ جہیں ہووے، خادم بنڑ ونج شک نہ کر

پیر ہے رہبر ہادی کامل، پیر سوا نہیں مطلب حاصل
پیر سوا مطلوب نہ ملدا، پیر رہوا ہوں دور سفر

پیر دے در تے عمراں ساری، کرداراہویں تابعداری
پیر دے در توں رب نوں گولیں، تاں ہوسن سب دور فکر

پیر دا کم ہے دین سکھاونڑ، پیر دا کم رب نال ملاونڑ
تیں سمجھا دھی پتر ڈواونڑ، بے سمجھے گئی بیت عمر

پیر نوں نہ رب نال رلادیں کیتی کرتی لوڑھ نہ باہویں
مشرک ہو کے ماریا ویسیں، ابتر ہوسیں روز حشر

رب دے ہتھ وچ کل اختیار ے، جس نوں بوڑے جس نوں تارے
سب محتاج ڈسن اِس در دے، پیر ہوون یا پیغمبر

ہتھ نفع نقصان نہ کہیندے، عزت ذلت شان نہ کہیندے
جس نوں چاہے عزت ڈیوے، ذلت ڈیوے رب اکبر

کمتر نہیں منکر پیراں دا، پیر بناں ایمان نہ راہندا
جو دم جیویں فرق رکھیں، توں خالق تے مخلوق اندر

شانِ قرآن

۴۹

دل نال قرآن دے جوڑ ذرا پچھے ہر مشکل آسان ڈِسے
قرآن دے صاف آئینے وچ اصحابؓ رسولؐ دی شان ڈِسے

دو جگ وِچ بازی جیت گئے قرآن جنہاں دے سینے وچ
جے شک ہووی تاں ویکھ ذرا پئے دسدے یار مدینے وچ
کیا سوہنڑیں نگری یار والی جتھے جنت بھی قربان ڈِسے

قرآن دے نال پریتاں لا قرآن کلام الٰہی ہے
قرآن انوکھی نعمت ہے اس وانگ کتاب نہ کائی ہے
کئی بڈّدے بڈّدے تر گئے ہن قرآن دا اے فیضان ڈِسے

قرآن انوکھی نعمت ہے قرآن دی شان بلالؓ توں پچھ
صدیقؓ توں پچھ فاروقؓ توں پچھ عثمانؓ علیؓ لجپال توں پچھ
قرآن دے تھئے کیا شان ڈِھٹے خود واصف رب رحمان ڈِسے

تھئے غوث قطب قرآن کنوں پائے رتبے رب رحمان کنوں
منظور حضور کنوں تھئے مالا مال ایمان کنوں
تک اج بھی جیندیاں قبراں تے لگی رحمت دی باران ڈِسے

قرآن رفیق سفر دا ہے قرآن رفیق حضر دا ہے
قرآن رفیق ہر مشکل وچ ساتھی قرآن قبر دا ہے
قرآن رفیق حشر دا ہے ایہو بخشش دا سامان ڈِسے

قرآن سوا ایسے کار ہیں توں بے عملا بدکردار ہیں توں
قرآن حکیم روحانی ہے آ نبض ڈِکھا بیمار ہیں توں
ایندی ہر آیت نسخہ کامل ایویں مالک دا فرمان ڈِسے

قرآن نوں پڑھ کر نیک عمل ہر نیک عمل دا مٹھڑا اچھل
اوڑے ونجناں پوسیا اج یا کل نزدیک ڈسے تیڈی منزل
بہوں سخت سنیند ا روز حشر جتھ آدمؑ بھی حیران ڈسے
کمتر چھڈ کوڑ پیار سبھے ایں جھوٹے جگ دے یار سبھے
قرآن دا بنڑ تنظیم دیوچ تنظیم سوا کئی خوار تھئے
قرآن دالاں تے رب راضی راضی عربی سلطان ڈسے

---

(۵۰)

مسلمانو قرآن دے نیڑے آؤ ایں قرآن دا صدقہ آیاں بہاراں
کلام خدا نوں جنہاں سینے لایا نبیؐ نال رب نے لوائیاں مزاراں

ایں قرآن دے ہر سپارے توں صدقے، ہویا جس تے نازل او پیارے توں صدقے
ایں قرآن دے وچ ڈسے حق تے باطل اِسے وچ ڈسیندے منافعے ہزار دل
اِسے کیتے حضرت نے تکلیفاں چایاں. اسے کیتے مکے توں جھوکاں لڈائیاں
او طائف شہر وچ حبیبؐ خدا دے لہو نال رنگین ہویاں دیواراں
ایں قرآن توں گھر صحابہؓ نے وارے کئی دن انہاں فاقے کٹ کے گذارے
ایں قرآن دی ہے وڈی قدر و قیمت، اوا کیتی محبوبؐ دے جانثارے
اسے کیتے حمزہؓ ڈتی جان پیاری، چا شبیرؓ بچڑے ڈتے وار و واری
کیتی کیویں قربان اکبرؓ جوانی. امانت اساں تائیں ہے پہنچائی ساراں
کیویں ہس انگاراں تے لیٹا بلالؓ. بے رحمی کیویں تھئی سمیہؓ دے نال
خبابؓ ابن یاسرؓ دے نازک بدن تے، انہاں ظالماں ڈیتاں پتھرادیاں ماراں
اے قرآن ربدا نبی دی امانت. اسے ہے سکھائی صداقت دیانت
اِسے دی غلامی دا صدقہ مسلمان رکھے تاج سر تے لکھاں تاجداراں

جو قرآن دا اج بھی خدمت گذارے، تھیون خواباں وچ مصطفےٰ دے نظارے
محروم تھسی اس سعادت توں بھائی، تیڈے کیتے جنت نوں ہن انتظاراں
کرو خرچ قرآن تے اپنا مالِ کمائی تساں کھاؤ کر کے حلال
کلامِ خدا خود پڑھو تے پڑھاؤ، ایں قرآن بن ہونڑیاں نہیں گذاراں
جہڑے ہن نہ قرآن والاں نوں ڈیندے، بیماری مقدماں تے چٹیاں تے لیندے
پنجھری توں جے کجھ بچا کے لے آون او تقسیم کیتا کنہاں اہل کاراں
توں کمتر ہمیشہ ایہا منگ دعا ہے، کہیندے مال نوں رب نہ ایویں ونجاوے
ساڈا مال قرآن تے خرچ ہووے سانوں خوب سمجھایا تیڈے اشارے

---

(۵۱)

ہووے مبارک بھائیو ہر نوں ختم قرآن دا
امت رسولِ پاک تے احسان رب رحمان دا

اے ہے کلام اللہ دی اس وچ لکھاں ہن برکتاں
اک حرف دے بدلے خدا ڈیندا ہے ڈہ ڈہ نیکیاں
اس دے فضائل کیا لکھاں چشمہ ہے اے فیضان دا
لوگو کلام اللہ دا قاصد تھیا جبریل ہے
قلبِ رسولِ پاک تے اِس دی تھئی تنزیل ہے
لازم اینہدی تعمیل ہے ساتھی اے ہر میدان دا
سینے منور ہن جیندے قرآن دے انوار توں
او کھٹ گئے دنیا دیوچ ہر عارضی کم کار توں
تھئے سرخرو سرکار توں ورثہ ملا سلطان دا

ساڈے ہتھیں محفوظ لوح محفوظ دا مہمان ہے
جسدی کلام پاک ہے او خود اپنڈا نگران ہے
ضامن خدا ہر آن دا ہر مشکل وآسان دا

قرآن اک دستور ہے اللہ نوں جو منظور ہے
نازل جنہاں دے دِل اتے مرحوم تھئے مغفور ہے
اس توں تھیا جو دور ہے باغی او حق سبحان دا

کئی حفظ کر کے تر گئے رحمت دی جھولی بھر گئے
اس دے عمر وچ نیکی دا چارہ کر گئے
کئی لا کے بازی ہر گئے گھاٹا تھیا ایمان دا

حفاظ دے ماں باپ نوں رب تے پوائے تاج ہن
رب حافظاں نوں بخشیں جنت دیوچ معراج ہن
حوراں تے ملنٹریں راج ہن انعام ہے غلمان دا

قرآن دی خدمت کرو جتنا پھر وچارہ کرو
رب دے فضل دی سِک رکھو لیکن غضب توں بھی ڈرو
محروم تھی کے نہ مرو چنتا رکھو میزان دا

کمتر سدا قرآن دا ہو کے رہیں جتنا پھریں
اللہ دے قرآن نوں سنیدا رہیں پڑھدا مریں
ہر حال وچ حیلہ رکھیں اللہ دے احسان دا

فَضَائِلِ رَمَضَان

(۵۲)

پیارا پیارا ماہ رمضان آگیا سال دا مہینہ عالیشان آگیا

جس دیاں اہل اسلام تانگھاں رکھیاں راہ ڈٹھے ہر خاص وعام دیاں اکھیاں
بھاگاں والا ایہو مہمان آگیا، سال دا مہینہ عالیشان آگیا

ایہو رمضان بے سہاراں دا سہارا ہے جتھے کتھے رحمتاں دا ہوندا پیا ونڈارا ہے
تحفہ لے کے رب دا قرآن آگیا ،، ،، ،،

فتنے فسادکنوں لکھاں جتھے آزاد ہن اس کیویں کیتے گھر رب دے آباد ہن
ہر کہند اتو بہ وتے دھیان آگیا ،، ،، ،،

آیا اے پیغام لے کے خیر چنگائی دا کینوں نہ خیال رہیا کسے بھی برائی دا
بخشش ربی دا سامان آگیا ،، ،، ،،

اے رمضان دیاں راتاں شاناں والیاں لکھاں نامراداں نے مراداں اج پالیاں
ایہو منظوری دا نشان آگیا ،، ،، ،،

وقت سحور افطار منظوری ہے ہر ہر گھڑی ہوندی تانگ وچ پوری ہے
ہر کیتے وقت امتحان آگیا ،، ،، ،،

نیکی نال راضی کر د ماہ رمضاں نوں ہر حیلے نیکی بھاندی رب رحمان نوں
وچ قرآن دے بیان آگیا ،، ،، ،،

ہر نوں مبارک ہووے آتے رمضان دی خیر چنگیائی منگو جمل جہان دی
ڈیون تے رب رحمان آگیا ،، ،، ،،

کمتر نیکی وچ موماں دی شان ہے رحمتاں دا ہوندا پیا ڈھیں راتیں دان ہے
نیکیاں دا بنڑ کے میزان آگیا ،، ،، ،،

۵۴

توبہ کر رمضان وچ ہے وقت استغفار دا
اَج بحرِ رحمت موج وچ ڈھیں رَاٹھاٹھاں مار دا

ہر ہر گھڑی رمضان دی، مومن دے امتحان دی
بخشش ہے رب رحمان دی، کوئی جتیدا کوئی ہار دا

رحمت دے در سب کھُل گئے، میلے کچیلے جُل گئے
کیتے گناہ سب ڈھل گئے، آیا ہے موسم پیار دا

ستیاں نہ وقت ایویں ونجا، اس وقت وچ کجھ کر ڈِکھا
بخشش تے رب سائیں اگیا، ہے وقت ذکر اذکار دا

رب نوں مَنا اَج وقت ہے، روزِ قیامت سخت ہے
سُتڑے جگالے بخت ہے، دامن پکڑ سرکار دا

دِل نال سب توبہ کرو، سجدے دیوچ سر نوں دھرو
مردو دتھی کے نہ مرو، سار انغر دشوار ہے

بر دے جہڑے قرآن دے، مالک دے ہر فرمان دے
او سُرخرو میدان دے، نظر اکنارہ پار دا

دل نال جہڑے لا گئے، من دے او مطلب پا گئے
جو واہ گئے سو پا گئے، انجام نکلا کار دا

پیشی تھیسی روزِ حشر، رُلسن اتھاں کئی تاجور
کمتر ہوسن کئی دلقدر، لیکھا ہوسی نہ وار دا

دم جیسوں یاد کرسیوں برکتاں ماہ رمضان دیاں
(۵۴) امّت نبیؐ تے نازل ہویاں رحمتاں ربّ رحمان دیاں

ٹریا وینداں یار اساڈا جس نال ہاسے پیار زیادہ
بنڑسی ضامن روز جزا دا کر نظراں احسان دیاں

وقت اسحور دے وچ نقارے، نندروں ہو بیٹھے بیدارے
روزے رکھ ہوئے تیارے، صدقاں ڈیکھ ایمان دیاں

مسجداں اندر آہن بہاراں، پڑھیاں تراویح روزیداراں
تسبیحاں پڑھیاں مومناں ساراں عزتاں آئے مہمان دیاں

قاری رہے قرآن سنیندے، سنن والے رہے ڈر پیندے
کھوٹ دلاں دے صاف تھی ویندے سورتاں سن قرآن دیاں

جاں اسے مجلس رل کے باہسن، بیٹھ کے تیڈے نغمے گا سن
کئی اصلوں ارمانی راہسن جھولیاں بھر ارمان دیاں

جاں آسیں توں ولدا سالے، روزے رکھن قسمت والے
کئی وچ سمن قبر دے چالے، حسرتاں چھوڑ جہان دیاں

توں آئیوں سب بھلیاں بدیاں، آنیکاں سب تیں توں لدھیاں
میں بیکار تیڈے لڑ لگیاں، لاجاں ہن تینوں شان دیاں

اگلے سال توں جلدی آویں، خیر خوشی دی خبر سناویں
جڑیاں بٹریاں آنڑ و نجاویں تجویزاں شیطان دیاں

عید مبارک ہر نوں ہووے، کوئی ہسے تے کوئی رووے
بیٹھ کندھی تے ہر کوئی دھووے لیکاں بہے نشان دیاں

کمتر ہر دم عرض گذارے ملک عرب دی عجب بہارے
جا کر رل مل مومن سارے زیارتاں اس سلطان دیاں

(۵۵)

برکتاں والا مہینہ ٹُر گیا رمضان دا
پَل پَل دی اور رونق گئی چہ چا گیا قرآن دا

رحمت تھئی مخلوق تے رمضان دی ہر ساعت وِچ
ہر قدم تے برکتاں نازل تھیاں ڈھیں رات وِچ
بخشش دے در سب کُھل گئے صدقہ اسے مہان دا

اوڈ ٹر گیا بھاگاں بھرا، اَج مسجداں حیران ہن
مغموم جندے ہجر وِچ اَج صاحب ایمان ہن
شافع تھیسی روزِ حشر اُس آخری میدان دا

رحمت دیاں موجاں دیوچ خوش بخت سے دھاندے رہے
بدبخت بے چارے اتھوں ہٹ ہٹ پرے باہندے رہے
اَج تھی کھڑے محروم لڑ پکڑی رہے شیطان دا

رمضان دا سارا مہینہ درس ہا اسلام دا
پیارے نبیؐ دی ہر اَدا انداز صبح و شام دا
جس مصطفٰےؐ دی اتباع ہے شان مسلمان دا

کل کیا خبر ہونڑاں ہے کیا کملا نہ تھئی کجھ دھیان کر
جس روز دی پیشی توں گئے غوث و قطب سلطان ڈر
ہے عنقریب آونڑ والا مہینہ سخت امتحان دا

کیتے گناہ گھن بخشوا کھلیا ہے اَج توبہ دا در
کجھ کر اتھاں غافل نہ تھی سوڑی قبر اوکھا حشر
رب پاونڑاں اس روز مُل تیڈے عمل ایمان دا

عاجز تیڈی خدمت دیوچ عرضاں سنایاں کھول کے
رب ڈیونی اُس دیہنہ جزا عملاں دے بدلے تول کے
سجدے دے وچ رو رو کے منگ اج فضل رب رحمان دا

کمتر دے طرفوں عید دی ہووے مبارک مہرباں
پیلاں دا ہر اک فرد ہر مزدور ہر پیر و جواں
بندہ سدا رہسی دُعا گو ہر ملک ہر خان دا

---

(۵۶)

برکتاں والا مہینہ ٹُر گیا رمضان دا
بھائیو کیویں مُل پے سکے کہیں توں ایندے احسان دا

ہر دن ایندا بھاگاں بھرا رحمت بھری ہر رات ہا
ساڈے گناہ بخشے ونجن چاہندی خدا دی ذات ہا
کوئی ہر گیا کوئی تر گیا مُل چک گیا ایمان دا

وَل اے سہجن رلسی نہ رلسی ہے وچھوڑا اساں دا
سانوں نہیں پل دی خبر واقف خدا ہر حال دا
جتنا پھریں چنا کریں او کھا ہے ڈھیں میزان دا

مونجھے خدا دے گھر ڈِسن گمگیں تھئے جیدا رہن
اُج تھک گئے منتظر عشاء، اسحور دے چھکا رہن
مغرب نوں نت یاد آوسن اوں آواز اوں آذان دا

بارہ مہیناں توں خدا اس نوں ڈتا اعلیٰ قدر
بختاں والاں دا یار ہے شافع تھیسی روز حشر
میلا ولا ہوسی کہ نہ بھاگاں بھرے مہمان دا

حاضر وچ دربار ہوواں ۔ داخل خادماں وچ ہو پوواں
دل بہوں ڈردی، تنگی قبر دی ۔ اوکھی نظر دی
راہندی طلب دیدار مدینہ اوڈسدا

قبر اندھاری سامی سوڑی، سودا مہنگا پونجی تھوڑی
مال ہر اک دا ۔ تُل تُل وکدا ۔ کاتب لکھدا
نقد وادڑنج وپار مدینہ اوڈسدا

کمتر ہردم منگ وعائے ۔ شہر مدینے رب پہنچائے
نگہ ہی عرب دی طرز عجب دی رحمت ربدی
لائی ہے عجب بہار مدینہ اوڈسدا

شہر مدینہ

---

(۵۷)

اوڈِسدا اور بار مدینہ اوڈِسدا
پاک نبیؐ دا شہر مدینہ اوڈِسدا

جا دیکھاں اوسوہنڑیاں گلیاں، پاک نبی جتھ لائیاں تلیاں
شہر نرالا ۔ شہراں توں اعلیٰ ۔ ویکھاں میں شالا
جنت دا گلزار مدینہ اوڈسدا

یارب حاجیاں دے سنگ رلاں، شہر مدینے دے وَل چلاں
شام سبھائیں، منگاں دعائیں، اے رب سائیں
ڈیکھ گھناں اک وار مدینہ اوڈسدا

رَوضہ شاہ لولاک دا ڈیکھاں، گنبد روضے پاک دا ڈیکھاں
دِل ایہہ چاہندی، ڈھیر ڈہیاندی ہے سدراں دی
رہندی انتظار مدینہ اوڈسدا

عمر گذارم سکدے سکدے، روز عریضے لکھدے لکھدے
والی عرب دا محبوب ربدا غمخوار سب دا
رب نیوے اس دربار مدینہ اوڈسدا

تیڈی جدائی وچ پریشان سخت روزگار ہن
کرماں والے گئے جیت ہن کئی خواہ مخواہ گئے ہار ہن
شیطان دے راہ تے چڑھے راہ بھل گئے رحمان دا
باجھوں عمل کائی گل نہیں کجھ کر عمل اج وقت ہے
جتنا پھریں چنتا کریں روز قیامت سخت ہے
روز جزا لیکھا تھیسی ہر پل گھڑی ہر آن دا

ہووے مبارک دوستو جن کن خوشی دی عید ہے
رلڑے تسانوں ویکھ کے کمتر دی ٹھہر گئی دید ہے
خادم ہاں میں ہر اک غریب ہر اک ملک ہر خان دا

اَعمال نَماز وَغیرہ

(۵۸)

مومن نماز بنا نہیں کسے کار دا، ہوندا ذلیل جہڑا اس نوں وساردا

شب معراج جدوں خیر الانام گیا
تحفہ نماز والا رب توں انعام ڈھیا
ملیا بہانہ ایہو رب دے دیدار دا

رزق خدا دا کھا وی کیں خوش شیطان کریں
بندہ خدا دا ہو کے رنج رحمان کریں
پھر بھی توں اوکھے ویلے رب نوں پکاردا

پنجے نمازاں جس اصلوں وساریاں
پکیاں شیطان تالے لا بیٹھا یاریاں
بحر گناہ وچ ٹبیاں او ماردا

رب دی نماز نال پریتاں جیں لائیاں
منگیاں مراداں اُس رب کنوں پائیاں
کردی نماز سونہاں اُس دربار دا

جنس نماز والی اک ڈھیر اگھاونڑاں ہے
اج جیں خرید کیتی کل نفع پاونڑاں
ملنڑاں منافع اتھے اج دے وپار دا

رب دی نماز کیویں سائیں دے نواسے پڑھی
خنجر دی دھار تلے ترے ڈھینہ دے پیاسے پڑھی
بچڑا اعلیٰ دا رہا سجدہ گزار دا

خود بھی نمازی بنو بچیاں نوں عادی کرو
خانہ خدا دی صفاں بھر کے آبادی کرو
رب سائیں انعام ڈیسی اج دی ادھار دا

فانی جہان وچ سب کجھ چھوڑ ویسیں
پونجی نماز والی نے کے توں توڑ ویسیں
مسئلہ پکا توں ایہو دار و مدار دا

قبر اندھیری وچ کوئی بھی تیچال چیسی
اک اے نماز بھائیو ہر جاتے نال ویسی
بنسی سہارا تیڈا ہر دشوار دا

جیہڑا نمازی بندہ ہر نوں او بھاوندا ہے
ڈو ہاں جہاناں وچ عزتاں او پاوندا ہے
پڑھ کے نماز دل اپنا او ٹھار دا

رب دی نماز شالا ہر دے نصیب ہووے
بیشک او بھاگاں والا جس دے قریب ہووے
کمتر پیغام ایہو ڈسناں پیار دا۔

---

(۵۹)

ربدی نماز چھوڑ نہ کر زندگی خوار نہ
بندہ ہے نال بندگی اس فعل نوں وسار نہ

ربدی نماز بھل نہیں پھر پھر اوارہ رل نہیں
عملاں دے باجھ حشر وچ کہنا ابھی کوئی مل نہیں
آ ربدا ہمکلام تھی ضائع عمر گذار نہ

دھن مال کم نہ آونٹرا کہیں چال کم نہ آونٹراں
کو ٹھی ہے تے کاراں سلطنت کہیں حال کم نہ آونٹراں
اس پل گھڑی دی موج وچ کرخس بھی اعتبار نہ

بجھ کر شرم خدا کنوں محبوب مصطفےٰ کنوں
اے بے نماز ڈر ذرا اس روز دی سزا کنوں
رکھ لاج اپنے دین دی ہو سائیں توں شرسار نہ

مالک دے درنوں چھوڑ نہ رب نال رشتہ توڑ نہ
جنت ہے منتظر تیڈی رحمت توں منہ نوں موڑ نہ
وچ ستیاں دے رُل تہیں آخر دی بازی ہار نہ

ربدی نماز فرض ہے ہر کلمہ گو تے قرض ہے
ترک نماز کفر ہے اک لاعلاج مرض ہے
رہ دور بے نماز توں رکھ اس دے نال پیار نہ

کہیں تے نہیں قرض معاف ہے مسئلہ صحیح تے صاف ہے
دانستہ بے نماز جو اللہ دے او خلاف ہے
دشمن جو رب رسول دا اکھندا ابھی بنسی یار نہ

اے زندگی سفر سمجھ دنیا نوں رہگذر سمجھ
کالی قبر دی سیج نوں بچھواں دا خاص گھر سمجھ
ناگاں دی بنڑ خوراک نہ گھاٹے دا کرو پار نہ

کمتر نماز راز ہے مومن دا امتیاز ہے
اتنا ہی مُل پوسی تیڈا جتنی ہو سی نیاز ہے
روکاں دے روک ہن اتھاں کہیں ڈیو تتراں ادھار نہ

(۶۰)

چل مسجد آکر سجدے جھکا متاں رحمت نال رنگیندا ہوویں
محبوب خدا شافع ہر دو سرا دیاں خادماں وچ لکھیندا ہوویں

ایڈا باغی نہ بن تے بغاوت نہ کر ہو کے ربدا بندہ چھوڑیں ربدا بوہا
وعدہ روز الست دا بیٹھوں بھلا ڈر خدا توں ذرا کر نہیں دم حیا
سن ایہا گل سچی، ایڈا غرہ نہ تھی، جگ تے جے تائیں جے
کریں دل نوں صفا گولیں ربدی رضا متاں منظور مولا نوں تھیندا ہوویں

جہڑے غرے تھئے اوہے مارے گئے توں بھی غرہ نہ تھی متاں مارا ونجیں
کجھ فکر کر کے چل نہ انہاں وانگوں گل کر عمل متاں توں بھی وسارا ونجیں
جو وسارے گئے، اوہے مارے گئے، پا خسارے گئے
کر تجارت اوہا جہڑھی ڈیوے نفع متاں مقبولاں نال سڈیندا ہوویں

ذرا چا ویکھ لذتاں نمازدیاں گلاں پیار تے راز نیاز دیاں
کجھ آکھ سنا مطلوب تائیں کجھ سن گھن محرم راز دیاں
جہڑھیاں مصطفٰے، نال کیتیاں خدا، توں بھی آ کے الا
بخت ستر طے جگا مصطفٰے دے ہتھوں متاں کوثر والا جام پیندا ہوویں

ہو کے مخدوم بندہ نہ محروم تھی تیڈے کیتے ڈتے نوریاں سر جھکا
جتھے جھکناں ہیں تیں اتھے جھکیوں نہ توں جتھے جھکیوں اتھوں منع کیتا خدا
مشرکاں والے کم، تے گیوں کیویں جم، کر خدا توں شرم
ضد نوں چھڈ توبہ کر متاں روز حشر مومناں والی صف وچ اٹھیندا ہوویں

اصلوں بیکار ہیں توں نہ کہیں کار دا بندگی نال بندہ تیڈی زندگی
بندگی رب دی کر، سرخرو ہو کے مر، سخت روز حشر
گر نہیں بندگی نام بندہ نہیں زندگی بندگی باجھ شرمندگی
ہتھوں خالی نہ چل پو ونڑاں تیڈا عمل بے حسابا متاں بخشیندا ہوویں

تیڈے کیتے جنت انتظاراں دیوچ لہلہاسی ہمیشہ بہاراں دیوچ
منتظر ہر گھڑی شوق رکھ کے تیڈی حوراں رہون ہمیشہ سنگھاراں دیوچ
اے بشیر بے خبر، توہیں صاحب قدر، ساری دھرتی اندر
ہیں بلو فاکر دفاڑ ٹھے رب نوں مَنا متاں حوراں دے اندر چنیدا ہوویں

ساری کونین وچ ہے تیڈی برتری بھیجی تیڈے حصّے رب نے پیغمبری
ربدی مخلوق ساری ہے خادم تیڈی حق تعالیٰ تے بخشی تینوں سروری
غافلا اپنا سر، آجھکا ربدے در، نام رسوا نہ کر
کجھ اتھاں گھن کما کل اے کم ڈیسیا متاں روز قیامت پچھیندا ہوویں

بندہ شاکر رہے ربدے احسان دا کر توں سجدہ اُس مہربان دا
کیڈا اس دا اکرم رکھیا تیڈا بھرم کینوں ہمسر نہ کیتا تیڈے شان دا
نیک ناں تھی ہل، اس دے احساں نہ بھُل ہو کے باغی نہ رُل
جان کر ڈے فدا یار دے کمیں آکھر متاں مر کے بھی جیندا ہوویں

---

(۱۶۱)

زندگی ہے بے وفا زندگی ہے بے وفا
کجھ کریں نہ بھروسہ نہیں ساہ دا وِساہ

اوکھے راہاں وچوں بندہ تیڈا ہونڑاں ہے گذر
اُتھے کوئی نہ سونہاں ہوسی ان سونہاں ہر
ویلا ہتھوں نہ وتجا سونہہ اج دی بنا زندگی ہے بیوفا

ہوسی ملک بیگانہ کوئی سُنسی نہ گل
گل ہوسیں ارمانی ویلا آسیا نہ ول
اجے اج کے کما رُٹھے رب نوں منا زندگی ہے بے وفا

اُچے بنگلاں تے ماڑیاں نہیں ڈھائے ونجناں
انہاں کاراں تے مربیاں بھی رہ ونجناں
ایہا ہوتے ہوا، تک ویسیا بھرا، زندگی ہے بے وفا

بندہ آیوں ہو کے راہی اتھے تیڈا نہ وطن
تیڈے سنگ دے ہزاراں گئے لڈ دے سجن
کہیندا دل نہ ڈکھا، منگ ہر دا بھلا زندگی ہے بیوفا

اُتھے کوئی بھی نہ تیڈا غم خوار بنسی
ویلا او کھا کوئی کسے دا نہ یار بنسی
ہوسی اس ڈیہنہ جدا ایہو سکا پیو ما زندگی ہے بیوفا

ڈیہنہ سخت ستیندا جتھوں ڈرن نبیؐ
ہوسن اپنے فکر وچ شاہ تے ولی
اتھ ہوسی ہائے ہا، کھڑھی تیڈی ساڈی جا زندگی ہے بیوفا

اج وقت ہیا کر کجھ کل دا فکر
ہتھوں خالی نہ چلیں چا دیں خرچ سفر
تینوں ڈیواں سمجھا، بھائی کریں چنتا، زندگی ہے بیوفا

کمتر دیاں گلاں نہ بھلا دیں سجناں
کل راد ھیاں دے پکے پھل چا دیں سجناں
ربا ایہا ہے دعا، راہ سدھے تے چلا زندگی ہے بیوفا

(۶۲)

اے سُنی بھرا کجھ کر کے ڈکھا ‌ ‌ ‌ کجھ کیتے بناں نہیں ملدا خدا

تینوں مانڑ ہے مال تے دولت دا
رہیوں طالب شان تے شوکت دا
جدوں روزِ جزا ، تیں توں پُچھسی خدا ، آیوں کر کے توں کیا
کیا جواب ڈیسیں اُس مالک نوں ایویں سَم سَم آیم عمر نبھا

تیڈے دِل وِچ مانڑ نَسب دا رہیا
ابولہب نبیؐ دا چاچا سَکا
کجھ کھٹ نہ سکا ، ایویں رُلدا گیا ، مردود تھیا
کیویں پاگیا عزتاں بلال سوہنڑاں ہا جو حبشی قوم قریش نہ ہا

محروم توں لطف نماز کنوں
پنج وقت دے عجز نیاز کنوں
ڈسیں مذہب سُنی ۔ نہ تیں رب دی منی ۔ سبھی ڈاڑھی مُنی
تیں نہ شرم کیتا مٹھے مدنی دا شیطان تینوں گمراہ کیتا

گِلا گوئی کریں چوری جاری کریں
لُچاں غنڈاں دے نال توں یاری کریں
گھڑی اے ہیں آئی ۔ ڈیرے تے بھر جائی ۔ بَس نال جوائی
حداں دین محمدؐ دیاں بھجدیاں پیاں اج ڈیکھے کھڑا ہے چھوٹا وڈا

لے رشوت اپنا پیٹ بھریں
کھاویں رزق حرام نہ رب توں ڈریں
پیا سُنی سڈرائیں ۔ دین نوں پیا لجائیں ۔ اپنے رب نوں رنجائیں
متھے لگیں کیویں مٹھے مدنیؐ دے اے بے شرما کہہ ربدا اجیہا

بنڑ سُنّی نہ پرناویں دھیاں
پرناویں تاں ول چار ساویں دھیاں
گھر بلہائیں عمر بھر۔ اِس نوں سمجھیں فخر۔ آیو ربدا نہ ڈر
جے مناونڑ آوے تیڈی دھی نوں کوئی نہیں منندا اوندی چھوڑیں خالی

دھیاں ویچ کے جوڑیں اپنی رقم
پووی ربدا قہر نہ تیں کیتا شرم
تیڈی مظلوم دھی۔ ٹکاں نال وِکی۔ گھروں تیڈے گئی
سَس ڈیوے جان مہنڑیں وکن دے اوں نوں پئے چاچا کے تینوں کرے بددُعا

بُھلا حج زکوٰۃ تے ڈھوان تینوں
بیا کیا کجھ آکھ ساواں تینوں
تاہیں مال تیڈا۔ آنڑ چوراں لٹا۔ گھر ہو یا صَفا
باقی لگیا مقدمے بازی تے رب ہو یا غصے تینوں ملی سزا

جدوں سنی دے پتر دی شادی ہووے
اوندے گھر دی پئی بربادی ہووے
کنجریاں نوں سڈا۔ ڈتا ترکہ لٹا۔ گھر ہو یا صفا،
بدبختاں کرماں ماریاں دا۔ ہائی مال حرام حرام تھیا

کر ہوش نہ ایویں غافل تھی
تینوں کمتر کیتی عرض ہےجی
جے ہیں سنّی اگر۔ کجھ رب کنوں ڈر۔ چارہ نیکی دا کر
ایویں آکھے ساڈی تنظیم ساری۔ چھٹکارا نہیں عملاں توں سوا

کریاد اپنی توں منزل وے بندہ
کیوں ایڈے اُچے جوڑے نی محل وے بندہ

۶۳

تینوں اصلوں اصلوں نہ یاد رہیا اپنا سفر
تینوں حرص ہوا دیوچ آیا ہے چکر
اس فانی جہان وچ جوڑ بیٹھوں گھر
تینوں یاد نہ رہی کا تی گل وے بندہ

اس فانی جہان اتے آیوں کھڑھے کم
تینوں قبر اندھیری دا نہ رہیا کوئی غم
گیوں عیش تے آرام والے پلنگ اتے سم
ایہا زندگی ہے گھڑی یا کہ پل وے بندہ

تیں توں وڈے وڈے آئے اس جگہ تے اندر
اس دھرتی تے لکھاں سلطان سکندر گے ہن
سارے چھوڑ کے خزانے ٹرے خالی ہتھ کر
مٹی وچ مٹی ہو کے رل وے بندہ

ذرا قبر اندھیری ول کر توں دھیان
اُس اصلی مکان کیتے جوڑ توں سامان
اے ہے کوڑا تیڈا گھر او ہے اصلی مکان
پنگے دنیا تے کر توں عمل وے بندہ

ایڈا کر نہ غرور کجھ رب کنوں ڈر
قصہ یاد نمرود تے شدّاد والا کر
پڑھ ہر دم توبہ ڈاہڈا اُس دا قہر
اِتھے اکڑ اکڑ نہ چل وے بندہ

بیٹھوں مال توں غریباں تے یتیماں دے پچا
تیڈا جتنا ہا مال رب ڈتی ہے سزا
رہی یاد نہ زکوٰۃ ڈاہویں بیٹھوں توں بھلا
گیا چوری تے مقدمے تے گل وے بندہ

پڑھ کلمہ نہ کیتو کجھ رب توں حیا
بیٹھوں زندگی آوارہ پھر پھر کے نبھا
پنجے وقت نمازاں تیں توں ہویاں نیں قضا
باقی زندگی ہے گھڑی یا کہ پل وے بندہ

بئے ساہ دا بھروسہ توں نہ کریں کتر
کریں ہر دم ربدا توں ذکر فکر
بہوں گذرا تے تھوڑا باقی رہیا ہے سفر
ہووے ہر دم اُس دا فضل وے بندہ

(٦٤)

اج کوئی نہیں جگ تے وارث ربّ دے قرآن دا
ہر پاسے ول جھولا گھلیا شیطانی طوفان دا

وانگ یتیماں دین نہ روندا، دین دا جے کوئی وارث ہوندا
لہندا اسنبھال، جے کوئی لعل، ہر ہر حال، دین دے نال
اج ڈنکا ہر جا وجدا مُسلم دی شان دا

نام دے مسلمان سڈیندے کافراں دے کرتوت کریندے
شرم حیا، جگ توں گیا، چھوٹا وڈا، ایتھے جا
دانستہ ڈاکو بنڑیا اپنے ایمان دا

چھوڑ نماز نوں مسلم بھائی، مجلس گانڑیں نال رچائی
مسجد بر، آدے نظر، بنگلے اندر، ہے کروفر
ایسا طریقہ جاری پیر و جوان دا

گھر دے اندر جے کر دھیاں، بن شادی دے بیٹھیاں رہیاں
نہ پرنائیے، خان سڈائیے، اپنے پرائیے، گھر چا بہائیے
لُٹی عزت تاں نشہ تریٹیا اِس ملک خان دا

دھیاں ویچ کے قرض لہندے، تاں بھی مسلمان سڈیندے
سَودے لا، کرن دغا، ہر اک جا، ڈیون دُعا
نہ دِل وِچ صدمہ آیا دِھی بے زبان دا

مُسلم حالوں تھئے بے حالے، ورتی آ انگریزی چالے
بوڈی رکھا، ڈاڑھی مُنا، جھٹر ہا ڈٹھا، ہویا صفا
اج کل ہے ایسا شیوہ اس نوجوان دا

حرص دیوچ حق ہر دے بھلیوں، اصلوں آزڑ حرام تے تلیوں
غیر دا مال، سمجھ حلال، بیٹھوں سنبھال، تھی خوشحال
اصلوں تھیوں، بھائی منکر ربدے، اعلان دا

مسلمان دی تھئی جاں شادی، کنجریاں سڈ کیتی بربادی
ڈھول وجائیں، دھیاں نچائیں، نہ شرمائیں، سنتی سڈائیں
سنّت نہ اے نبیؐ دی کم ہے شیطان دا

کمتر حق آکھن دا عادی، سچ اہدی تنظیم اساڈی
باجھ عمل، نہیں کائی گل، صاحب عقل، ڈیکھ کے چل
اَج ہر مومن تے آیا وقت امتحان دا

(۶۵)

رُت گذردی پئی، تیں توں کائی نہ تھئی کار کل دی
غافلا جوڑ موڑی عمل دی

سخت روزِ قیامت سنیوے، باجھ عملاں دے پچھ پچھ نہ تھیوے
اس ڈہیں ہائے ہا ہوسی، کائی نہ قیمت پوسی
اس شکل دی، غافلا جوڑ موڑی عمل دی

ماپیو پتراں توں ہوسن بیزارے، کم نہ آسن اُتھاں اَج دے یارے
سڈ مریسیں کھڑا، کائی نہ ڈیسن بھرا
اُس ڈیں ولدی۔ غافلا 〃 〃 〃

زلزلہ دِچ زمیناں دے ہوسی، کہیندی کینوں اُتھاں سُدھ نہ پوسی
ڈردے ہوسی نبیؐ مشکل گھڑی
او عدل دی، غافلا 〃 〃 〃 〃

کئی شہنشاہ اُتھاں رلدے ہوسن، کئی غریباں دمکل اس ڈیہوں
اُوہے ہوسن بری، گل کریسی نبیؐ
جیندے ول دی ۔ غافلا 〃 〃 〃

اصلوں منشا، دا بنڑ گیوں پجاری، زندگی تیں اوارہ گذاری
ہنڑ بھی کر جستجو، رب کنوں آرزو
رکھ فضل دی، غافلا 〃 〃 〃 〃

ریہوں روزاں نمازاں توں دور، مال و دولت کیتا پُر غرور
اپنی سوچ ابتدا، بھُل گیوں اے بھرا
گل اصل دی، غافلا 〃 〃

وقت ہے رٹھڑے رب نوں مناگھن، مصطفٰےؐ نال آونج بنا گھن
اُج توں کر اتباع ڈیکھیں روز جزا
بیت پلدی، غافلا 〃 〃 〃

ڈسد الکمتر گنہگار بھارا، رب دی رحمت دا ہر دم سہارا
مالک ہر دو سرا، اُتھ نہیں تیں سوا
کہندی چلدی، غافلا جوڑ موڑی عمل دی ۔

(۶۶)

افسوس مسلماناں اجکل سائیں نال بنایا پیار اُلٹا

دعویٰ منہ نال محبت دا صورت سیرت کردار الٹا

کئی عالم علم دے تھئے دشمن، غرضاں وچ پھس گئے اہل سخن
حق نال حمایت کون کرے ہر سمت ہے گرم بازار اُلٹا

توحید خدا دی بھل گئی ہے، بدعتاں وچ تھی بے مُل گئی ہے
ہے شرک سمندر موجاں تے، صوفی دا ذکر اذکار اُلٹا

مچ ہر ہر گھر وچ شور گیا، ہر رکھوالا تھی چور گیا
وچ حرص ہوا دیاں موجاں دے بگراں بھی کئی شکار الٹا

ہر چال تے ڈھال فرنگی ہے، کپڑاں وچ عورت ننگی ہے
پر داں وچ بھی بے پردی ہے، سچ آکھن تے تکرار الٹا

رت گذری شرم حیادی ہے، رہی عزت نہ کائی پیو مادی ہے
اولاداں بے فرمان تھیاں رعیت الٹی سردار اُلٹا

اساں کیتی جیں ڈہیں شادی ہے، سب گھر دی تھئی بربادی ہے
بے فائدہ رسماں ریتاں وچ اساں چایا ترٹ ادھار الٹا

ہر کم وچ دین نوں چھوڑ بیٹھے، سائیں نال تعلق تروڑ بیٹھے
اس فسق فجور دی نگری وچ، ہر طرز الٹی تروار الٹا

اے کتنی سینہ زوری ہے، چٹ چانن کردے چوری ہے
کمتر جے کر کوئی ناں چاوے پئی اُس نوں پووے مار اُلٹا

(۶۷)

بھلیوں توں اپنی ابتدا رب دے بھلوں احسان توں
گذرا جو کل آنڑاں نہ وَل پل بھر دا ہیں مہمان توں

اُج وقت ہے کجھ جوڑ گھن عملاں دا اُتھ پونڑاں ہے مُل
لیکھا ہوسی روزِ حشر جانڑاں ہِتھوں اوکھا ہے پل
جس توں ہونڑاں تیڈا گذر کجھ دھیان کر کجھ دھیان توں

ہر اک کنوں پچھ گچھ ہوسی ہونڑاں اتھاں نروار ہے
سوڑی قبر ہے سخت تر منزل بہوں دشوار ہے
غافل نہ تھی غفلت دیوچ کجھ جوڑ گھن سامان توں

اِس بے نمازی دی بھر ابہوں سخت ملنڑیں ہے سزا
فرما گیا مدنی مِٹھا فرما گیا ہر پیشوا
کئی سو دفعہ آکھا خدا پچھ رب دے ایں قرآن توں

ہر کلمہ گو تے رب دی طرفوں سب توں پہلا فرض ہے
اللہ دا سجدہ سمجھ پیر و جواں تے قرض ہے
پُچھ کربلا دے شیر توں محبوب دے دلجان توں

پئی راگ رنگ دی چَس تینوں اصلی شرافت چھٹ گئی
ہر چال تھی تبدیل گئی عزت اساڈی لُٹ گئی ہے
سب برکتاں اج اُٹھ گیاں پھر دا رہوں حیران توں

بِن سود دے مُسلم تیڈا چلدا نہیں کم کار ہے
جا جاتے ہے دیناں اگے ڈِسدی تیڈی اَج ہار ہے
آپس دی ہمدردی گئی خودغرض بنڑیوں خان توں

دوزخ دی بھار بدا غضب رکدی گنہگاراں کیتے
پتھراں دا بل جس دے اندر قسمت دیاں ماراں کیتے
کجھ رب توں ڈر توبہ چاکر اصلوں نہ تھی نادان توں

او وقت ہے نزدیک ہنڑ اس وچ نہیں دیر ہے
اللہ گواہ اس عرض وچ کوئی ہیر نہ کوئی پھیر ہے
اوکھی گھڑی ہے موت دی پہچان کر پہچان توں

کمتر پچھے آکھیں کنوں پہلے توں خود چنتا کریں
باقی جو ساہ آنڑیں تیڈے جتنا پھریں رب توں ڈریں
اس حشر دے میدان دا سمجھیں نفع نقصان توں

---

(۶۸)

مسافر ہیں سفر دا خرچہ بنھ پلڑے نہ خالی چل
بھلیکے وچ ولیسیں مار اعمل باجھوں نہیں کائی گل

پریشان کل نبیؐ ہوسن عدالت تے خدا ہوسی
جو غرق اپنے پسینے وچ اُتھاں ہر پُر خطا ہوسی
تپش ڈیہنہ دی ہوسی ڈاڈھی زمیناں تے ہوسی دلدل

اتھاں حاکم حقیقی دی عدالت سخت ہے بھائی
کِسے کم آونڑی نہیں خانگی تیڈی تے ملکائی
سنبھل ونج موت توں پہلے اہو ویلا نہ آسی ول

ڈولیسی یارُب اُس دن جہڑے کیتے اساں وعدے
پچھسن اِس عدالت وِچ جہڑے کرتوت ہن ساڈے
اگھاسن نیکیاں اُس دن تے پوِسن نیکیاں دے مُل

لکھاں اُس ڈیہنہ ذلیل ہوسن لکھاں اُتھ سرفراز ہوسن
جہنّم دے تنوراں وِچ کہ وڑاں بے نمازہوسن
توں باز آ بے نمازی توں سیانڑاں تھی قدم نوں ٹھِل

کئی سلطان زور آور مٹی وِچ تھی مٹی گئے ہِن
خدا جانڑیں ساڈے کتنے بقایا زندگی دے دن
امیرہووے غریب ہووے ہر اک دی ہے ایہا منزل

مسلمان اج محمدؐ دی شریعت نوں لجیندے پئے
اُساں حرص و ہوا لالچ طمع دے راہ تے ویندے پئے
جیندی مرض جیویں آوے دنجیں جن تے نہیں ڈک ٹھل

توں اپنے آپ نوں سمجھا پچھے سانوں ڈسیں گھتر
وڈائی سٹ جھکائی نپ عمل کر جگ تے جتنا پھر
توں اوچ جھک واکہ ریں چیتا سیانڑاں تھی سنبھل کے چل

(۶۹)

اُٹھ جاگ مسافر نندر ایا تینوں گھر دے اج پر نیندے پیئے
اج رات برات تیار تیڈی پوشاک نویں تاہیں بیندے پیئے

گھر گھر آواز منادی دا، اج میل ہے تیڈی شادی دا
تیڈی سہورے گھر تیاری ہے، تینوں سہرے سہرے تے پیندے پیئے

تیڈا اگذرا وقت کنوارہ ہے، سڈ ملک الموت نے مارا ہے
اس دیس نہ دل ہیں آنڑاں ہے، تیڈی ہر ہر چیز وڈیندے پیئے

تیڈی دلہن منگڑیں گاہڑیں ہن، اُچے کپڑے تول سرا نڑیں ہن
اتھوں لے کے چل اُتھے پچھیاسیں، تینوں سجن سبھے سمجھیندے پیئے

تیڈی دلہن سامی سوڑی ہے تیڈے واسطے ساتھیاں جوڑی ہے
تیڈے کیتے مدت دی سکدی ہے، جس نال نکاح پڑھویندے پیئے

کم آسن اُس جا نیک عمل، کوئی علاں باجھ نہ سنسی گل
غفلت وچ وقت گذار نہیں، تینوں ویر اج بھلویندے پیئے

اِس قیمتی وقت نوں گال نہیں، اُتھے کہیں کم بال تے مال نہیں
تیڈے نال وفا ہیں کرنی نہ ایویں مفت دے پیار کریندے پیئے

پھر جے دم کر کجھ یادِ خدا، مخلوق خدا دے نال بھلا
پچھے من دے مطلب پالیسیں ایویں آپ نبیؐ فرمیندے پیئے

کمترؔ بے سود فنا تے سب گیا کھٹ ادجس تے راضی رب
اساں حرص ہوا دیاں موجاں وچ ایویں اپنا وقت ونجیندے پیئے

تنظیم اہلسنت

(۷۰)

حق والیاں حق دی گل ڈسی شرح کیتی ہے آیتاں قرآنیاں دی
تنظیم والاں کلی کھول ڈتی چپے چپے تے بدگمانیاں دی

لکھاں رحمتاں ہون پتافی اُتے جیندیاں کوششاں نے کم جوڑ ڈتا
نورالحسن، قریشی۔ تے تونسوی نے جھڑے کوڑ دے بھانڈے نوں توڑ ڈتا
سچ ممبراں اُتے جدوں آن لگا جھوٹاں اپنیاں کتاباں نوں چھوڑ ڈتا
اج دور چلا تحقیق والا قیمت گھٹ رہی لایعنیاں دی

ریتاں رسماں نے جدوں زور کیتا رسمی مُلّاں نے قوم نوں رول ڈتا
حق والیاں حق بیان کیتا سولہ آنے حقیقت نوں کھول ڈتا
توڑے تہمتاں ناحق جگ ڈیندا جو بھی بولنڑاں ہا انہاں بول ڈتا
جتھے کتھے توحید بیان تھئی جڑھ پٹی ہے ریتاں پرانیاں دی

لوکی ونڈن لگے صفتاں رب دیاں بانساں کاغذاں گھوڑاں مزاراں اُتے
شرک موجاں اُتے ضد زوراں اُتے ڈٹھا چار چدھار درباراں اُتے
بھل رب دی سور پکار گئی لگا زور مخلوق دے نواں اُتے
قرآن حدیث توں دور تھئی مخلوق شوقین کہانیاں دی

لکھاں بدنصیب بے دین تھئے جہڑے ختم نبوت دی چور تھئے
بدبخت اُوہے دلوں سخت اوہے رُخ اپنا جو ٹبے پاسے موڑ گئے
جدوں مزے دے چیلا چاٹیاں دے تبدیل جتھے کتھے طور تھئے
چیلاں ماٹریاں ہن دیوبندیاں نے بئی لوڑ جدوں قربانیاں دی

لوگاں طعن وتشنیع جدوں شروع کیتی محبوب خدا دیاں یاراں اُتے
بُہتان تراشیاں ہوݨ لگیاں صبح وشام جاں اللہ دے پیاراں اُتے
ذمہ واری ایں رنگ وچ عائد ہوئی تنظیم دیاں ذمہ واراں اُتے
اِنہاں رفض دیاں طغیانیاں وچ ڈہسی شان رسولؐ دھے جانیاں دی

شاناں کھول سُنائیاں صدیقؓ دیاں نالے ابن خطابؓ جراردیاں
عثمانؓ غنی ذی النورین دیاں شاہ زوریاں حیدرؓ کرار دیاں
جگہ جگہ قرآن گواہیاں ڈیندا اصحابؓ رسولؐ دے پیار دیاں
راضی رب رسول دے یاراںؓ اُتے حدرھی نہ فیض رسانیاں دی

داگاں کوݨ موڑے انہاں لوگاں دیاں جتھے رب نے جندرے مار ڈتے
کئی وڈے وڈے مردود تھئے کنہاں چھوٹاں دے بڑے رب تار ڈتے
اوہے کھٹ گئے اِتھ اُتھ بھائیو جنہاں دین توں گھر وار ڈتے
کمتر ساری اے بازی نصیب دی ہے رکھیں تانگ اُوندیاں مہربانیاں دی

(۷۱)

اے بے خبر تھی باخبر سُنّی بھرا تنظیم کر بیدار تھی رکھی پکّی بیٹھوں لُٹا تنظیم کر

بے اَنت توں تعداد وِچ لیکن پچھاں ہَر بات وِچ اکثر رہوں پُر جوش توں بے ہوش توں جذبات وِچ
باہوش تھی بے فائدہ جذبہ تیڈا تنظیم کر

اس وقت نوں توں یاد کر جتھ پہنچیا تیڈا قدم اکھ بھال کر کجھ خیال شامل حال ہا رب دا کرم
دہشت تیڈی چھائی نہ کہیں توں جتھ گیا تنظیم کر

دنیا دے شاہ ڈردے رہے تیڈی جماعتی شان توں سَن بحر و بَر تابعے امر محکوم او سُلطان توں
حشمت تیڈی عزت تیڈی تنظیم ہا تنظیم کر

قربان میں اس وقت توں جس وقت تیڈا پیار ہا روئے زمین زیرِ نگین چمکی تیڈی تلوار ہا
ہَر جا ظَرا تیڈا اُچا ہر کہیں ڈِٹھا تنظیم کر

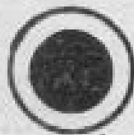
شمس و قمر حیران سَن تک کے تیڈی تنظیم نوں چیتے نہ ہر جنگلاں اندر جُھکدے تیڈی تنظیم نوں
اے ذیقدر تیڈی نگاہ ہا کیمیا تنظیم کر

ہن ہیں ذلیل و خوار توں تنظیم بن اے مہرباں سب لُٹ چکی شوکت تیڈی باقی ریہا خالی نشاں
ارمان ہے بے حس تھیا چھوٹا وڈا تنظیم کر

غیراں نوں تک تنظیم وِچ ترتیب وِچ تدبیر وِچ جتنا پھرن رل کے رہن تحریر وِچ تقریر وِچ
بیدار او توں خوابِ غفلت وِچ سُتا تنظیم کر

تنظیم باجھوں زندگی بیکار ہے انسان دی بھائیو خصوصًا اہلِ سنّت ہر مِلک ہر خان دی
اپناں دی گل غیراں تے کیا تیڈا اگلا تنظیم کر

جلیا جگر نکلے دھواں اے دردِ دل کس نوں ڈساں اپنا ہے گھر لیکن ہے ڈر ہنڑ دا نہیں کوئی سونہاں
کمتر مُکا سارا قصہ بس کر دُعا تنظیم کر۔



وفات

حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ

---

(۷۲)

نہ بھلڑیں قریشی تیڈڑی الوداعی
اکھیں رُنیاں جس دم تیڈڑی یاد آئی

مداحِ صحابہؓ مجاہد موحد
تیڈڑی ساری محنت دی مخلوق شاھد
صحابہؓ دی کیتی تیں مدحت سرائی

تیڈے پیار اخلاق جوڑا لکھاں نوں
تیں مسلک حقیقی سکھایا اسانوں
توں میدانِ حق دا بہادر سپاہی

دلاں لٹیاں ہر اک دیاں تیڈے پیارے
توں ہر اک دا محسن توں ہر اک دا یارے
تیں ظاہر تے باطن دی کیتی صفائی

صلاح کار اعلیٰ توں نور الحسن دا
توں مالی نگہبان ساڈے چمن دا
ہووی دن قیامت دے عزت سوائی

محمد عمر تے ہووے رحمت دا سایہ
تیڈے بعد جیں تیڈا نقشہ ڈکھایا
جیں بچپن دے وچ تیڈی پگ نہ لجائی

مریداں تے رہنڑاں تیڈا فیض جاری
رفیقاں تے احسان ہن تیڈے بھاری
کسے نوں بھی بھلنڑیں نہ تیڈی چنگائی

نہ بھلسن قریشی تیڈے کارنامے
تیڈی یاد آندی سانوں صبح وشامے
تیں کمتر جیہاں دی کیتی رہنمائی

---

(۷۳)

پیر قریشی دوست محمد ہر دل دا دلدار گیا
ہجر فراق دے ڈیکے صدمیں تنظیمی سالار گیا

ہو گئی اج تنظیم یتیم تونسوی عبد الشکور ندیم
ٹر گیا او شہباز خطابت تبلیغی شاہکار گیا

نور الحسن دا پیارا بھائی ہووی ہر جا شان سوائی
لگیاں توڑ نبھاونڑ والا لج پر در لجدار گیا

علم دا دریا فخر شرافت ہر تے شفقت جس دی عادت
محسن اپنے بیگانے دا ٹر یار اندا یار گیا

ہر نوں جھپیاں پاونڑ والا ہر نوں یار بنڑاونڑ والا
مرشد کامل مرد قلندر ٹر قومی معمار گیا۔

پڑھ پڑھ جاتا تیں قرآن صفت صحابہ در دزبان
باطل نال توں جتھ ٹکرایوں دشمن بازی ہار گیا

کون مریداں نوں گل لائیسی ہر دے ڈکھڑے کون ونڈیسی
روز کرایسی کون مراقبے شام دا ذکر اذکار گیا

میٹنگ دیوچ کون الائسی کون صلاحیں چنگیاں ڈیسی
کس دے سامنے ناز کریسوں مخلص خوش گفتار گیا

قائم محمد عمر دا نانواں جس نوں دیکھ کے جیون مانواں
ہووی ہر دم رب رکھوالا جس نوں ڈے دستار گیا

ٹر گیا قائم الدین پیارا۔اس تنظیم دا راج دلارا
ممبر نے حق بولنڑ والا تنظیم دے سچیار گیا

کمتر ہر دم منگ دعائیں جنت دے وچ ہوس جھائیں
بھلیاں کر کے دوست محمد ہر ہک دا غمخوار گیا

مِلّی ترانہ

(۷۴)

نظام مصطفٰےؐ کِتّے کنہاں جیلاں ہنڈھائیاں ہن
شہادت وچ کنہاں دیاں ربّ سچّے عزتاں ودھائیاں ہن

بہادر قوم دے فرزند زندہ نام کر گئے ہن
شہادت شان پا گئے ہن متاں سمجھو اوہ مر گئے ہن
انہاں نوں زندگیاں پہلے کنوں چنگیاں سوائیاں ہن

ظلم دیاں گولیاں سیناں اُتے جھلیاں جواناں ہن
کئی بھینڑاں بھراواں دے رہیاں نشانہ بنشانہ ہن
کنہاں خاوند گھُلکے وسدیاں سیجاں لٹائیاں ہن

نہیں لاہور دا نقشہ اسمبلی ہال نوں بھلڑاں
لہو وچ لت پت ہبیڑاں بھراواں دا اُتھے رلیاں
درو دیوار بھی جس دے کھڑے ڈیندے گواہیاں ہن

ڈساں لاہور سرگودھا تے خانیوال دا حالے
کراچی لائلپور گجرانوالہ ملتان بھی نالے
لہو دیاں جام پور وچ ظالماں ندیاں وہائیاں ہن

انوکھا ظلم ڈٹھا ظالماں حیدر آباد اندر
کیوں میدان وچ گرجے او احمد پور دے شیر نر
جنہاں جوکاں تے [illegible]

میانوالی تے بھکر موچھ نوں کیویں بھلاداں میں
جنڈانوالہ تے موسیٰ خیل پپلاں نوں سرہاداں میں
جنہاں اپنے حریفاں نال جڑ جڑ کے نبھائیاں ہن

جلوساں وچ جدوں تکبیر دا نعرہ بلند ہویا
بہادر قوم دا ہر فرد جاگا ہوش مند ہویا
بدر دے غازیاں دیاں کیتیاں پھر یاد آئیاں ہن

مجاہد مرد اتحاد دے کر کے ڈکھا گئے ہن
رسول پاک دی عظمت توں جاناں کر فدا گئے ہن
جنہاں دیاں اس وطن دی سرزمین ڈتیاں صفائیاں ہن

رسول پاک دے یاراںؓ دی تازی یادگار ہوئی
جنہاں دے ہر قدم اتے رب دی رحمت بیشمار ہوئی
جنہاں دیاں کیتیاں قرآن ول ول کے ڈسائیاں ہن

یقیناً گھٹ گئے ہن قومی اتحاد دے غازی
خدا بھی ہو چکا راضی رسول پاک بھی راضی
نبی خوش خبریاں جنت دیاں جگ نوں سنائیاں ہن

نہ اے تحریک جلسی قوم دی خدمت گذاری ہے
نظام مصطفےٰ کیتے جنہاں جند جان واری ہے
ایہے ریتاں سانوں سائیں دے صحابہؓ نے سکھائیاں ہن

مبارک قوم ساری نوں اے قومی اتحاد ہووے
سانوں اپنے بزرگاں دی شالا تاریخ یاد ہووے
اکھٹے ہو کے جیں انگریز نوں لنڈتاں چھپایاں ہن

کریں منظور رب سائیں لہو دیتا ہزاراں دا
رہے ہر گھر تے لہراندا اے پرچم نوں ستاراں دا
جیں مقصد واسطے کیتیاں اساں زور آزمائیاں ہن

تیڈی تحریر دی کمتر شالا توڑوں ہو منظور ری
تمنا رب سبھی بھینڑاں بھراواں دی کرے پوری
براں کیتے بکر جیں دی بھلاں کیتے بھلائیاں ہن

(۷۵)

ترانہ

ہندوالیاں جنگ نوں چھیڑ ڈٹھا یئی ہے مارجاں پاکستانیاں دی
نندارام تے چاوڑن چھاگہ دی کلی کھل گئی ہے بے ایمانیاں دی

شوقاں رکھ چلے اولاہوردیاں پر سرحدوں پچھاں ہٹدے گئے
غازی مورچاں دیو چ پہنچدے گئے جنگ وچ بہادر ڈٹدے گئے
لگا نعرہ جاں اللہ والیاں دا ہندو نسدے گئے توپاں سٹدے گئے
فتح حق دی ہے حق ہوند امت ماری ہے ہندوستانیاں دی

انہاں مانٹر رکھاو ڈے ٹینکاں اتے ڈھیر فوجاں تے مگ طیاریاں تے
سانوں آسرا رب دی ذات والا جیندیاں رحمتاں ہن بے سہاریاں تے
اساں زندگی نوں قربان کیتا کملی والے دے پیارے اشاریاں تے
کملی والے دا صدقہ اساڈے کیتے رب فوج بھیجی آسمانیاں دی

ساڈے بری تے بحری ہوائی بیڑے منہ بھن ڈتے ہندوالیاں دے
دل ول آندے رہے سرگودہا اُتے کھلے کھاندے گئے پائلٹ لالیاں دے
اساڈے بُت شکن پہلواناں اگے پنڈت آنڑ کھڑے گوشالیاں دے
محمود تے بابر غازیاں توں اساں جانچ سکھی پہلوانیاں دی

ٹینکاں نال بھی جنگ میں لڑ ڈٹھے توپاں نال بھی گولے تیں مار ڈٹھے
مہاراج تیں وچ سمندراں دے اپنے جنگی جہاز بھی تار ڈٹھے
وعدہ کیتا ہا تیں چوہی گھنٹاں دا کیویں دن ستہراں گذار ڈتے
ساڈے وار دی تاب نہ جھل سگوں جتی ونج چٹو نصرانیاں دی

تساں یاد رکھو کشمیر کیتے اتفاق عالم اسلام دا ہے
کشمیر دیوچ نکھیڑا ہونڑاں ہندوالو حلال حرام دا ہے
تکیں سارا حساب بیباق ہوندا کذاب کنوں صبح شام دا ہے
حد مک گئی سارے جگ دیوچ ہنڑ بھارتی رام کہانیاں دی

غزوہ بدر، حنین تے احد والے کارنامیاں نوں دُھرایا اساں
وار خالد والا سانوں یاد آیا پھر حیدری زور آزمایا اساں
پہلا دور صدیقؓ فاروقؓ والا سارے جگ نوں یاد ڈوایا اساں
کملی والے دے جانثاراں کنوں اساں ریت سکھی قربانیاں دی

ساڈی تھوڑی تعداد زیادیاں تے فتح مند ہوئی ہر طور دیوچ
جنہاں فوج زیادی دا مانڑ کیتا پہنچ سگے نہ شہر لاہور دیوچ
کارنامے ڈکھائے مجاہداں نے چھنب جوڑیاں تے لکھنو دیوچ
کمتر تا گھر رہی ہر اوکھے ویلے سانوں ربدیاں مہربانیاں دی

فہرست دیوانِ کمترؔ (حصہ اوّل)

فہرست دیوانِ کمترؔ

فہرست دیوان کمتر حصہ دوم

ہماری چند اہم مطبوعات